Posted on Kitab Nagri

دفاعِ من

(عائشہ سکندر غازی)

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے راکنگ چیئر روک کر تعجب سے احمد کو دیکھا،"کیا کہا تم نے؟ کہاں ہیں وہ دونوں؟"

"کشمیر میں۔" احمد نے ایک بار پھر دہرایا۔

یہ ایم این اے فیروز بخت کا آفس تھا جسے وہ ذاتی کاروبار کے لیے استعمال کرتا تھا۔سیاہ سوٹ کوٹ پہنے، آستینیں کہنیوں تک چڑھائے، جیل سے پیچھے بال وہ نکھرا نکھرا سا احمد کی بات سن رہا تھا۔تاثرات سخت حیرت میں ڈھل چکے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"یعنی میرا شک ٹھیک تھا۔وہ دونوں مری نہیں تھیں۔" وہ پیچھے ہوا،پشت کرسی سے ٹیکی،" تمہیں پورا یقین ہے ناں؟ کہ وہ کشمیر میں ہیں؟"

"میں جھوٹا ہو سکتا ہوں۔۔۔میرے ذرائع جھوٹے ہو سکتے ہیں مگر یہ تصویریں؟ یہ کہیں سے بھی جھوٹ نہیں بول سکتیں۔" وہ تھوڑا آگے ہوا اور تصویریں فیروز کی طرف بڑھائیں،" یہ دیکھیں۔صاف نظر آرہا ہے دونوں بہنیں زندہ ہیں اور صحیح سلامت ہیں کشمیر میں۔"

احمد نے نظر اٹھا کر تصویروں کو دیکھا جہاں ایک سترہ اٹھارہ سالہ لڑکی کشمیری کُرتے کے نیچے سیاہ اسکرٹ پہنے، کشمیری خواتین کی طرح اسکارف لیے،ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے بھیڑ بکریوں کا ریوڑ ہانک رہی تھی۔متناسب قد کاٹھ اور خوبصورت چہرہ۔۔۔جبکہ دوسری تصویر میں وہی لڑکی ایک دس سالہ چھوٹی لڑکی کے ساتھ نظر آرہی تھی جو بستہ پہنے بہن کو دیکھ کر کچھ کہہ رہی تھی۔دونوں کے نین نقش بہت ملتے جلتے تھے۔

فیروز نے گہری سانس لی پھر یکدم اس کے شکن واضع ہوئے،"لیکن اگر یہ زندہ ہیں تو ابھی تک پولیس کی طرف سے پیش رفت کیوں نہیں ہوئی؟ تم جانتے ہو اس لڑکی کے پاس ہمارے کتنے ٹھوس ثبوت ہیں؟ایک دفعہ اگر اس نے زبان کھولی تو ہم کہیں کے نہیں رہیں گے۔"فیروز نے بھنویں اکھٹی کی

"شاید اپنی بہن کو بچانے کے لیے؟میرا مطلب شاید وہ ڈر رہی ہو؟" احمد نے جواز رکھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔وہ ہماری کزن ہے۔جہاں تک میں اسے جانتا ہوں وہ پچھلے ایک سال سے خاموش نہیں بیٹھ سکتی۔وہ ہماری اسمگل کی گئی لڑکیوں میں سے تھی۔وہ لڑکیاں جنہیں ہم بھارت سمگل کر رہے

Posted on Kitab Nagri

تھے۔" فیروز کھڑا ہوا اور میز پر سے چھوٹا گلوب اٹھایا، "جب کوئی غنڈوں کی قید سے فرار ہوتا ہے تو وہ سب سے پہلے کہاں جاتا ہے چھوٹے؟" اس نے احمد کو دیکھا۔

"پولیس اسٹیشن؟"

"بالکل۔۔۔ لیکن وہ نہیں گئی۔اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟" اس نے آنکھیں چندھیا کر دیکھا۔چہرے پر گہری سوچ کے آثار نظر آنے لگے۔

" ڈر رہی ہے بھائی۔میں نے اور میرے ذرائع نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ ڈر گئی تھی۔یوں لگتا تھا جیسے اجنبیوں سے بات کرتے ہوئے ڈرتی ہے۔"

"کیسا ڈر؟"

"یعنی وہ گھبرا جاتی ہے۔چونک جاتی ہے۔اور بہت زیادہ پینک کرتی ہے۔مارنے مرانے پر اتر آتی ہے۔"فیروز نے اس کی بات دھیان سے سنی اور پھر مسکرایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو اسے مزید ڈراتے ہیں ناں؟" اس نے احمد کو دیکھا۔آنکھوں میں چمک تھی اور ہونٹوں پر ایک خوبصورت تاثر تھا۔احمد سمجھ گیا۔جیسے وہ ایک ریڈیو ویو کے ذریعے جان گیا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے بھائی میں بندے بھجواتا ہوں۔" وہ اٹھنے لگا۔

"نہیں رکو۔" فیروز نے ہاتھ جھلایا، "میں وہاں خود جاؤں گا۔آخر کار کزن ہوں اس کا؟مجھے دیکھ کم از کم ڈرے گی تو نہیں۔" وہ شرارت سے مسکرایا۔

Posted on Kitab Nagri

”مگر بھائی اس طرح؟“ احمد کو اچھنبے نے گھیرا۔

”کچھ نہیں ہوتا۔وہ چھوئی موئی سی لڑکیاں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔“ اس نے میز سے پستول نکالی اور میگزین چیک کی، ”مجھے ثبوت رکھنا اچھا نہیں لگتا۔اس لیے انہیں مٹا دیتا ہوں۔“ وہ تعین کر کے کہہ رہا تھا۔

احمد اس کی بات پہ مسکرا دیا۔

وہ نا صرف سیاست کا کھلاڑی تھا بلکہ غیر قانونی سرگرمیوں میں بھی بے حد ملوث تھا۔اگر لڑکیوں کو غیر و قانونی

طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جانا ہو، کسی غیر قانونی کشتی کو بندرگاہ کے کنارے قیام کی جگہ دینی ہو؟ کوئی ڈر گزیا

کچھ اور سپلائی کرنا ہو؟ ہر چیز اور ہر مافیا میں اس کا نام اول پہ تھا۔ظاہر ہے لاکھوں مالیت کی عمارتیں، گھر اور گاڑیاں ایسے ہی نہیں بن جاتیں،اس کے لیے کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔راتوں رات ناجائز دھندوں میں خود کو پیسنا ہوتا ہے۔پولیس کا خطرہ سر لینا ہوتا ہے اور تو اور اپنے نفس کو بھی سمجھانا ہوتا کہ بس کر بھائی اپنا کام کر کیونکہ مجھے تو چند دنوں میں ہی امیر سے امیر ترین ہونا ہے۔

چونکہ ایسے معاملات گھر کے ایک بندے سے حل یا قابو نہیں ہوتے ہے اس لیے ان کاموں میں پورا خاندان ملوث ہوتا ہے۔ایک انسان ایسے غیر اخلاقی کاموں میں سب سے زیادہ اعتبار ان پہ کر سکتا ہے جو خون کے رشتے ہوں۔جیسے فیروز بخت کے والد، چھوٹا بھائی احمد، کزن جاوید، بہنوئی وارث اور تایازاد

Posted on Kitab Nagri

عدنان۔ ان سب کی الگ الگ ذمہ داریاں تھیں۔ لگ الگ محاذ تھے جہاں وہ کھیل رہے تھے۔ ہر محاذ دوسرے محاذ سے جڑا ہوا تھا۔

کسی ایسے کام کے لیے کمر کسنا مشکل نہیں تھا مگر اپنوں کو مطلع کرنا ضروری تھا۔ سب کو نا سہی مگر ان کو بتانا لازمی تھا جن کے ساتھ دل جڑے تھے۔ خون جڑا تھا۔۔۔ یعنی باپ۔۔۔

رات کو اس کا باپ ولایت کا بھرپور چکر لگا کر واپس آیا تھا۔ وہ پچھلے کئی دن سے لندن میں مقیم تھا۔ جب بیٹے دھندا سنبھالنے کے لیے موجود ہوں تو باپ باہر مقیم ہو سکتے ہیں۔ وہ جانتا تھا ولی صاحب شدید غصہ کریں گے ان کو ایسے معاملات میں مکمل صفائی اور مکمل خیال اور پرفیکشن کی ضرورت ہوتی اور چونکہ فیروز سے غلطی سرزرد ہو چکی تھی تو ایسے میں باپ کا ریکشن دیکھنا تو بنتا تھا۔

"زخرفا اور علیشا زندہ ہیں۔" وہ کمرے میں صوفے پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں سگار تھا جسے وہ پھونک رہا تھا۔ ولی صاحب دوسرے صوفے پر تھے۔ اس کی بات سن کر چونکے جیسے یقین نا آ رہا ہو۔

"اسے تمہاری بزدلی کہوں یا ان دونوں کی بہادری؟" وہ شکن زدہ ماتھے کو لے کر سنجیدہ سے بولے۔ آواز میں طنز شامل تھا۔

"آپ جانتے ہیں یہ کیس میرا نہیں وارث۔۔۔۔"

"بکواس بند کرو۔۔۔" انہوں نے ہاتھ میں پکڑا جام زور سے فرش پہ پٹخا۔ گلاس چھناکے سے بکھر کر ٹوٹ گیا۔ شیشے چاروں طرف پھیل گئے، "اپنے کیے کرائے کو دوسروں پر تھوپنا بند کرو۔۔۔ اور حل نکالو

Posted on Kitab Nagri

اس معاملے کا۔۔۔اگر وہ دونوں زندہ ہیں تو یہ ہمارے لیے کسی بھی اینگل سے اچھی خبر نہیں۔۔۔۔میرا برسوں کی محنت پہ قائم یہ کاروبار۔۔۔یہ شہرت۔۔۔دولت۔۔۔۔عزت سب خاک ہو سکتا ہے۔ایک ہی جھٹکے میں مٹ سکتا ہے۔۔۔میری شکل مت دیکھو۔۔۔جاؤ اور مار دو دونوں کو۔"

یہ ان کا آخری حکم تھا جسے فیروز نے سنا۔اپنا لائحہ عمل تو وہ پہلے ہی ترتیب دے چکا تھا مگر باپ کا حکم بھی آ گیا تو اس کے حوصلوں کو مزید ڈھارس مل گئی۔

وہ شاید منگل کا دن تھا جب دونوں بہنیں یتیم ہوئی تھیں۔ان کے والدین کا کار ایکسیڈینٹ ہوا تھا۔ہوا تھا؟یا کروایا گیا تھا؟اس بات کا کچھ معلوم نا ہو سکا مگر یہ بھیانک حقیقت بہت جلد عیاں ہو گئی کہ اب دونوں بہنوں کا بس اللہ ہی وارث ہے۔ابو اور چچا کے تعلقات ہمیشہ سے ہی تکلف کا شکار رہے تھے۔

دو طرفہ تکلف اور ایسا تکلف کہ بھائی لگنا تو دور کوئی دور کے جان پہچان والے لگتے۔اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ سخی کے پاس اتنا پیسا نہیں تھا جتنا ولی کے پاس تھا۔وہ سیاسی آدمی تھے اور باقی دھندوں میں ان کا شامل ہونا ان کو امیر ترین کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سخی صاحب خار کھاتے تھے۔بھائی سے کھل کر کبھی بات نہیں کی۔اسی طرح سفینہ اور رمشاء میں بھی کوئی خاص یارانہ نا تھا۔رمشاء اپنے خاوند کی دولت پر اترانے والی خاتون تھیں اور سفینہ دو وقت کی روٹی کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والی عورت۔

Posted on Kitab Nagri

انہیں "عطا کتنا ہوا؟" سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ وہ "جتنا عطا ہوا، اس کا شکر کرو" والی عورت تھیں۔

چونکہ بھائیوں میں بھائی چارہ کم تضاد زیادہ تھا اس لیے ان کے انتقال کے بعد زخرفا اور علیشا کا چچا کے سہارے رہنا اور ونا کو باقی زندگی کے لیے باپ ماننا بہت مشکل تھا۔

تین دن تک انہوں نے بھائی اور بھاوج کی موت کا غم بنایا اور پھر اسی موت کو استعمال کر کے انہوں نے اپنی سیاست چمکائی اور سیاسی حلقوں میں ڈھیر ساری ہمدردی سمیٹی۔اس کا ان کو وہ فائدہ ہوا کہ آئندہ الیکشن میں ان کو ووٹ کافی حد تک ملے۔

میڈیا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے انہوں نے سرعام بھتیجیوں کو ساتھ رکھنے کا وعدہ کیا۔زخرفا اور علیشا ماں باپ کے گزرنے کے بعد چچا کے گھر رہنے لگیں۔

ولی اثر ورسوخ والے تھے۔انہوں نے باپ کی دولت بھی ہتیالی تھی۔ بھتیجیوں کی بڑھتی تعلیم اور ان کی قابلیت دیکھ کر ان کو ہول اٹھا کہ کہیں کل یہی بھتیجیاں اٹھ کر باپ کا حصہ نا مانگ لیں۔جائیداد زیادہ تھی اور بٹوارا نہیں ہوا تھا۔ سگی دنیا میں نہیں تھے مگر ان کے وارث تھے، زخرفا اور علیشا کی صورت میں۔جو باپ کا سہارا بن کر جی رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دو سال تک زخرفا اور علیشا کی اسکول میں کامیابیوں کے چرچے ولی محل تک پہنچنے لگے۔ولی کی اپنی چار اولادیں تھیں۔پہلی اولاد فیروز، پھر جاثیہ، پھر احمد اور آخری بیٹی نمرہ تھی۔اور چاروں ہی ایسے نالائق تھے کہ کسی کی جماعت میں کوئی دسویں اور بارہویں پوزیشن بھی نہیں آتی تھی۔اور یہاں زخرفا اور علیشا کی بڑھتی کامیابیاں ولی کے دل میں شدید حسد جگا رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

اسی حسد کو قابو کرنے کے لیے انہوں نے سب سے پہلے زخرفا اور علیشا کو اچھے اور مہنگے اسکول سے نکال دیا اور ایک چھوٹے اسٹیٹس کے غیر معیاری اسکول میں ڈال دیا۔دونوں بہنوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔کیونکہ قابلیت کے لیے کسی معیار کی ضرورت نہیں ہوتی،وہ خود ہی ایک بڑا معیار ہوتا ہے۔

اس چھوٹے اسکول میں دونوں بہنیں اور نمایاں رہیں یہاں تک کہ دسویں کے امتحانات میں زخرفا کی بورڈ میں اول پوزیشن تھی۔وہ خوش تھی۔سخی اور سفینہ کو گئے تین سال ہو چکے تھے اور ان تین سالوں میں کوئی ہی ایسا لمحہ ہو گا جس میں دونوں بہنوں نے ماں باپ کی قربانی کو سراہا نا ہو۔

یہ سانحہ بڑا تھا۔نمرہ جو کہ زخرفا کے ساتھ تھی،چار مضامین میں بری طرح فیل ہوئی تھی۔ولی چونکہ سیاست میں مصروف ہوتے اور رمشاء کو گھومنے پھیرنے سے فرصت نہیں تھی،اس لیے بچوں کی پڑھائی پہ دھیان دینے والا کوئی نہیں تھا۔اور جب اس سانحہ کی خبر ولی کے کانوں میں پہنچی،انہوں نے سیخ پا ہوتے ہوئے زخرفا اور علیشا کو سب سے پہلے ٹھکانے لگانے کا سوچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک طرف بھائی کی دولت کے وارث زندہ تھے اور دوسری طرف ان کی قابلیت بڑھنے سے رک نہیں رہی تھی۔فیروز سے کہہ کر انہوں نے کم عمر اور جذباتی زخرفا کو اپنی طرف مائل کرنے کا سوچا تھا۔

زخرفا کم عمر ہی نہیں تھی بلکہ خوبصورت اور پیاری بھی تھی۔فیروز اس سے دس سال بڑا تھا اور کافی سمجھدار

Posted on Kitab Nagri

تھا۔ لڑکیوں کو قابو کرنے کا طریقہ اسے آتا تھا۔ اگرچہ گھر والوں کا رویہ دونوں بہنوں کے ساتھ شروع سے ہی بہت خراب اور ظالمانہ تھا اور گھر کے بچے بھی ہر وقت زبان پر ڈیڑھ پاؤ مرچ رکھتے تھے ایسے میں اگر زخرفا کو کسی چیز کی ضرورت تھی تو وہ تھی ہمدردی، ساتھ، بھروسے اور پیار کی جو سخی اور سفینہ کے گزرنے کے بعد انہیں کسی سے بھی نہیں ملا تھا۔

فیروز نے زخرفا کے جذبات کی اس دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔ جہاں گھر والے اسے ڈانٹتے، وہاں وہ حمایت میں اترتا۔ یہ گھر والوں کی ملی بھگت تھی مگر کم سن زخرفا کا کیا معلوم تھا کہ ایک طرف کانٹے اگلتے گلے اور دوسری طرف مرہم رکھتے ہاتھ سب کچھ سوچ بچار کر کرتے ہیں؟ وہ تو بچاری معصوم تھی۔ لوگوں کے رویوں سے ڈرتی تھی۔ وہ تو اس احسان میں پوری عمر گزارنے کو تیار تھی کہ چچا نے گھر رکھا تھا۔ شاید بہت زیادہ بھولی تھی وہ۔۔۔۔

فیروز کی محبت کی مصنوعی ڈھونگ میں وہ رنگتی گئی۔۔۔۔ یہاں تک کہ ایک رات جب وہ دونوں چھت پر تارے گن رہے تھے تو فیروز نے پوچھا، ”تمہیں کیسے مرد پسند ہیں؟“

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

”آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟“ وہ سادگی سے بولی۔

”کیونکہ میں ان جیسا بننا چاہتا ہوں۔ تاکہ تمہیں اچھا لگ سکوں۔“

”مجھے تو آپ پہلے ہی اچھے لگتے ہیں۔“ اس کی زبان غلط جگہ پھسلی تھی۔ فیروز جان گیا تھا کہ زخرفا پہ کچی عمر کی محبت اثر کر رہی ہے۔ وہ پگھل رہی ہے۔ دوسرا احسان اس نے زخرفا کو گیارہویں میں داخلہ لے کر

Posted on Kitab Nagri

دے دیا تھا۔یہ ایک طرح سے ولی صاحب کے حکم کے خلاف ورزی تھی مگر ضروری تھی۔زخرفا اور علیشا کو اپنے منصوبے میں پھنسانے کا اس سے بڑا کوئی وسیلہ نہیں تھا کہ دونوں بہنیں فیروز کے احسان تلے دبی رہیں۔

یہاں ولی یا سفینہ کسی بات کو لے کر زخرفا کو ڈانٹ پلاتے،وہاں فیروز نازل ہو کر ماں کو جھڑک دیتا یا پھر باپ کو تنبیہ کرتا اور بعد میں باپ بیٹا اسی لمحے کو یاد کر کے کے محظوظ ہوتے۔شراب نوش فرماتے اور بچاری زخرفا کے تاثرات انجوائے کرتے۔

وہ چند پیار کے بولوں میں گھیر جانے والی لڑکی تھی۔فیروز نے اسے اچھی طرح قابو کیا تھا۔اب تو وہ دن رات زخرفا کے دماغ پہ چھایا رہتا۔اس کا یوں دفاع کرنا،ساتھ دینا،تحفے لانا،لاڈ اٹھانا یہ سب زخرفا کو مزید فیروز کی طرف کھینچ رہا تھا۔

وہ لڑکی جو پہلے صرف پڑھائی اور علیشا پہ دھیان دیتی تھی،اب پڑھائی تو دور علیشا بھی نظر انداز ہونے لگی تھی۔وہ کسی ستی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساوتری بیوی کی طرح فیروز کے گھر آنے کے وقت اس کا دروازے میں کھڑے ہو کر انتظار کرتی،اگر وہ رات کو لیٹ ہو جاتا تو ڈھیر سارے فون کرتی۔اور تو اور اب تو وہ دعاؤں میں بھی شامل ہو گیا۔اس کی کامیابی کی دعائیں۔۔۔بہتر مستقبل کی دعائیں۔۔۔ساتھ کی دعائیں۔۔۔سلسلہ بڑھ رہا تھا۔

پھر کچھ دنوں میں وہ سراہنے پر اتر آئی تھی،"فیروز آپ کو میں کیوں اچھی لگتی ہوں؟حالانکہ باقی گھر والے مجھے سخت ناپسند کرتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"کیونکہ تم معصوم ہو اور میرے گھر والے ظالم جابر۔ان کو کیا قدر تم جیسی خوبصورت اور دل کی اعلی لڑکی کی؟"

"مگر پھر بھی، ہم ساتھ ہوتے ہیں تو رمشاء چچی کو اچھا نہیں لگتا۔"

" ان کو تو میری ہر دوست سے مسلہ ہے۔یہ کوئی نئی بات تو نہیں۔"

"تو میں کیا آپ کی دوست ہوں؟"

"کیا نہیں ہو؟" اس نے سر اٹھا کر زخرفا کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"پتہ نہیں؟" وہ شرما گئی۔

"اچھا۔۔۔؟ مجھے تو لگتا ہے دوست بھی ہو اور دوست سے بڑھ کر بھی۔۔۔"

" دوست سے بڑھ کر۔۔؟؟"

" ہاں۔۔۔اب دیکھو میری طبیعت خراب ہوتی ہے تو تم میرا سر دبا دیتی ہو۔۔۔دوائی لا دیتی ہو۔۔۔چائے بنا کر دیتی ہو۔۔۔رات کو در تک کام کرتا دیکھ کر دودھ لا دیتی ہو۔۔۔شرٹ پریس کر دیتی ہو۔۔۔میری پسند کا کھانہ بنا دیتی ہو۔۔۔اب یہ دوست تو نہیں کر سکتا ناں؟ یہ تو وہی کرتا ہے جو دوست سے بڑھ کر ہوتا ہے۔جو آپ کو چاہتا ہے۔۔۔آپ سے محبت کرتا ہے۔وہی خیال رکھ سکتا ہے آپ کا۔"

"آپ کا مطلب میں آپ سے محبت کرتی ہوں؟"

Posted on Kitab Nagri

”کیا نہیں کرتیں؟“

وہ پہلے چونکی، پھر شرمائی اور آخر میں مسکرا کر نگاہیں چرائیں،”مجھے نہیں پتہ۔۔“ اور پھر اٹھ کر دھپ دھپ

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلی گئی۔اس سرسرے سے مکالمے کے بعد فیروز اس حد تک جان گیا تھا کہ زخرفا، اب کسی بھی حد تک اس پہ یقین کر سکتی ہے۔وہ بچی کسی بھی حد تک اس کی باتوں میں آسکتی ہے۔۔۔اور یہی ہوا۔۔۔زخرفا اس کی باتوں میں آگئی تھی۔

ان دنوں وہ کافی مصروف تھا۔ایران، افغانستان اور باقی ممالک سے لڑکیاں اسمگل کی گئی تھیں۔فیروز ہی ان لڑکیوں کو غیر قانونی طور پر بھارت بجھوانے کا انچارج تھا۔

اس کام میں اس کے دوسرے ساتھی وارث اور عدنان تھے۔ تین دن تک وہ لڑکیاں ٹولیوں کی صورت میں ٹرکوں کے ذریعے افغانستان بارڈر سے واہگہ بارڈر کے قریب منتقل کی گئیں۔ لڑکیوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ان کو ایک ساتھ بارڈر کراس نہیں کروایا جا سکتا تھا۔

اور فیروز خود بھی انہی ٹولیوں میں زخرفا اور علیشا کو لے جانا چاہتا تھا۔جس کام کے لیے وہ پچھلے چھ مہینے سے مسلسل محنت کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اب وقت آچکا تھا کہ اس کام کی تکمیل ہو سکے یعنی زخرفا اور علیشا کو راستے سے ہٹایا جاسکے۔اس رات زخرفا اپنے کمرے میں تھی جب فیروز اس کے پاس ایسے آیا جیسے ایک تھکا ہوا اور ہارا ہوا کھلاڑی پولیین لوٹتا ہے۔

عمر زخرفا اس کو بے حد پریشان دیکھ کر اداس ہوئی، ”کیا ہوا؟ آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں؟“ اس نے صوفے پر ڈھ جانے کے انداز میں بیٹھتے فیروز سے پوچھا۔اس نے نظر اٹھائی، آنکھوں میں تکلیف کے آثار تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

" اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم کیا ہے زخی؟ " اس نے دھیرج سے پوچھا۔

"کیوں؟ آپ اچانک ایسے کیوں پوچھ رہے ہیں؟" وہ تعجب کا شکار ہوئی۔ آنکھوں میں ناسمجھی اتری تھی۔

" ایسے ہی۔۔۔بتاؤناں؟ کیا اہم ہے؟"

" میرے خیال سے سب سے زیادہ ضروری اعتماد اور محبت ہے۔ان دونوں چیزوں کے علاوہ انسان ،انسان ہے ہی نہیں۔یہی دو خوبیاں انسان کو مکمل کرتی ہیں۔اسے ایک با اثر شخصیت بناتی ہیں اور اسے وجدان دیتی ہیں۔دوسروں کا مان رکھنا ہی تو سب سے اہم چیز ہے۔کیونکہ یہ رشتوں کو جوڑے رکھتی ہے۔فاصلے مٹا کر اہمیت بڑھاتی ہے۔۔۔لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

"ایسے ہی۔۔۔" پھر وہ خاموش ہوا۔زخرفا اپنا کام کر رہی تھی۔اس کی میز پر ڈھیر ساری کتابیں بکھری پڑی تھیں۔جبکہ علیشا بیڈ پہ سو رہی تھی۔نو سالہ علیشا بھی بہت خوبصورت اور ذہین تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کچھ دیر تک دونوں بہنوں کو دیکھتا رہا۔کیا یہ زیادتی ہو گی؟کیا یوں ان دونوں کو بیچنا ٹھیک ہو گا؟جبکہ وہ ہمارا خون ہیں؟ہماری رشتہ دار ہیں؟ہم پہ بھروسہ کرتی ہیں؟ یقیناً نہیں؟

اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔ایک طرف اس کا دل چاہتا دونوں کو چھوڑ دے مگر دوسری طف ولی صاحب کے احکام یاد آجاتے۔دوسرے ملوا فراد سے ملی بھگت یاد آجاتی۔

جب انسان کوئی گناہ کرنے جا رہا ہوتا ہے تو ضمیر بار بار اسے روکتا ہے مگر وہ نفس سے ہار جاتا ہ اور شیطان بھاری پڑ کر اس انسان سے گناہ کروالیتا ہے۔وہ کچھ دیر تک خالی خالی نظروں سے زخرفا کو دیکھتا رہا۔اس کی معصومیت کو جانچتا رہا،اس کی کم عمری اور کم عقلی کو محسوس کرتا رہا۔لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

کم از کم وہ چھوٹی سی لڑی کی شکل کو سامنے رکھ کر کمزور نہیں پڑ سکتا تھا۔اس کے لیے ضروری ولی صاحب کا حکم تھا۔سو اس نے اسی پہلے مقدم جانا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر زندگی کی دوڑ میں پیسے کے پیچھے انسان جو سب سے پہلے کھوتا ہے وہ ”رشتے“ ہوتے ہیں۔اسے ہر حال میں زخرفا اور علیشا کو آج رات یہاں سے دور لے کر جانا تھا۔وہ اٹھا اور کچن میں آیا۔فرج سے دودھ نکال کر اس میں نشہ آور دوا ملائی اور پھر اسے زخرفا کے کمرے میں لایا۔اس کے ہاتھ میں دودھ دیکھ کر وہ خوشگوار حیرت کا شکار ہوئی تھی۔

”دودھ کیوں؟“اس نے گلاس لیتے ہی پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اس لیے کہ تم کام کر رہی ہو۔ خود ہی کہا تھا ناں کہ کام کرتے ہوئے صحت کا خیال رکھنا چاہیے؟ بھول گئیں کیا؟" وہ لاڈ سے بولا۔ بھولی زخرفا نے دودھ کا گلاس غٹا غٹ پی لیا۔ اس بات کو جانے بغیر کہ اس میں کیا ملا ہوا ہے۔ فیروز اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔ زخرفا کے یقین کو آج ٹیس پہنچنی تھی۔ آج ہی ان دونوں کے بقا کا فیصلہ ہونا تھا۔

وہ کچھ دیر تک اس سے باتیں کرتی رہی پھر جیسے اس کی آنکھیں بوجھل ہوئیں۔ شدید نیند نے آ گھیر لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ توازن کھو کر ڈھلکتی گردن کے ساتھ میز پر لڑھک گئی۔ وہ پرسکون نیند سو چکی تھی، یہ جانے بغیر کہ جب آنکھ کھلے گی تو وہ کہاں ہو گی۔

فیروز اٹھا اور انجیکشن نکال کر علیشا کو لگایا۔ وہ درد سے کسمسائی اور شاید اٹھی بھی مگر صرف پانچ منٹ۔ جب تک اس ننھی کلی کا ذہن کام کرنا شروع کر رہا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

دونوں بہنوں کو بے دم دیکھ کر وہ سیدھا ہوا اور ٹھنڈی سانس بھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

۔۔۔۔۔۔*

کشمیر کی خوبصورت سرزمین، سرسبز وادیاں، دیدہ زیب مناظر، حواس مبہوت گھاٹیاں، شاداب لہلہاتے، جی للچاتے کھیت و ہریالی، فلک شگاف پہاڑ جن پہ چھائی سفیدی ان کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔ مرمریں سفید دریا جو پانی میں موجود پتھروں سے سر پٹخ رہے تھے۔ جوش میں آئی ہوئی ہوا جس سرسرا رہی تھی۔ دور دور تک پھیلا سبزہ جس پہ چڑھی چادر برف ڈھکی چوٹیوں

Posted on Kitab Nagri

کی، صحت مند، اور روح افزاء دلکشی جو شہر کے رہنے والوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دے۔چوٹیوں پہ چھائی دھند اور اسی دھند لکے میں گھم

آسمان، اسی ٹھنڈ میں مقید سانسیں اور انہی سانسوں میں بسی خوشبوئیں۔

لکڑی کے گھر، پتھر کے مکان، اونچائیوں پر، جیسے سیڑھیوں پر بنائے گئے ہوں۔کچے، پتھریلے راستے جن کے اطراف میں سبزے کی چادر بچھی ہو۔چاشنی موسم اور تشنگی بڑھاتے سرابی وسرحابی مناظر جیسے کوئی جنت ہو۔بہتے چشمے، گرتے جھرنے، سرکتے دریا، اونچے سرو کے درخت، چاروں طرف پھیلا سبزہ۔۔۔وہ واقعی جنت تھی۔

ایسے ماحول میں وہ بھاپ اڑتی چائے کا کپ ہاتھوں میں تھامے گھر کی گیلری میں کھڑا تھا۔نیلی جینز پہ سیاہ گول گلے والی سویٹر پہنے جس میں سے شرٹ کے کالر نکلے ہوئے تھے، بازو بڑھا کر ریلنگ پہ رکھے وہ نیچے تا حد نگاہ دلفریب مناظر کو دیکھ رہا تھا۔بھوری آنکھیں، سیاہ بال، کشادہ پیشانی، اٹھی ناک اور گندمی رنگت کا وہ نوجوان کافی وجیہہ اور پرکشش تھا۔نظروں میں خماری سی تھی اور ہونٹوں پر بلاوجہ کی مسکراہٹ جیسے کوئی کام اچانک بن جائے اور آپ مسکرا لیں۔

اس نے چائے کا کپ منہ سے لگایا کہ دفعتاً اس کا موبائل بجا۔وہ سیدھا ہوا اور ہاتھ بڑھا کر جیب سے موبائل نکالا۔اسکرین پہ ارسل کا نام جگمگا رہا تھا۔اس نے انگلی پھیر کر فون کان سے جوڑ دیا، ”ہاں کہو ارسل۔۔۔کام بنا؟“

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

”صرف بنا نہیں۔۔۔۔بہت زیادہ بنا۔جیسے سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا۔فیروز بخت نا صرف کشمیر آرہا ہے بلکہ وہ اپنی کارکردگی کے ثبوت مٹانے کا ارادہ بھی رکھتا ہے۔“ دوسری طرف ارسل چہک کر بولا۔اس کی آواز سے جوش صاف جھلک رہا تھا۔اس نے اطمینان چائے ہونٹوں سے لگائی۔آنکھیں چمک رہی تھیں اور لب مسکرا رہے تھے۔

”کب تک آرہا ہے؟استقبال بھی تو کرنا ہے؟“ اس نے دھیرے سے پوچھا۔

” تین چار دن تک پہنچ جائے گا۔اس کا باپ ملک سے باہر ہے۔آج شام وہ واپس آئے گا تو فیروز یہاں پر تولنے کی تیاری کرے گا۔“ وہ سکون سے کہہ رہا تھا جب یکدم رکا اور توقف کے بعد بولا،” بھائی؟ان لڑکیوں کو کوئی خطرہ تو نہیں ہوگا ناں؟“

اس نے کپ ہونٹوں سے پیچھے کیا،”نہیں۔۔۔۔ان کی فکر مت کرو۔ایک بار مِس زخرفا ہم پر اعتماد کر لے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔“

”یعنی ابھی تک اس نے کوئی معلومات نہیں دیں؟“ارسل چونکا۔

” وہ کسی اجنبی سے بات نہیں کرتی اور تمہیں لگتا ہے وہ مجھے اتنی حساس معلومات دے گی؟دماغ درست ہے؟“

”لیکن وہ کچھ بتائے گی نہیں تو فیروز کا ملوث ہونا کیسے ثابت ہوگا؟“

Posted on Kitab Nagri

”وہ میرا کام ہے۔تم بس فیروز پر نظر رکھو اور مجھے وقفے وقفے سے اطلاع دیتے رہنا۔“ اس نے متنبی کیا اور فون بند کر کے جیب میں ڈال دیا پھر یوں مسکرایا کہ دانت نظر آنے لگے۔

وہ آئی ایس آئی کا کمانڈر تھا جسے میجر مزمل نے جرنل کاشف کے کہنے پر نیب چئیر مین سے مشاورت کر کے اس مشن کے لیے بھیجا تھا۔ہر برے کام میں کوئی چھوٹا آدمی ملوث نہیں ہوتا۔بڑے بڑے گناہ بھی بڑے بڑے لوگوں سے ہوتے ہیں۔انہی لوگوں سے جو خود کو روئے زمین پر حاکم اور خدائی فوجدار سمجھتے ہیں۔فیروز بخت بھی انہیں لوگوں میں سے تھا۔

عرصم کے پاس چونکہ ساری معلومات موجود تھیں،اس لیے فیروز کے ساتھ شطرنج کی بجائے لڈو کی چال چل کر بھی اسے مات دی جاسکتی تھی۔وہ مشن مشکل ہوتا ہے جو ملک سے باہر ہو اور جس کی معلومات میں چند ایک کوڈورڈنگ کے علاوہ کچھ ناہو۔ایسے مشن کو حل کرنا مشکل ہی نہیں ہوتا ناممکن بھی ہوتا ہے۔وہاں پکڑے جانے پر آپ صفائیاں نہیں دے سکتے۔بے شک آپ کسی بھی گیٹ اپ میں گئے ہوں،کچھ بھی بنے ہوں،مولوی،پروفیسر ،خاکروب،بزنس مین،ٹورسٹ،آپ ان کے چنگل سے نکل نہیں سکتے۔وہاں ایک ایک قدم سہج سہج کر رکھنا ہوتا ہے۔

سرعت سے کام کرنا ہوتا ہے۔جب تک دشمن کو معلوم ہو،آپ نے بارڈر کراس کر لیا ہو۔جب تک وہ آپ کے خفیہ مشنز کے بارے میں جان پائیں،آپ اپنے ملک واپس آچکے ہوں۔سر پہ کفن باندھ کر جانا اور پھر اسی کفن میں دفن ہو کر آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔لیکن اگر آپ مشن پہ اپنے ملک میں ہوں اور غلطی سے

Posted on Kitab Nagri

گرفتار ہو بھی گئے تو پولیس کو صرف ایک کارڈ دکھانے کی ضرورت پڑے گی اور آگے سے وہ نا صرف تعاون کریں گے بلکہ آپ کو اس مشن میں اکیلا بھی نہیں چھوڑیں گے۔

فیروز کا مشن اپنے ملک کا مشن تھا اور اچھی خاصی معلومات کے ساتھ یہ مشن شروع ہوا تھا۔ جس طرح نیب کسی ٹھوس ثبوت کے بغیر کسی پہ الزام لگا کر آرڈر پاس نہیں کرتا، بالکل اسی طرح کسی بھی جاسوس کو بغیر معلومات کے مشن نہیں دیا جاتا۔

وہ چار دن پہلے کشمیر آیا تھا۔ یہ ایک طرح سے اچھا تھا کیونکہ ایک تو وہ چھٹی پر تھا اور کشمیر سے زیادہ خوبصورت جگہ کوئی ہے نہیں جہاں چھٹیاں منائی جا سکیں، دوسرا اسے زخرفا کے بارے میں کافی معلومات تھیں۔

وہ جانتا تھا کہ سترہ سالہ زخرفا کے پاس فیروز بخت کے خلاف کافی شواہد ہیں لیکن چونکہ وہ فیروز کی قید سے فرار ہو کر آئی تھی تو ڈرتی تھی کہ کہیں فیروز کے آدمی اس کی اور اُس کی چھوٹی بہن علیشا کی جان نا لے لیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پہلے دن اس نے سب سے پہلے علیشا اور زخرفا تک پہنچنے کا راستہ ڈھونڈا۔ یہ ضروری ہوتا ہے۔ اپنے دشمن کی پوزیشن سمجھنے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے، اپنی پوزیشن لینا۔

Posted on Kitab Nagri

اب ایسے ہی کسی کے پاس منہ اٹھا کر جانا کہ بی بی میں آئی ایس آئی سے ہوں، فیروز کے بارے میں جو تمہارے پاس معلومات ہیں وہ دے دو اچھی بات نہیں۔ اور بھی اس لڑکی سے جسے ہر گھڑی خدشہ ہو کہ فیروز کے آدمی آس پاس ہیں۔ وہ کیوں یقین کرے گی کہ آپ واقعی آئی ایس آئی سے ہیں؟

اپنی پوزیشن سنبھالنے کے لیے اس نے سب سے پہلے یہاں کسی ایسے پیشے سے منسلک ہونے کا سوچا جو زخرفا اور علیشا سے بات کرتے وقت بغیر کسی شک وشبہ میں رہ سکتا تھا۔ علیشا یہاں کے مقامی اسکول میں پڑھتی تھی۔

اس کی معلومات کے مطابق زخرفا لوگوں کے مال مویشی چراہ کر گھر کا گزر بسر چلاتی ہے اور اسی طرح وہ علیشا کے پڑھائی کا خرچ اٹھاتی ہے۔ وہ خود نہیں پڑھتی تھی۔ چونکہ گاؤں وغیرہ میں اسکول اچھے نہیں ہوتے اور نا ہی وہاں کی پڑھائی ٹھیک ہوتی ہے۔ اساتذہ کی بھی شدید کمی ہوتی ہے۔ اس لیے عرصم نے وہاں کے پرنسپل سے بات کر کے اسی مقامی اسکول میں خود کو استاد مقرر کر دیا۔

اب وہ علیشا کی کلاسیز لیتا تھا۔ چونکہ پرنسپل کی حمایت حاصل تھی تو اسے اسکول اور آبادی میں جگہ بنانے میں بالکل مشکل نہیں ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ مشہور ہو گیا کہ حکومت کی طرف سے اسکول میں نیا استاد آیا ہے۔

گاؤں چونکہ چھوٹا تھا اور آبادی بھی اتنی نہیں تھی اس لیے یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ کیونکہ عرصم شہر سے آیا تھا، کچھ حد تک اس خبر کو تقویت بھی اسی وجہ سے ملی۔

Posted on Kitab Nagri

مشہور ہوتے ہی گاؤں کے لوگوں نے اس کی دعوتیں کرنا شروع کر دی تھیں۔اس نے جہاں تک ہو سکا خود کو ان بے وجہ کی سرگرمیوں سے بچانے کی کوشش کی لیکن کسی وادی میں نئے وجود کی بھنک ایسے پھیلتی ہے جیسے لیک گیس پائپ میں گیس کی بو۔دو دنوں سے وہ مسلسل لوگوں کی دعوتیں کھا رہا تھا۔یہ ایک طرح سے اچھا تھا کیونکہ اس طرح وہ خود پکانے سے بچ جاتا اور کام کے لیے بھی کافی وقت ل جاتا۔

دوسرے دن اس نے زخرفا کے گھر کا پتہ تلاش کیا۔جو اسے با آسانی مل گیا۔یہاں سب ہی ایمن کو جانتے تھے کیونکہ گاؤں کی اکثر بھیڑ بکریاں وہی چراتی تھی۔مگر اس طرح عرصم اس کے گھر نہیں جا سکا اور نا ہی دوسرے دن اسے سے براہِ راست بات کر سکا۔

لیکن وقفے وقفے سے وہ اس پہ نظر رکھ رہا تھا۔کہاں کہاں اور کس کس گھاٹی میں ریوڑ لے کر جاتی ہے۔کس کس گھاٹ سے پانی پلاتی ہے۔ریوڑ لے کر جانے کا وقت،واپس لانے کا وقت۔اس کے علاوہ وہ باقی کیا کام کرتی ہے۔اسکول سے علیشا کو کب لینے آتی ہے۔ان سب اوقات کی معلومات اس نے ذہن میں فکس کر لیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسرے ہی دن اسکول میں اس کی ملاقات علیشا سے ہوئی۔وہ دس سال کی گلابی بھسبھسے گالوں والی خوبصورت لڑکی تھی۔سیاہ کانچ جیسے آنکھیں جن میں کہیں کہیں سفیدی تھی۔گوری رنگت،بھورے بال،اس کے نین نقش اپنی بہن سے ملتے

Posted on Kitab Nagri

تھے۔چونکہ عرصم آیا ہی علیشا کے لیے تھا،اس لیے اس نے کلاس میں سب سے زیادہ دھیان بھی اسی پہ دیا۔ آخر علیشا ہی وہ مہرہ تھی

جس کے ذریعے وہ ایمن یعنی زخرفا تک پہنچ سکتا تھا۔

اسی دوپہر اس نے علیشا کو بریک کے دوران بریک میں جالیا۔وہ سبز گھاس پر بیٹھی پراٹھا اور انڈا کھا رہی تھی جو ایمن نے اس ک لیے بنایا تھا۔وہ بھی سیدھا ادھر ہی چلا آیا اور علیشا ے سامنے اکڑوں بیٹھ کر پراٹھے کے والے توڑنے لگا۔علیشا نے حیرت سے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔وہ ہلکا سا مسکرایا،"کیا میں آپ کے ساتھ کھا سکتا ہوں؟بہت بھوک لگ رہی ہے۔" وہ لاڈ سے بولا۔

"کھالیں۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔ان چند لمحوں میں عرصم نے نوٹ کیا تھا کہ علیشا کی زبان میں اردو بولتے وقت کشمیر کا مقامی لہجہ ہرگز نہیں آتا۔وہ بہت صاف الفاظ بولتی ہے اور بہت روانی سے ایک ایک لفظ پہ زور دیتی ہے۔نا ہی اٹکتی ہے اور نا ہی جھجکتی ہے۔بڑے سے بڑے الفاظ بھی بغیر کیس رکاوٹ کے پڑھ لیتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت اچھا ہے پراٹھا۔کس نے بنایا؟"وہ علیشا سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"بجو نے۔"

"کون بجو؟"

"میری بڑی بہن۔"

"کتنی بڑی؟"

Posted on Kitab Nagri

"سترہ سال کی۔"

"یہ تو پھر چھوٹی ہوئی ناں۔اتنی بڑی تو نہیں ہے۔" عرصم دھیرے سے ہنس دیا۔اس کی معصومیت پہ۔

"آپ سے چھوٹی ہو گی لیکن مجھ سے تو بڑی ہے ناں؟" وہ بھی اپنی نام کی ایک تھی۔ عرصم ہلکا سا مسکرایا۔علیشا نا صرف تیز تھی بلکہ حاضر دماغ بھی تھی۔ جیسے جانتی تھی سامنے والے کو جواب کیسے دینا ہے۔وہ پچھلے ایک سال سے کشمیر میں تھیں یعنی جب انہیں واہگہ بارڈر کے ذریعے بھارت لے جایا جانا تھا تو زخرفا سولہ سال کی تھی اور علیشا نو سال۔

اور نو سال کا بچہ چھوٹا نہیں ہوتا۔سب جانتا ہے۔شاید اس لیے وہ عرصم کو محتاط ہو کر جواب دے رہی تھی۔ لیکن وہ دے

رہی تھی، یہی سب سے بڑی بات تھی۔

"پڑھتی ہے وہ بھی؟" اس نے کچھ دیر توقف کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔"

"کیوں؟"

"وہ نہیں پڑھ سکتی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیوں نہیں پڑھ سکتی؟ معذور ہے کیا؟" اس کی بات پہ علیشا چونکی تھی۔ عرصم نے اس کے گالوں پر ہلکی مسکراہٹ دیکھی جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ یعنی وہ عرصم کی باتوں سے محظوظ ہو رہی تھی۔

"نہیں معذور نہیں ہے۔ مجھے پڑھاتی ہیں تو خود نہیں پڑھ سکتیں۔ ان کو گاؤں والوں کے کام کرنے ہوتے ہیں۔ ماسٹر جی کے گھر صفائی اور برتن مانجھتی ہے۔ وہ کچھ پیسے دیتے ہیں تو میری کتابیں خریدتی ہے۔ میرا یونیفارم اور گھر کا سودا۔ باقی گاؤں والوں کے کام کر کے اسے کھانے ک چیزیں مل جاتی ہیں۔" وہ رسان سے گویا ہوئی۔

"تمہارے امی ابو نہیں ہیں کیا؟" اس نے دھیرے سے پوچھا گویا سرگوشی کی۔

"نہیں۔ وہ فوت ہو چکے ہیں۔" اس نے اپنا لنچ باکس بند کیا اور سرعت سے اٹھی پھر لمبی لمبی قلانچیں بھر کر دھپ دھپ اسکول کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلی گئی۔ وہ کچھ دیر بیٹھا رہا۔

اس پہلی باقاعدہ ملاقات سے یہ تو واضح ہو گیا تھا کہ زخرفا عرف ایمن پرنسپل کے گھر کام کرتی ہے اور چونکہ پرنسپل کی حمایت حاصل تھی تو ممکن تھا کہ اس سے وہاں پر سرسری ملاقات ہو سکتی ہے مگر یہاں سب سے ضروری کام علیشا کو اپنے رنگ میں رنگنا تھا۔

علیشا ایمن کی واحد اور اکلوتی بہن تھی اور کلوتی چیزیں بہت پیاری ہوتی ہیں۔ آپ کو کسی بھی حد تک لے کر جا سکتی ہیں۔ اس دن وہ دوپہر کو پرنسپل کے گھر حاضر ہوا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دوپہر دو بجے وہ ریوڑ واپس

Posted on Kitab Nagri

کرتے وقت علیشا کو اسکول سے واپس لے جاتی ہے۔ تو وقت کے مطابق اسے ماسٹر جی کے گھر دو پہر کے بعد ہونا چاہیے تھا۔

لیکن وہاں جاتے ہی اس کی امیدوں پر گھڑوں پانی پھیر گیا کیونکہ ایمن صبح ہی صبح وہاں آتی تھی اور وہیں سے واپسی پر وہ ریوڑ ہانک کر علیشا کو اسکول چھوڑ دیتی تھی۔

وہ دن بے کار گیا تھا۔ اگلے دن اس نے اسکول میں کلاس لینے کے بعد علیشا کو اپنے پاس بلایا۔ وہ دونوں اسکول کی پچھلی طرف

نیچے گھاٹی کی طرف اترتی سیڑھیوں پر بیٹھے تھے۔ عرصم نے علیشا کو ایک چکور باکس پکڑایا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

" پنسل باکس۔ اس میں ہر طرف کی رنگین پنسلیں ہیں۔" وہ جانتا تھا کہ دوستی، محبت اور تعلقات کی شروعات ہمیشہ تحفوں سے ہوتی ہے اور کوئی بھی اچانک مل جانے والا تحفہ کسی بھی انسان کو خوشگوار حیرت میں ڈال سکتا ہے۔ علیشا نے جلدی جلدی وہ باکس کھولا اور اس میں موجود ہر رنگ کی پنسلیں نکالیں۔

عام رنگ، کریونز، برش کلرز، آئل کلرز، وٹر کلرز اور یہاں تک کہ گلیٹرز اور شیمر شیڈز بھی تھے۔ وہ اک ایک کر کے

ساری چیزیں فرش پہ رکھتی گئی۔ جب تک شہر میں تھی تب تک ان چیزوں کی حسرت ہیں تھی مگر گاؤں میں آنے کے بعد دونوں بہنوں نے روٹی کی مشقت بھی دیکھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ کس لیے سر؟" وہ حیران تھی۔دو دن پہلے آیا استاد اسے تحفہ دے رہا تھا۔

"کل مس عذرا آپ کی ڈرائنگ چیک کر رہی تھیں۔میں نے پوچھا کس کی ڈرائنگ ہے تو بتایا کہ علیشا کی ہے۔مجھے وہ ڈرائنگ بہت اچھی لگی۔اس لیے میں نے سوچا کیوں نا میں آپ کو کلر باکس گفٹ کر دوں تا کہ آپ پیاری پیاری تصویریں بنا سکیں۔"

علیشا کی ڈرائنگ نا صرف پیاری تھی بلکہ کافی حد تک اصلی اور صاف تھی۔

وہ اسکیچ ڈرائنگ کرتی تھی۔کسی بھی جگہ بیٹھ کر کسی بھی منظر کو سفید کاغذ پہ پنسل سے آسانی سے اتار لیتی تھی۔لیکن قابلیت کو پلیٹ فارم کی ضرورت ہوتی ہے۔جس طرح چائے بننے کے لیے آگ کا ہونا ضروری ہے اس طرح ٹیلنٹ کو اجاگر ہونے کے لیے پلیٹ فارم درکار ہوتا ہے۔

"مگر میرے پاس تو کینوس پیپر نہیں ہے۔کس پہ استعمال کروں گی ان کو؟" وہ اب معصومیت کی حدوں کو چھو رہی تھی۔عرصم کو اس کا انداز بالکل چھوٹی بہنوں یا کہہ سکتے ہیں چھوٹے بچوں والا لگا جو اپنے بڑے بھائی یا اپنے ابو سے شکایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔

"تو اس میں کونسی بڑی بات ہے میرے پاس ڈھیر سارے پیپر پڑے ہیں۔میں تمہیں وہ دے دوں گا لیکن تمہیں ایک وعدہ کرنا ہو گا۔"

"کیسا وعدہ؟"

Posted on Kitab Nagri

"تم مجھے ان میں سے ایک پیپر پہ اپنی پسندیدہ ڈرائنگ بنا کر دو گی؟۔۔۔پرامس؟" اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔علیشا

نے جھک کر عرصم کی ہتھیلی پہ ہاتھ رکھا۔

"پرامس۔" وہ ہنس رہی تھی۔ عرصم کا مہرہ ٹھیک چل رہا تھا۔وہ صحیح سمت جا رہا تھا۔ایک یہی راستہ تھا جس کو استعمال کر کے وہ یقیناً زخرفا تک پہنچ سکتا تھا۔

دوسرا دن خالی نہیں گیا تھا۔اس دن وہ بڑا کارنامہ کر چکا تھا۔کلاس لینے کے بعد وہ سیدھا گھر گیا اور علیشا کے لیے سارے سفید پیپر اٹھا کر لے آیا۔وہ کوئی بھی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا اور چونکہ پیشہ ور تھا تو اس کے لیے لمحوں کو تعین کر کے، سمتیں متعین کرنا بالکل ایسا تھا جیسے کسی بھی استاد کو لیکچر دینا۔

وہ مہرے کا شاطر کھلاڑی تھا۔وہ جانتا تھا سب سے مشکل کیا ہے اور سب سے آسان کیا؟ ونسا کام پہلے کرنا ہے اور کونسا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بعد میں؟ کس کام کر کر کے وہ جلد از جلد اپنا مشن مکمل کر سکتا ہے؟

اس شام جب علیشا اپنے چھوٹے سے گھر کے باہر موجود راہداری میں بیٹھی اور چیزیں دیکھ رہی تھی تو زخرفا وہاں کسی کام سے آئی۔علیشا کو کلر باکس سے کھیلتا دیکھ کر وہ چونکی اور پھر علیشا کو مخاطب کیا۔

"یہ سب کیا ہے؟ کس نے دیا؟" وہ حیران تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میرے ٹیچر نے گفٹ دیا ہے۔کل میں نے اچھی ڈرائنگ بنائی تھی ناں اس لیے۔۔۔اچھے ہیں نا؟"
اس نے بہن کو دیکھا۔وہ خفیف سی مسکرائی۔اس سے پہلے تو علیشا کو کسی نے ٹیچر نے اتنا مہنگا گفٹ نہیں دیا تھا پھر اس بار کیسے؟اس نے کلر باکس کی ایک ایک چیز چیک کی۔اس کی قیمت ہزاروں میں تھی کیونکہ وہ کوئی عام رنگ نہیں تھے بلکہ کافی مہنگے رنگ تھے۔اس کا ماتھا ٹھنک رہا تھا۔

"کیا یہ اسی ٹیچر نے دیے ہیں جو نیا آیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"بالکل بالکل۔وہ بہت اچھے ہیں۔مجھے پوری کلاس میں سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔میں ان کی فیورٹ اسٹوڈینٹ ہوں۔" وہ چہک کر کہہ رہی تھی۔آنکھوں میں ستائش سی جاگ رہی تھی مگر زخرفا کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔وہ پہلے بھی اپنے کزن فیروز کی غداری اور دھوکہ دہی میں آچکی تھیں۔

اس کے لیے کسی اجنبی کا یوں علیشا سے بے تکلف ہونا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

اگلی صبح اتوار کا دن تھا اور دونوں بہنیں ہی گاؤں والوں کی مویشی چرانے نکلی تھیں۔علیشا نے اپنا کلر باکس اور کینوس پیپر اٹھا رکھے تھے۔زخرفا بھیڑ بکریاں چرا رہی تھی جبکہ وہ نرم گھاس پہ سامانِ مصوری رکھے بہن کا اسکیچ بنا رہی تھی۔

زخرفا اس بات سے بے بہرہ کہ کیا ہو رہا ہے۔وہ پہلے ہی پریشان تھی۔حالات کے شکنجے سے نکل کر جانا آسان نہیں ہوتا۔کچھ لوگ حالات کو لے کر چلتے ہیں اور کچھ لوگوں کو حالات لے کر چلتے ہیں جیسے زخرفا کو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

لے کر چل رہے تھے۔ عرصم کا یوں علیشا سے ملنا سے پسند نہیں تھا۔اس لیے وہ بذاتِ خود عرصم سے مل کر یہ بات سمجھانا چاہتی تھی۔

اگلے روز وہ اسکول کے کاموں میں ہی مصروف رہا۔علیشا سے ملنے کا وقت اسے تب ملا جب وہ اسکول کی چھٹی ہو رہی تھی۔پورے دن میں اس نے کافی کوشش کی کہ علیشا سے مل سکے مگر آج اس کے پیریڈز پے در پے تھے۔کوئی فری پیریڈ نا ملنے کے باعث اور علیشا سے ملاقات رہ جانے کی وجہ سے اس کا چہرہ کافی حد تک مایوس ہو چکا تھا مگر پھر آخری ہی لمحے میں اسے علیشا اسکول کی پچھلی سیڑھیوں پر ہاتھوں میں گال گرائے بیٹھی نظر آئی۔

اس کے پہلو میں ایک چارٹ سا پڑا تھا۔وہ قدم قدم چل کر اس تک آیا اور سیڑھیوں پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔علیشا نے

سر اٹھا کر ایک نظر دیکھا پھر اس نے منہ پھیر لیا۔عرصم سمجھ گیا تھا کہ وہ شاید ناراض ہے۔

"آج کافی مصروف رہا۔بہت برا دن تھا۔تم بتاؤ، تمہارا دن کیسا گزرا؟" اس نے بات کرنے کے لیے پہل کرتے ہوئے گلہ کھنکارا۔

"آپ کو اس سے کیا؟"

"ہوں۔۔۔مجھے اس سے کیا؟" اس نے گال پہ ہاتھ رکھا،"ہم دوست ہیں اور دوست ایک دوسرے کو اپنے دن کی مصروفیات بتاتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

" دوست حال بھی تو پوچھتے ہیں؟"اس نے تیوری چڑھا کر گردن کو خم دیا۔عرصم اس کی آنکھوں میں ناراضگی دیکھ سکتا تھا۔

" دوست مصروف تھا۔لیکن دیکھو جیسے ہی فارغ ہوا،سیدھا دوست کا حال پوچھنے آگیا۔"

"میں نے نہیں بتاؤں گی میں کیسی ہوں۔" وہ پھر منہ بسور گئی۔عرصم نے گہری سانس لی۔

"ٹھیک ہے بھئی نہیں بتانا تو میں چلتا ہوں پھر۔۔۔" اس نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے پھر اسے یکدم پاس پڑے چارٹ کا خیال آیا۔اٹھنے کا ارادہ ترک کر کے وہ واپس بیٹھا اور چارٹ کو کھولا پھر سامنے پھیلا دیا۔

وہ کشمیر کی سرسبز گھاٹیوں میں بھیڑ بکریاں چراتی ایک سترہ اٹھارہ سالہ لڑکی کی تصویر تھی جس کے پس منظر میں اونچے اونچے سفید برف سے ڈھکی پہاڑ دکھائی دے رہے تھے۔ان پہاڑوں پر دھند چھائی ہوئی تھی اور لڑکی ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے ریوڑ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہانک رہی تھی۔یہ تصویر یقیناً زخرفا کی تھی۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"یہ تم نے بنائی ہے؟یقین ہی نہیں آرہا۔" وہ ستائشی انداز میں بولا۔

"کیوں؟بری بنی ہے؟" علیشا نے ناراضگی کو بالائے طاق رکھا۔وہ اپنی تصویروں کی تضحیک برداشت نہیں کرتی تھی۔

" بری؟۔۔۔تو نہیں بنی۔۔۔لیکن اچھی بہت زیادہ بنی ہے۔" اس نے تعریفاً سر کو خم دیا،"لیکن یہ ہے کس کی تصویر؟تمہاری بہن کی؟"

Posted on Kitab Nagri

"جی ہاں بالکل۔۔۔ یہ ایمن ہے۔ اور یہ میری پسندیدہ تصویر ہے۔ میں اس کو پنسل سے ڈرا کرتی ہوں ۔۔۔ کلر سے آج پہلی بار ڈرا کیا ہے۔"

اس نے ایمن کہا تھا زخرفا نہیں حالانکہ عرصم جانتا تھا کہ ایمن کا اصلی نام زخرفا ہے۔ وہ نام بدل کر اس وادی میں رہ رہی ہے۔ اس کو اپنی پہچان چھپانے کی ضرورت اس لیے پڑی کیونکہ وہ اپنی اور اپنی بہن کی حفاظت کرنا چاہتی تھی۔ عرصم نے اس نازک سی پری جیسی لڑکی کو دیکھا جو فیروز جیسے سفاک انسان کے ہتھے چڑھی تھی۔ اس کا لا ابالی پن اور غیر سنجیدہ شاید تصویر کے دریچوں میں کہیں کھوئی ہوئی تھی لیکن علیشا کی دامے درمے قدمے سخنے کوشش کی وجہ سے تصویر میں کئی روپ اور کئی رنگ کھلے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"میں اس کو اپنے پاس رکھوں گا۔" اس نے علیشا کو پنا ارادہ بتایا۔

"لیکن کسی کو بتائیں گے نہیں کہ یہ ایمن ہے۔۔۔میری بہن۔" وہ جیسے قسم اٹھوا رہی تھی۔ بھلا عرصم کو کیا ضرورت پڑ گئی کسی کو بتانے کی؟

"میں نہیں بتاؤں گا۔۔۔"

"وعدہ؟" اس نے اپنا ننھا ہاتھ آگے بڑھایا۔ عرصم نے اس کی معصوم ہتھیلی کو دیکھا پھر مسکرا کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ اور یہ سارا منظر نیچے سیڑھیوں کے بعد گیٹ کے پار کھڑی ایمن دیکھ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور اس کی خوبصورت بھری آنکھیں عرصم کو دور سے ہی سکین کر رہی تھیں۔

کشمیری طرز کے اسکارف سے ڈھکے بالوں کی خندہ پیشانی پر بل اٹھ رہے تھے۔ اسے شہری بابو کی علیشا کی طرف بڑھتی قربت کچھ کھٹک رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ریوڑ کی آواز پہ دونوں چونکے اور سر کو خم دے کر نیچے دیکھا جہاں گیٹ کے پار وہ کھڑی تھی۔

"بجو آگئی۔۔۔میں چلتی ہوں۔" علیشا کو ہمیشہ زخرفا لینے آتی تھی۔وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی۔ عرصم بھی ساتھ کھڑا ہوا

پھر دونوں دھپ دھپ سیڑھیاں اتر کر نیچے آگئے۔ایمن نے اچٹتی نظر عرصم پہ ڈالی پھر پاس آتی علیشا کو دیکھا۔

" یہ لو۔جاؤ۔۔۔میں آتی ہوں۔" ہاتھ میں ریوڑ کو ہانکنے کا ڈنڈا علیشا کو پکڑاتے ہوئے کہا۔اس نے ڈنڈا پیشہ ورانہ انداز میں اچک لیا۔جیسے ہمیشہ کرتی تھی۔وہ بہن کے پہلو سے نکل کر آگے بڑھ گئی جبکہ ایمن ہاتھ سینے پر باندھے عرصم کو کھوڑ نظروں سے گھور رہی تھی۔وہ اس کی نظر سے خائف سے ہوا۔

" اسلام علیکم !کیسی ہیں آپ ؟" پہلی رسمی ملاقات کی تمہید باندھی گئی۔ایمن نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ بس دیکھ رہی تھی۔

" ام۔۔علیشا۔۔۔علیشا بہت پیاری ہے۔۔۔اور ڈرائنگ میں اچھی بنالیتی ہے۔"

اس بار وہ دو قدم آگے آئی یوں کے دونوں کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ تھا۔ایمن نے سر اٹھا کر عرصم کی آنکھوں میں دیکھا،"ایک انسان ایک ہی پتھر سے دو بار ٹھوکر کھا کر نہیں گرتا۔اور اگر تمہیں لگتا ہے میں دوبارہ گروں گی۔۔۔تو افسوس۔۔ تمہیں بہت غلط لگتا ہے۔۔۔"پلکیں نہیں جھپک رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

کشمیری لڑکی کی آنکھوں میں سفاکیت تھی، ”میری پیاری بہن کی معصومیت سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں اور نا ہی اسے یتیم مسکین سمجھ کر اتنی مہربانیاں کرو۔۔۔ایک ٹیچر ہو۔تو پڑھاؤ۔۔تعلقات مت بڑھاؤ۔۔۔آئندہ مجھے اسے کوئی چیز دیتے نظر نا آؤ۔۔۔۔دور رہنا اس سے۔“

آنکھوں میں للکار تھی۔دھمکی آمیز لہجہ تھا۔سفاک الفاظ تھے۔عرصم کے اعصاب تن گئے مگر ایمن نے ایک اچٹتی نگاہ ڈالی اور تیز تیز قدموں سے وہاں سے چلی گئی۔

وہ پیچھے دیکھتا ہی رہ گیا۔

ایمن ظاہر ہے فیروز سے ٹھوک رکھا کر گر چکی تھی۔دوبارہ کسی مرد کی مہربانیاں وہ چاہ کر بھی یقین کی حد تک قبول نہیں کر سکتی تھی۔فیروز کی مہربانیوں اور جھوٹی محبت کے ڈھونگ نے اسے اور اسکی بہن کو کہاں لا کھڑا کیا تھا۔کچی عمر کے کچے خیالات اب سنجیدگی اور تفکر میں بدل رہے تھے۔

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ ایک شخص کی جھوٹی قربت میں گرفتار ہو کر کھائی ہوئی ٹھوکر،وہ دوبارہ کسی اور شخص پہ اعتبار کر کے کھالے؟جب ایک ہی ندی سے دوبار ایک ہی پانی نہیں گزرتا تو ایک انسان ایک ہی پتھر سے دوبار ٹھکرا کر گر کیسے سکتا ہے؟خود عرصم کافی دیر تک اس جملے پر غور کرتا رہا۔

ایمن تو علیشا سے دور رہنے کا کہہ دیا تھا مگر وہ چاہ کر بھی علیشا سے دور نہیں رہ سکتا تھا۔ایک علیشا کے ذریعے وہ ایمن کے پاس موجود فیروز کے خلاف ڈھیروں ثبوت اور گواہوں تک پہنچ سکتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

پرنسپل سے بات کر کے وہ اب اسکول ٹائم میں ایمن کا پیچھا کرتا۔اس کے ہاتھ میں کیمرہ ہوتا۔وہ ہر طرح سے اس کی تصاویر لیتا۔دو دن میں اس نے علیشا کی کافی تصاویر جمع کر لی تھیں۔اس رات وہ اپنے گھر میں لیپ ٹاپ کے آگے بیٹھا فون پہ یونٹ سے بات کر رہا تھا۔جس حد تک وہ علیشا اور ایمن کی قربت حاصل کر چکا تھا۔

اس کی ساری تفصیل یونٹ کو دینا ضروری تھا۔لیپ ٹاپ پہ ایمن اور علیشا کی چند ایک تصاویر کھلی ہوئی تھیں۔اسکرین کی نیلی روشنی اس کا چہرہ چمکا رہی تھی۔وہ ایک ہاتھ سے ٹھوڑی کے بال نوچتا، دوسرے سے فون کان سے لگائے ہوئے تھا۔

"جو تصویریں میں نے بھیجی ہیں وہ تم فیروز کے چھوٹے بھائی کو بھیج دو اور پھر اس پہ نظر رکھو۔ان کا اگلہ ارادہ مجھے بتاؤ۔"

اس نے ارسل کو رسان سے سب سمجھا دیا۔یہ وہ وقت تھا جب فیروز کے پاس علیشا اور زخرفا کی تصویریں پہنچی تھیں۔یعنی اس سے پچھلا دن۔ارسل نے کسی بھی طرح احمد تک تصاویر اور چند ایک معلومات پہنچائیں جس کا اثر اگلے دن ہوا۔خود اس نے بھی

کچھ لوگوں کی مدد سے زخرفا اور علیشا کا کشمیر میں تعاقب کروایا۔

وہ بنا کسی تصدیق کے فیروز کو اس اٹھتی قیامت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔جب اس کے اپنے ذرائع نے دونوں بہنوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کی سلامتی اور زندہ ہونے کی تصدیق کی تو اس نے اگلے دن ہی فیروز کو آگاہ کر دیا۔

اب فیروز خود کشمیر آرہا تھا۔۔۔ عرصم کا بچھایا جال کامیاب ہو رہا تھا اور فیروز خود بخود آئی ایس آئی کے اس نوجوان کے چنگل میں پھنس رہا تھا۔

زخرفا چونکہ تکالیف سہ چکی تھی۔اس کے لیے اپنے اردگرد ہوتی حرکات کی بو سونگھنا مشکل نہیں تھا۔ان چند دنوں میں اسے شدید قسم کے الہام اٹھ رہے تھے۔اپنے آس پاس ہوتی گڑبڑ کو وہ محسوس کر رہی تھی۔

عرصم...... فیروز...... عرصم...... فیروز......ان دونوں کے گرد اس کی کشتی ہچکولے کھا رہی تھی۔پوری رات گزر جاتی مگر اسے نیند نہیں آتی۔ہر وقت کسی کے پاس ہونے کا خدشہ لاحق ہو رہا ہوتا۔اب تو وہ علیشا کو بھی محدود کر رہی تھی کہ کسی بھی طرح عرصم سے دور رہے۔

جس دن فیروز کو تصویریں ملیں، ٹھیک اسی دن ارسل نے فون کیا اور عرصم کو بتادیا کہ فیروز کشمیر آ رہا ہے۔ جیسے سوچا تھا۔بالکل ویسا ہی ہوا۔اور یہ وقت تھا جب وہ چائے کی چسکیاں بھرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

اس کی آنکھ تب کھلی جب کسی اس کا سر کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔پہلے آنکھوں میں شدید اندھیرا ابھرا پھر کانوں میں کچھ عجیب سا سنائی دیا۔۔۔کچھ آوازیں۔۔۔ سسکیوں کی۔۔۔رونے

Posted on Kitab Nagri

کی۔۔۔کچھ ہچکیوں کی۔اس نے بے ساختہ آنکھوں کے پپوٹے اٹھائے۔پلکیں بھاری تھیں۔۔بوجھل تھیں۔چندھی آنکھوں سے اس نے اوپر دیکھا۔سر میں درد کی ٹیس پہ ٹیس اٹھی۔پچھلے حصے میں شاید جلن بھی ہو رہی تھی۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟وہ کہاں ہے؟ہ گھٹن۔۔۔حبس اور بدبو کس چیز کی ہے؟اسے آخری چیز جو یاد تھی،وہ فیروز کا دودھ دینا تھا۔اور دودھ پینے کے بعد۔۔اسے کیا ہوا؟کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ایک گرمی تھی۔۔۔پسینے کی بدبو تھی۔۔۔کچھ باقی چیزوں کی عجیب سے بدبو اٹھ رہی تھی۔اس نے ناک سکوڑ کر کہنیوں کے بل اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ ڈگمگائی۔دماغ پہ زور دیا۔۔پہلے تخیل کرنا چاہا کہ وہ ہے کہاں؟

گردن گھما کر آس پاس دیکھا،اندھیرا تھا۔کچھ نظر نہیں آیا۔کچھ محسوس کرنا چاہا۔۔۔تو محسوس ہوا۔۔۔جہاں وہ بیٹھی تھی وہ جگہ ہل رہی تھی۔۔۔جیسے چل رہی تھی۔۔۔کوئی گھسیٹ رہا تھا؟نہیں۔۔۔اس نے مزید دماغ پہ زور دیا۔باہر سے آوازیں آ رہی تھیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر آس پاس کی چیزوں کو چھونے کی کوشش کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پہلے اس کا ہاتھ کسی لوہے سے ٹکرایا۔۔جیسے لوہے کی کوئی شیٹ ہو۔۔۔پھر اس کا ہاتھ اپنے پیروں تک گیا۔اس کی ٹانگوں پر وزن تھا اور ٹانگیں بالکل سن ہو رہی تھیں۔شاید اٹھ کر گرنے کی وجہ بھی یہی تھی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر پیروں پر کچھ محسوس کیا۔کسی کا آدھا وجود اس کی ٹانگوں سے چمٹا تھا۔یعنی۔۔۔سر اور سینے ے نیچے اس کی ٹانگیں دبی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

ایک گھٹی گھٹی چیخ اسکے منہ سے نکلتے نکلتے رہ گئی۔پورا خلق تک سن ہو گیا۔اس نے ایک بھبھوکے سے اپنے ٹانگیں کھنچیں۔وجود نیچے گرا۔اس نے ٹانگیں کھینچ کر ہاتھ ان کے گرد لپیٹے۔خود وہ اس نے اسے پوری طرح لپیٹ میں لے لیا تھا۔

وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی وہ کن لوگوں کے درمیان ہے۔۔۔خود کی بدبو۔۔۔پسینے کی بدبو۔۔۔دوائیوں کے بدبو۔۔۔جانے کس کس چیز کی بدبو آ رہی تھی۔۔۔گھٹن الگ۔۔۔وحشت۔۔۔الگ۔۔۔اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔

کچھ دیر وہ اسی طرح سسکتی رہی۔اندھیرے میں جیسے خواب دیکھ رہی ہو۔وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر ہوش و حواس ساتھ نہیں دے رہے تھے۔مگر اگلے ہی لمحے اس کچھ انسانوں کی آوازیں سنائی دیں اور جو چیز چل رہی تھی۔اچانک رکی۔شور ذرا مدھم ہوا۔پھر اسے احساس ہوا کوئی کچھ کھول رہا تھا۔کوئی لوہے کا کنڈا؟۔۔شیٹ؟ ۔۔۔شاید دروازہ؟

اگلے ہی پل ایک روشنی اُمڈ آئی۔تیز روشنی۔۔۔اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔بے اختیار اس نے چہرہ ہاتھوں سے ڈھک لیا۔

"دوائیاں ہیں سر۔۔۔فارمیسی پہنچانی ہیں۔" کوئی بہت اکتاہٹ سے کہہ رہا تھا۔اس نے ہاتھ چہرہ سے ہٹایا،اب وہ دیکھ سکتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔سب سے پہلے اس کی نظریں اپنے اطراف پہ گئیں جہاں سامنے درجنوں کارٹنز رکھے ہوئے تھے اور روشنی انہی کارٹنز کے جھروکوں سے آ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اس کے ارد گرد لڑکیوں کا ہجوم سا لگا تھا۔کوئی آڑی، کوئی ترچھی، کوئی کسی کے اوپر۔۔۔کوئی کہاں کوئی کہاں۔۔۔ان کے جسموں پر خون لگا ہوا تھا۔زخرفا نے بے ساختہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔وہ کہاں تھی؟۔۔وہ اغواء ہو چکی تھی۔

کچھ لڑکیاں سامنے کی دیوار سے ٹیک لگائے ہلکی ہلکی سسکیوں سے رو رہی تھیں جیسے کسی نے آواز روک لی ہو۔اور روک ہی تو لی تھی۔ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔منہ کے گرد سخت پٹی بندھی تھی۔وہ رو رہی تھیں۔زخرفا نے پھٹی آنکھوں سے سارا منظر دیکھا۔اتنا تو وہ فلموں ڈراموں میں دیکھ چکی تھی۔

پل بھر میں وہ سمجھ گئی کہ فیروز دودھ پلا کر اسے بیچ چکا تھا۔دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔باہر سے انسانوں کی آوازیں ہنوز آرہی تھیں۔اگلہ خیال جو اس کے دل میں ابھرا تھا وہ علیشا کا تھا۔۔۔اگر وہ یہاں تھی تو علیشا کہاں تھی؟

اس نے بے اختیار آس پاس دیکھنا شروع کیا۔دماغ پہ زور ڈالا۔آخری بار وہ کس رنگ کے کپڑوں میں تھی؟ اسے یاد آیا،وہ ہلکے گلابی رنگ کے نائٹ سوٹ میں تھی۔۔۔ہاں وہ اسی سوٹ میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بال کھلے ہوئے تھے۔وہ جیسے علیشا کا نقشہ بنا رہی تھی۔اتنی ساری لڑکیوں میں علیشا کو ڈھونڈنا چاہتی تھی۔اس نے تیزی سے آگے پیچھے دیکھا۔اب ٹرک کا پچھلا دروازہ آہستہ آہستہ بند ہو رہا تھا۔اس نے آس پاس نگاہیں دوڑائیں پھر یکدم اس کی نظر علیشا کی آستین پہ گئی۔اس کا ہاتھ ایک لڑکی کے نیچے دبا ہوا تھا۔وہ سرعت سے آگے آئی۔۔۔گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے اور علیشا کا بازو تھاما۔

Posted on Kitab Nagri

اسے احساس ہوا۔۔۔دو لڑکیاں اس کے اوپر تھیں۔اس نے آہستہ سے دونوں لڑکیوں کو ہٹایا۔علیشا کا چہرہ سامنے ہوا۔وہ خون آلود تھا۔اور پورا جسم پسینے میں نہایا ہوا تھا۔اس نے علیشا کا سر تھام کر گود میں رکھا۔

ٹرک کا دروازہ بند ہوا۔پورے میں وہی اندھیرا پھر سے چھا گیا۔اس نے ہاتھوں کے لمس کی مدد سے علیشا کا چہرہ اپنی آستین سے صاف کیا۔پھر اس کے گال تھپتھپائے۔۔۔اسے پکارا۔۔۔مگر وہ نہیں اٹھی۔۔۔

زخرفا کو نیند کی گولی دی گئی تھی اس لیے اسے چند گھنٹوں بعد ہوش آ گیا تھا لیکن علیشا کو بے ہوشی کا ٹیکا لگا تھا۔اس کا ہوش میں آنا کافی مشکل تھا۔ٹرک کے ٹائر چرچرائے۔۔۔اور پل بھر میں وہ چل پڑا۔

اس نے آدھے گھنٹے تک مسلسل روتے ہوئے علیشا کو جگانے کی کوشش کی۔مگر وہ نہیں اٹھی۔پھر اس نے کارٹن سے پشت ٹیک دی۔علیشا اس کا سر اس کی بائیں ٹانگ کی ران پہ پڑا تھا۔ٹانگیں لمبی کیے،وہ سوچ رہی تھی۔۔۔آخر وہ کیسے بے وقوف بنی؟

باپ بیٹے کی مشترکہ چالوں کی وجہ سے وہ پھنسی۔۔۔فیروز کا مصنوعی پیار ملی بھگت کا حصہ تھا۔وہ خود بھی اس ملی بھگت کا شدید مہرہ بنی۔اس کی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے۔چہرہ تر ہو چکا تھا۔وہ رو رہی تھی۔مسلسل رو رہی تھی۔

کیسے کیسے حالات بدلے اور کیسے کیسے موڑ آئے۔۔۔زندگی نے کیا داؤ پیچ کھیلے۔۔۔کہاں کہاں در ندگی کی کیلیں ٹھونکیں۔۔۔ہر چیز اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہی تھی۔وہ ساکت تو نہیں تھی مگر احساس

Posted on Kitab Nagri

ساکن ہو چکے تھے۔ آگے کیا ہونے والا تھا؟ اسے محسوس ہو رہا ہے۔ حقیقت بہت بھیانک چیز ہے۔ سامنا ہو تو انسان کہیں کا نہیں رہتا، اور اگر سامنا نا ہو تب بھی انسان کہیں کا نہیں رہتا۔

اگلے تین گھنٹے مسلسل رونے میں گزر گئے۔ اسے خیال ہی نہیں آیا کہ جو لڑکیاں رو رہی تھیں۔ ان کے ہاتھ ہی کھول دے۔ ناقے پر پولیس نے ٹرک روکا بھی تھا مگر خلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا کسی نے کانٹے اگلوا دیے ہوں۔ ہر چیز، ہر حس مفلوج ہو چکی تھی۔

تین گھنٹے بعد ان کا ٹرک رکا اور پچھلا دروازہ مستعدی سے کھلا۔ کچھ لوگ دھپ دھپ ٹرک میں چڑھے اور کارٹن نیچے اُتارنے لگے۔ کچھ لڑکیوں کو ہوش آ چکا تھا جبکہ کچھ لڑکیاں ابھی بھی بے ہوش تھیں۔ ان میں اکثر کی عمریں آٹھ تا بیس سال تھیں۔ زخرفا بغیر کسی مزحمت کے بس دیکھے گئی۔ ان لڑکوں نے بے ہوش لڑکیاں کو اٹھایا اور جلدی جلدی نیچے اتارنے لگے۔

جو ہوش میں تھیں ان کو ریوڑ ہانکنے کے انداز میں نیچے گھسیٹ کر لایا گیا۔ کچھ لڑکے اس کی طرف بڑھے۔ ان میں سے ایک نے علیشا کو گود میں اٹھایا اور دوسرے نے اسے بالوں سے جکڑ کر جھٹکے دیتے ہوئے نیچے لا پٹخا۔ وہ منہ کے بل گرتی، سنبھلتی، دھکے کھاتی، اپنے بالوں کو اس وحشی درندے کے ہاتھوں میں ٹوٹتا دیکھتی، لڑکھڑاتی، ڈگمگاتی ہوئی ایک فیکٹری میں داخل ہوئی جو نہایت بوسیدہ اور مسمار تھی۔

جگہ جگہ اکڑی سیمنٹ اور اینٹوں سے بامشکل اپنی بنیادوں پر کھڑی فیکٹری سے نہایت غلیظ بدبو آ رہی تھی۔ شاید وہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دوائیوں کی بدبو تھی جس کو سونگھنے وقت ناک سکوڑنی پڑ رہی تھی۔لڑکے جن کی اپنی عمریں یہی کوئی بیس پچیس سال ہو گی، ساری لڑکیوں کو ایک کمرے میں لے آئے اور انہیں اسی طرح فرش پہ پٹخ دیا۔

زخرفا کی آنکھیں تب کھلیں جب اس نے اس ہال نما کمرے کا جائزہ لیا۔وہ لڑکیوں سے کچا کچ بھرا ہوا تھا۔ حبس۔۔۔گرمی میں پسینے سے شرابور لڑکیاں گھٹی گھٹی چیخوں سے رو رہی تھیں۔ان کی آوازیں گلے میں معدوم ہو کر ابھرتیں۔۔۔۔زخرفا اور علیشا کو بھی عین اسی جگہ لا پھینکا گیا تھا۔وہ خود علیشا کے پاس بیٹھ گئی۔

اس کی ٹانگیں سمیٹیں، سر گود میں رکھا۔ایسے جیسے وہاں کی ساری لڑکیاں معتذب اور غلیظ ہوں اور جیسے ان کے چھونے سے علیشا کو کچھ ہو جائے گا۔

بال کھنچے جانے سے اس کا اپنا نقشہ بھی بگڑ چکا تھا۔کہاں وہ کل ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی اور کہاں آج نسیم سحر اور ملگجی روشنی میں وہ بیچی گئی لڑکیوں کے درمیان بیٹھی تھی۔

زندگی نے پل بھر میں اپنا رخ بدلا تھا۔جیسے بغیر کسی کی پروا کیے وہ اپنے دم میں آگے بڑھ رہی تھی۔خراب انجن والی ریل گاڑی کی طرح، خود کو گھسیٹ رہی تی۔ٹوٹی پھوٹی اس فیکٹری کی عمارت کے جالے دار۔۔۔حبس اور گھٹن والے ہال میں زندگی نے چند مہروں میں پانسا پلٹا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو ہال کے ٹوٹے شیشوں سے اندر آ رہی تھی، صبح کا پیغام دے رہی تھی۔ یہ باورا کروا رہی تھی کہ صبح آنے والی ہے۔ صبح بھیانک تھی یا سود مند، اس کا فیصلہ فی الحال وہ سوجھی ہوئی آنکھیں نہیں کر پا رہی تھیں۔

باہر ملگجا اندھیر تھا۔ نیلی نیلی روشنی پھیل چکی تھی۔ اگر اس وقت وہ اپنے گھر ہوتی تو شاید فجر کی نماز کی تیاری کرتی۔ آذانیں سنتی مگر یہاں دور دور تک آذانوں کی کوئی گن گرج نہیں تھی۔ اگر کوئی آواز تھی تو لڑکیوں کے سسکنے اور رونے کی آوازیں تھیں۔ جو اپنے زخم کرید رہی تھیں۔ اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں کو یاد کر رہی تھیں۔

مگر اس نے کسی کو یاد نہیں کیا۔ یاد کرنے والا تھا بھی کون؟ ماں باپ پہلے ہی نہیں تھے۔ ایک بہن تھی وہ بھی اس ظلم اور بربریت کی بھینت چڑھ چکی تھی۔ باقی افسوس اور یاداشت کو مضمحل کرنے والی کونسی یادیں تھیں جو اس وقت آنی چاہیے تھیں؟ فیروز کی؟ وہ جس نے اسے بیچ دیا تھا؟ یقیناً ہر گز نہیں۔

لڑکوں کی ٹولیاں در ٹولیاں ہال میں گھوم رہی تھیں۔ ہر رونے والی لڑکی کی ٹھکائی کرتیں۔ جو ذرا برابر اللہ یا ماں باپ۔ بہن کا واسطہ دیتی، اسے وہیں پہ مار دیتے۔ ایک پل کے لیے زخرفا کا دل چاہا کہ وہ بھی ان لڑکوں کو ماں باپ کے واسطے دے ڈالے۔۔۔ پھر وہ یکبارگی اس کی بھی جان لے لیں گے۔ اور یہ تکلیف اس تکلیف سے بہت کم ہو گی جو آنے والی تھی۔ جس میں ان کو دھکیلا جانے والا تھا۔ ولایتی کوٹھیوں کی مشہور طوائفیں؟ یا پھر غیر قانونی دھندوں میں ملوث مافیا کے زیر کام کرتی مظلوم لڑکیاں جو اپنے پیٹ کاٹ کر غیر قانونی سامان اسمگل کرتی ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اتنی ساری تذلیل برداشت کرکے ،باقی وہ کسی بھی حال میں فیروز کے ہاتھوں کا کھلونا نہیں بننا چاہتی تھی لیکن اگر بات صرف اس کی ہوتی۔یہاں نو سالہ علیشا بھی تھی۔ناداں۔۔۔۔معصوم۔۔جو سو رہی تھی۔وہ ننھی جان کیا جانتی تھی کہ اس وقت وہ کہاں سو رہی ہے؟ اپنے گھر۔۔اپنے بستر پر؟ یا کسی بدنما فیکٹری کے مسمار ہال میں بہن کی ران کو سرہانہ بنا کر؟

وہ تو پر سکون تھی مگر زخرفا کے اندر کا سکون کہیں ختم ہو چکا تھا۔اس پورے دن لڑکیاں لائی جاتی رہیں۔کچھ کے ہاتھ بندھے تھے۔کچھ کی آنکھیں۔کوئی چیخ کر احتجاج کر رہی تھی تو کوئی رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔لیکن وہ اپنے باس کے زیر کام کرتے بھیڑیے صفت سفاک لڑکوں کو رحم کیوں کر آتا؟

وہ مزید تشدد پر اتر آتے۔۔۔اتنا مارتے اتنا مارتے کہ لڑکیوں کی نازک جلد تک ادھڑ جاتی۔ان کے ہاتھ میں ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ بیلٹ اور کوڑے بھی تھے جن کی شدت اس قدر تھی کہ پڑتے ہی اسکن داغ داغ ہو جاتی۔جلن سے وہ حشر ہوتا کہ اللہ کی پناہ۔سوزش اور تکلیف ہمیشہ کے لیے امر ہو جاتی۔

زخرفا جانتی تھی کہ وہ لڑکے نہیں جانتے کہ جس باس کے لیے وہ کام کر رہے ہیں۔۔خود زخرفا اور علیشا ان کی کیا لگتی ہے؟ مگر یہ بات کہنے کے لیے ہمت چاہیے تھی۔۔اور وہ جفا جو لڑکے کیوں کر یقین کرتے؟

دوپہر کو علیشا کی آنکھ کھلی تھی اور جس بات کا ڈر خود زخرفا کو ستا رہا تھا۔اس کا عملی مظاہرہ ہو چکا تھا۔نو سالہ علیشا اٹھ چکی تھی۔اور اٹھ کر ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے اس نے ارد گرد کو دیکھ کر چیخ ماری اور بہن کے سینے میں سر دے دیا۔آنکھیں میچے ،روتی ہوئی علیشا بہت بری طرح ڈری تھی۔زخرفا اسے کیسے

Posted on Kitab Nagri

تسلی دیتی؟؟کیا کہتی ہم ٹھیک ہیں؟ہم کچھ دیر میں گھر ہونگے؟یہ ایک خواب ہے؟سب ٹھیک ہو جائے گا؟تم فکر مت کرو؟

کتنے عجیب جواب تھے۔تسلی کے چند فقرے جو ہم عام روایتی موقعوں پر بولتے ہیں۔کچھ موقعوں پر اپنی ساری لذتیں کھو دیتے ہیں۔انسان پچھتاتا ہے کہ آیا،میں یہ بات کروں یا نا کروں؟یا یہ کہنا مناسب ہو گا یا نہیں ہو گا؟اس سے واقعی دوسرے کو سکون ملے گا یا نہیں ملے گا؟

ننھی علیشا روتی رہی۔۔۔بلکتی رہی۔۔۔مگر سوال کرنے کی سکت کھو چکی تھی۔اگر سوال کر بھی لیتی تو گم سوم او ساکن سی بیٹھی زخرفا کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔وہ اپنے اعمال کو سوچ سوچ کر رو رہی تھی۔اگر وہ فیروز کی باتوں میں نا آتی تو کیا آج وہ علیشا اس وقت۔۔۔اس حال میں ہوتے؟

یقیناً نہیں۔

------*---*

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کمانڈر عرصم جان چکا تھا بلکہ اس بار اسے مکمل یقین ہو چکا تھا کی ایمن ڈرتی ہے۔۔اور نا صرف ڈرتی ہے بلکہ بہت زیادہ ہیبت کا شکار ہو جاتی ہے۔اس لیے ضروری تھا کہ پہلے اسے اعتماد میں لیا جائے۔اسے احساس دلایا جائے کہ عرصم سے اُسے کوئی خطرہ نہیں۔عرصم کو اپنے سارے لائحہ عمل معلوم تھے۔اس نے دو دن بعد ہی علیشا اور ایمن کو ایک جگہ جا لیا۔اس وقت وہ دریا کے کنارے بیٹھی علیشا کو پڑھا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ندی کا پانی سفید تھا جو ندی میں موجود پتھروں سے پٹخ پٹخ کر جھاگ اکھٹی کر رہا تھا۔ وہ بڑی سی چٹانوں پر بیٹھی تھیں۔ علیشا کاپی میں سر دیے کچھ لکھ رہی تھی جبکہ ایمن اسے سمجھا رہی تھی۔ کشمیری خواتین کی طرح نارنجی اسکرٹ پہنے، کندھوں کے گرد شال لپیٹے، بالوں کو جوڑے میں باندھے وہ ہلکی ہلکی مسکرا رہی تھی۔

بالوں میں سے چند لٹیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ اطراف میں خاموشی تھی، سوائے پانی اور پرندوں کی آواز کی وہاں پڑھائی میں خلل ڈالنے والی اور کوئی آواز نہیں تھی۔ ہلکی ہلکی ہوا سر سراتی تو ایمن کی آوارہ زلفیں دائیں بائیں احتجاج کرتیں۔ وہ ان دونوں سے دور کھڑا تھا۔ زخرفا کی معصومیت پر اس کی نگاہیں فکس تھیں۔ کیا بچپنا تھا۔ کتنی نازک، کتنی پنکھڑی جیسی تھی وہ لڑکی جو فیروز کی وحشت کی بھینت چڑھی تھی۔

وہ کچھ دیر وہاں کھڑا رہا پھر قدم قدم چل کر ان دونوں تک آیا۔

" اسلام علیکم!" ذرا جھک کر نرمی سے سلام کیا۔ وہ دونوں چونکی۔ زخرفا کے ماتھے پر شکن نمودار ہوئے جبکہ علیشا خوشگوار حیرت سے مسکرا دی۔

"ارے سر آپ؟۔۔۔یہاں؟" وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔

" جی بالکل۔۔۔کیا میں بیٹھ سکتا ہوں؟" اس نے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا۔ زخرفا نے کندھے تنک کر اچکائے اور چہرہ موڑ لیا جبکہ علیشا نے خوشی خوشی اجازت دے دی۔ وہ وہیں دونوں بہنوں کے مقابل بیٹھ گیا۔ پیر نیچے پتھر پر رکھے جہاں پانی بہہ رہا تھا۔

"کیسی ہیں آپ دونوں؟"

Posted on Kitab Nagri

" بالکل ٹھیک۔۔۔ آپ کیسے ہیں؟"علیشانے چہک کر پوچھا۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔آنکھیں چھوٹی ہو گئیں۔

" ٹھیک ہوں لیکن لگتا ہے آپ کی بہن کو میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا۔" وہ خفیف سا بولا تو زخرفا نے چونکتے ہوئے گردن

گھمائی۔آنکھوں میں تپش اتری۔اس نے شانے جھٹکے۔

" نہیں تو۔بجو مجھے پڑھا رہی تھی۔" علیشانے دانتوں تلے زبان دی۔

"یعنی آپ کی بجو لکھنا پڑھنا جانتی ہیں؟"

"نہیں مگر مجھ چھوٹی کلاس کو پڑھانا جانتی ہیں۔" بات کو سنبھال لیا۔وہ سر جھٹک کر ہلکا سا مسکرایا۔بچی سمجھدار تھی۔

"ویل اگر ایسی بات ہے تو آپ کی بجو کو خود بھی پڑھنا چاہیے۔" عرصم کی چھوٹی آنکھوں میں چمک عود آئی،"میرا مطلب میں یہ کچھ کتابیں لایا تھا۔اگر آپ اسے پڑھیں گی تو مجھے اچھا لگے گا۔"

اس نے زخرفا کی طرف دیکھا۔

"میں آپ کے اچھے لگنے کے لیے کتابیں کیوں پڑھوں؟" اس نے بھنویں اچکائیں۔عرصم نے ہاتھ میں پکڑی کتابوں پر گرفت مضبوط کی۔وہ زخرفا کی من پسند کتابیں خرید کر لایا تھا۔اس کا اعتماد جیتنے کے لیے یہ ضروری تھا۔

Posted on Kitab Nagri

" اس لیے کہ کتابیں پڑھ کر آپ کو اچھا لگے گا۔"

"مجھے کیا اچھا لگتا ہے کیا نہیں؟ ان چیزوں کی فہرست بنانا آپ چھوڑ دیں اور اپنے کام سے کام رکھیں۔" وہ دوٹوک الفاظ میں بولی۔ عرصم نے ہیبت سے دیکھا۔ کہاں وہ کتابوں کی رانی جو ہر کتا کو چوم چوم کر رکھتی تھی۔ جس کے پاس ہر وقت کوئی نا کوئی کتاب رہتی، جو کتابوں کو خوراک کے طور پر استعمال کرتی تھی آج اپنی پسندیدہ مصنفین کی کتابوں کو دیکھ کر منہ موڑ رہی تھی۔ اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی جیسے دریا کے چلتے پانی کو کسی نے روک دیا ہو۔ جیسے سنسنی سی چاروں کھونٹ پھیل گئی ہو۔

اس نے کتابیں ایک طرف چٹان پر رکھیں، "کتابیں انسانوں کی دوست ہوتی ہیں۔ جو غم اور جو شکایتیں انسان دوسروں سے نہیں کر سکتا، وہ کتابوں سے کرتا ہے۔ یہ بہترین استاد ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین ساتھی ہوتی ہیں۔۔۔۔ خیر میں چلتا ہوں۔ آپ کو اچھا لگے تو رکھ لیجیے گا، نہیں تو کسی اور کو دے دیں۔"

اس نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا چاہا۔

" سر آپ ہمارے گھر نہیں آئیں گے کیا؟" چھوٹی علیشا اپنی مہمان نوازی نہیں بھولی۔

" مجھے آپ کا گھر نہیں معلوم۔" اس نے شانے اچکائے اور کھڑا ہوا۔

" اس میں کونسی بڑی بات ہے؟ وہ سامنے ہے ہمارا گھر۔۔" اپنی پنسل سے دریا کی دوسری طرف تھوڑا اوپر سیڑھیوں کے اختتام پر لکڑی کے چھوٹے سے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ عرصم نے تعاقب میں دیکھا۔ وہ ایک عام سی جگہ پر تھا۔ اس کے سامنے سے سڑک گزرتی تھی اور یہ شاید گھر کی پچھلی طرف تھی

Posted on Kitab Nagri

جہاں دریا بہہ رہا تھا۔دوسری طرف ایک باریک راستہ اوپر جا رہا تھا جہاں آگے جا کر چھوٹی سی روش کے بعد لکڑی کی سیڑھیاں تھیں۔۔۔سیڑھیوں کے اختتام پر چھوٹا سا برآمدہ تھا جہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔وہ گھر کا پچھلا دروازہ تھا۔

عرصم نے گہری سانس لی اور کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے،"ابھی تو نہیں۔کچھ ضروری کام ہے۔البتہ کچھ دِنوں تک آؤں گا۔"

اس کی بات پہ زخرفا نے گھور کر دیکھا۔مگر کمانڈر کو کہاں اثر ہونا تھا۔وہ مسکایا اور پھر الوداعیہ کلمات کہ کر وہاں سے چلا گیا۔زخرفا نے دوسری گھوری سے علیشا کو نوازا تھا۔وہ بچی تھی، خفیف سی مسکرا دی۔

اس نے گردن کو خم دے کر ان کتابوں کو دیکھا جن کی ٹھوس ورق، بھینی بھینی خوشبو،وجیہہ کور اسے رہ رہ کر اپنی طرف بلا رہے تھے۔سرسبز وادیوں کے درمیان سفید چمچماتے پانی کی سرمئی چٹانوں پر رکھی ان کتابوں سے خوبصورت کوئی چیز نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے ایک نظر آس پاس دیکھا جیسے دیکھ رہی ہو کہ عرصم ہے یا نہیں؟لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا تو ذرا جھجھک کر کتابیں اٹھائیں۔علیشا نے کن اکھیوں سے دیکھا اور خود سے ہنس دی۔

اس نے کتابوں کے خوبصورت کور پر ہاتھ پھیرا۔جسے یہاں سے دور درختوں کی اوٹ میں جھاڑیوں کے پیچھے موجود عرصم نے مسکرا کر دیکھا تھا۔وہ جانتا تھا کہ زخرفا کتابیں پڑھنا نہیں چھوڑ سکتی۔

اعتماد کی پہلی سیڑھی عبور ہو چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اعتماد سے ہاری لڑکی تھی۔اسے پھر سے بھروسے کی دہلیز پہ لا کھڑا کرنا مشکل ہی نہیں، بے حد مشکل تھا۔عرصم کو بخوبی علم ہو چکا تھا کہ زخرفا اب آہستہ ہی سہی، اس پہ یقین کر سکتی ہے۔اسے اعتماد میں لے سکتی ہے۔اور پھر اس شام کو اس کے گھر ارسل آیا تھا۔فیروز کشمیر پہنچ چکا تھا۔اس بات کو جلد از جلد عرصم کو بتانا ضروری تھا۔

"تم نے لڑکیوں سے ابھی تک کوئی معلومات نہیں لیں؟ یہ کیسے کر سکتے ہو تم؟ تم جانتے ہو فیروز یہاں پہنچ چکا ہے۔وہ ہر حال میں لڑکیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔۔۔ایک منٹ۔۔۔شاید تم بھول رہے وہ۔۔۔سب سے پہلے معلومات لے گا۔وہ معلومات جنہیں لینے ہم لوگ یہاں آئے ہیں۔پچھلے ایک ہفتے سے تم کر کیا رہے ہو؟"

وہ دونوں کچن میں تھے۔عرصم فرائینگ پین میں کچھ سبزیاں فرائی کر رہا تھا۔سیاہ شرٹ، آستین کہنیوں تک موڑے، ایپرن پہنے وہ پھرتی سے سبزیوں کو فرائی پین سے اچھالتا۔جبکہ ارسل پیچھے کاؤنٹر سے ٹیک لگائے شدید الجھن اور کوفت کا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شکار لگ رہا تھا۔

"ریلیکس۔۔میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔" وہ پلٹے بغیر بولا۔

"مجھے پتہ ہے۔لیکن کب کرو گے؟ جب فیروز سب کچھ ختم کر کے چلا جائے گا؟ اس دو مہینے بعد الیکشن ہیں۔تم جانتے ہو۔۔وہ خود ہی کیوں آیا ہے یہاں؟"

Posted on Kitab Nagri

" جانتا ہوں۔" فرائی پین سے سبزیاں پلیٹ میں ڈالیں، "وہ اور اس کا باپ عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے جھوٹے داعوں اور مصنوعی لالچ کا ڈرامے رچائیں گے۔ ہم یہ کریں گے، وہ کریں گے، ہمیں ہی ووٹ دو وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے وہ نہیں چاہتا کہ رنگ میں کوئی بھنگ ڈھلے۔"

اس نے ایک چھانی نکالی اور دوسرے چولہے پر ابلتی میکرونی کے پین کو تھام کر سنک کی طرف آیا، " لیکن ایسا ممکن نہیں۔ آئی ایس آئی، ایم آئی اور خفیہ ادروں بمانیب نے چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔ اسے لگتا ہے وہ اپنے ہاتھوں سے زخرفا اور علیشا کو ختم کر دے گا اور معلومات لے لے گا۔ یہ کیس بند ہو جائے گا اور سب ختم۔۔۔"

پین سے میکرونی چھانی میں انڈیلی، میکرونی چھانی پہ رہ گئی اور پانی چھانی سے گزر گیا۔ اس نے پین ایک طرف رکھا اور چھانی لے کر پلٹا، " میں وہ معلومات کل لے لوں گا۔ تب تک تم فیروز اور اس کے چمچوں پر نظر رکھو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قدم قدم چل کر اس تک آیا۔ چھانی ایک طرف رکھی پھر دوسرے کاؤنٹر سے بھونی سبزیاں اٹھا کر لایا۔

" وہ معلومات ہمارے معلومات کے مطابق ان کے گھر میں ہیں۔ تم کیا ان کے گھر جاؤ گے؟"

" دعوت دی ہے چھوٹی والی نے۔ جانا تو پڑے گا۔" اس نے میکرونی اور سبزیاں مکس کیں۔

" لیکن تم ڈھونڈو گے کیسے کہ معلومات رکھی کہاں ہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

عرصم نے چمچ اٹھا کر میکرونی سے بھرا،" گھر بہت چھوٹا ہے ان کا اور زیادہ سامان بھی نہیں۔ یہی کسی صندوق میں، کسی پیٹی میں ہو نگی۔" اس نے چمچ منہ میں رکھا۔باقی ذائقہ تو ٹھیک تھا، لیکن نمک کم تھا ،"نمک کم ہے۔وہ ڈالنا پڑے گا۔"

وہ چونک کر پچھلے کاؤنٹر تک آیا اور اوپر بنے کیبنٹس سے نمک کا ڈبا نکالا۔نمک کے ڈبے کے گرد لگے لیبل پر فوجی چھاؤنی بنی تھی۔یہ کوئی شوخ قسم کا ڈبا تھا۔وہ واپس آیا اور نمک میکرونی پہ چھڑک دیا کہ دفعتاً اسے کچھ شبہ ہوا۔کچھ کھٹکا،اس نے نمک کا ڈبا واپس اٹھایا اور لیبل کو غور
سے دیکھا۔۔۔فوجی۔۔۔۔چھاؤنی۔۔۔مدد۔۔۔۔میشن۔۔۔سب کچھ ذہن میں ابھر سا گیا۔

وہ چونکا پھر تقریباً بھاگتے ہوئے کچن سے نکل گیا،"عرصم۔۔۔عرصم۔۔۔کیا ہو گیا؟"
پیچھے میکرونی کا چمچ منہ میں رکھتا ارسل بول اٹھا مگر وہ جا چکا تھا۔

اپنے کمرے میں آیا جہاں مشن کی مکمل چیزیں تھیں جیسے ایک لیب میں ہوتی ہیں۔ایک طرف دیوار پہ بے شمار تصویریں ٹنگی تھیں۔ساتھ کچھ نقشے کھنچے ہوئے تھے۔کچھ اخبار کے ٹکڑے لگے تھے۔جبکہ دوسری طرف میز کرسی رکھی تھی۔میز پہ لپ ٹاپ کی اسکرین روشن تھی،ساتھ رکھا کافی کا مگ خالی تھا۔ایک طرف علیشا اور زخرفا کی تصویریں پڑی تھیں۔

وہ پھرتی سے آگے آیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔کمپیوٹر کے ساتھ جڑے ائیر فونز کو اٹھایا اور کان سے جوڑ دیا۔پھر جلدی جلدی لپ ٹاپ کے کی پیڈ کے بٹن دبانے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

" کیا ہو گیا ہے بھائی؟ کوئی قارون کا خزانہ مل گیا کیا؟" ارسل نے اس کی کرسی کی پشت تھامی اور جھک کر پوچھا۔ عرصم کی نظریں اسکرین کو دیکھ رہی تھیں۔ اسکرین کی روشنی اس کا چہرہ روشن کر رہی تھی۔ ارسل نے کچھ دیر دیکھا پھر یکدم اس کا ماتھا ٹھنکا۔ کیونکہ عرصم کوئی ای میل لکھ رہا تھا اور جس کو لکھ رہا تھ ،اس کا ایڈریس دیکھ کر وہ چونکا اور اگلے ہی لمحے جو اس نے پڑھا، وہ خفیف سے پیچھے ہوا۔

" اوہ بھائی۔۔۔ کیا کر رہے ہو تم؟ یہ کس کو میل کر رہے ہو؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

" جرنل صاحب کو کر رہا ہوں۔"

" جرنل صاحب کو؟ کیوں؟"

"کچھ مدد چاہیے مجھے۔۔ فوج کی۔"

"لیکن کس لیے؟"

" ایک منٹ۔۔۔" اس نے جلدی جلدی میل ٹائپ کی اور فوراً سینڈ کے بٹن کو دبایا، پھر اس نے گردن کو خم دیا اور کرسی گھمائی، "ہاں بولو کیا پوچھ رہے تھے؟" اس نے ائیر فون کان سے اتارے۔ ارسل جھینپ گیا۔

"میں نے پوچھا، جرنل کو میل کس لیے کی؟ اور یہ سب کیا لکھا؟"

" یہی کہ مجھے کچھ فورس چاہیے۔"

Posted on Kitab Nagri

"مگر کس لیے؟ دونوں بہنوں کے گھر پہ اسٹرائیک کرنا ہے کیا؟"

" اونہہ۔۔۔سنا ہے فیروز کو معلوم ہو گیا ہے کہ زخرفا اور علیشا کہاں رہتی ہیں۔"

" وہ اسے ہم نے ہی بتایا تھا احمد کے ذریعے۔۔۔" ارسل نے تنگ آکر بیزاری سے یاد دلایا۔ وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

"اچھا؟۔۔۔ پتہ نہیں۔" ائیر فون گردن کے گرد سے ہٹائے اور ایک طرف رکھ دیے اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ارسل نے فوراً بازو سے تھام کر روکا۔

" سچ سچ بتاؤ کیا کرنے والے ہو تم؟" وہ عرصم کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

" دیکھو ہم فیروز کی سچائی سامنے لانے کے بعد اسے اکیلے گرفتار نہیں کر سکتے۔ اس کے بہت سارے آدمی اسی علاقے میں پھر رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے، کونسا آدمی اس کا ہے۔ کونسا نہیں۔ اس لیے ہمیں محتاط رہنا ہو گا۔ میں جانتا ہوں، وہ پہلے زخرفا کو تنگ کرے گا۔ اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرے گا لیکن اس کا آخری خربہ انہیں مارنے کا ہو گا۔ زخرفا ڈر جائے گی۔ وہ یہاں سے جانے کی کوشش کرے گی لیکن فیروز کے ڈر کی وجہ سے جا نہیں پائے گی۔ ایسے میں میرا اس کی مدد کے لیے حاضر ہونا سب سے ضروری ہے۔"

اس نے رسان سے اپنا لائحہ عمل بتایا۔

"لیکن آرمی کو کیوں منگوا رہے ہو؟"

" حفاظت کے لیے۔ میں چاہتا ہوں، فیروز کو آرمی گرفتار کر کے لے جائے۔"

Posted on Kitab Nagri

"لیکن کیوں؟ یہ مشن خفیہ ہے۔ اور گرفتار پولیس کرتی ہے۔ میرے بھائی دماغ ٹھیک ہے؟" ارسل کے ماتھے پر شکن واضع تھے۔ عرصم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک فاتحانہ مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی۔ وہ گھور کر پیچھے ہوا۔

" میں عرصم صالح ہوں اور وہ فیروز بخت۔۔۔ لیکن یہ "صالح"۔۔۔ اس کا "بخت" بدل کر رہے گا۔" یہ کہہ کر اس نے لیپ ٹاپ کی اسکرین نیچے کی۔ کمرے میں روشنی منقطع ہو گئی۔

ارسل نے نا سمجھی سے دیکھا۔ آخر وہ کرنا کیا چاہ رہا تھا؟؟؟

۔۔۔۔۔۔*

ان سب کو پورا دن ٹولیوں کی شکل میں ترتیب دیتے رہے۔ فیروز کے سفاک غنڈوں نے اس کے آرڈر کے مطابق دو سو لڑکیوں کی دس ٹولیاں بنائیں اور ان دس ٹولیوں میں بیس بیس لڑکیوں کو رکھا۔ وہ لڑکیاں مکمل طور پر واہگہ بارڈر کے

ذریعے بھارت پہنچانا چاہتا تھا لیکن سب کو اکھٹے پہنچانا بے وقوفی تھی اور ایسا ممکن بھی نہیں تھا۔

اس نے لڑکیوں کی ٹولیوں میں چھوٹی سی چھوٹی عمر کی نابلد لڑکی شامل کی اور بڑی سے بڑی پختہ ذہن وابہام کی لڑکی کو بھی رکھا۔ ہر طرح سے اس نے ٹولی کو توازن دیا۔

ہر ٹولی کے ساتھ پانچ پانچ غنڈوں کو نافذ کیا جن میں سے ایک ٹولی کا انچارج تھا اور باقی چار ان کی حفاظت پر معمور تھے۔ یہ سارے غنڈے واہگہ بارڈر کے اطراف کی لائن آف کنٹرول کی ہر طرح کی

Posted on Kitab Nagri

معلومات رکھتے تھے۔وہ پہلے بھی کئی لڑکیوں کو تنگ ترین باڑ کے پار لے کر جا چکے تھے۔ان کو ہر چیز کی بہترین سمجھ تھی۔

فیروز نے دس ٹولیوں کو دس رات مہیا کیں، ہر رات ایک ایک ٹولی نے بارڈر پار کرنا تھا۔اس کے بھارتی اسمگلر ساتھی بارڈر کے پار موجود تھے۔ان کا بارڈر کے پار پہلا قیام بھارتی گاؤں اتاری (Attari) کے ایک ضخیم اور خفیہ گودام میں تھا جہاں سے ان کو امرت سر اور پھر بھارت کے مختلف مقامات پر تبدیل ہونا تھا۔

ان دس ٹولیوں کے اپنے اپنے نمبر اور اپنی اپنی راتیں تھیں۔زخرفا اور علیشہ دونوں کو ایک ہی ٹولی ملی تھی یہ بھی ایک احسان تھا کہ دونوں بہنوں کو احمد نے الگ نہیں کیا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

احمد فیروز کا چھوٹا بھائی اس ساری کاروائی میں یہاں غنڈوں کے ساتھ تھا۔وہ ہر طرح سے ممکن مدد کر کے ان کو سہولیات فراہم کر رہا تھا۔دو سو لڑکیوں میں سے اس کے لیے زخرفا کو ڈھونڈنا مشکل تھا مگر دو سو غنڈوں میں سے زخرفا اور علیشہ کے لیے احمد کو پہچاننا مشکل نہیں تھا۔

وہ ان کا چچازاد تھا اور تاریخ گواہ تھی،دونوں بہنوں کو سب سے زیادہ تکلیف بھی اسی نے دی تھی۔یہ دس ٹولیاں ایسی ہی نہیں بنی تھیں،ان میں سے ایک ایک لڑکی کو چن چن کر منتخب کیا گیا تھا۔جو زیادہ خوبصورت تھیں یا جن کے بارے میں ان کا اندازہ تھا کہ اچھا بھاؤ دیں گی ان کو چھننگ فہرست رکھا گیا تھا،ان کی ٹولیوں کو پہلے جانا تھا۔

زخرفا کی ٹولی کا برچوتھا تھا یعنی اس سارے لائحہ عمل میں ان کی رات چوتھی تھی (The.... fourth Night)۔

Posted on Kitab Nagri

دو دن میں ان کو ٹولی کی شکل دی گئی تھی، اور ان دو دنوں میں اس پورے عمل کے دوران بہت ساری لڑکیوں نے جانیں کھوئی تھیں۔ جس جس لڑکی نے بھی اپنے لیے احتجاج کیا یا کوئی مزاحمت کرنے کی کوشش کی، اسے سب سے پہلے مار دیا گیا تھا۔

شاید یہ عزت اور عمر بھر کی ذلالت سے اچھا تھا۔ ایک گولی کھانا، دس منٹ تڑپنا، ایڑھیاں رگڑنا اور مر جانا۔ لیکن تب جب زخرفا اکیلی ہوتی، اس کے ساتھ علیشہ تھی اور نو سال کی علیشہ کو چھوڑ کر جانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

اس نے اپنے ساتھ ہر زیادتی کو ہونے دیا۔

ان سب ٹولیوں کی لڑکیوں کی گردن کی پشت پہ کچھ لکھا جا رہا تھا۔ عین گردن کی پشت پہ سر کے بالوں کے اختتام پہ ان پر متعلقہ اسمگلر" اپنی لڑکی" بنانے کے لیے کوئی خاص مہر ثبت کر رہے تھے۔

وہ رات بہت اندھیری تھی، ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ آسمان سے چاند غائب تھا اور زمین والے اس تاریکی کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے تھے۔ اس رات وہ ٹوٹی پھوٹی کیمیکلز کی عمارت لڑکیوں کی چیخوں، ہچکیوں اور بے درد سسکیوں سے تڑپ اٹھی تھی۔ اس رات فیکٹری میں وہ آوازیں ابھریں جو پچھلے تین دن میں نہیں ابھری تھیں۔

ہر لڑکی کو گھسیٹ کر لے جاتے اور گردن کی پشت پہ گرم سلاخ رکھ کر داغتے پھر کوئی کیمیکل لگاتے اور

Posted on Kitab Nagri

اس سلاخ کے اوپر لکھے کچھ حروف جو لڑکیوں کی گردن کی پشت پہ ثبت ہو جاتے،اس کیمیکل کی سختی سے مزید جلد میں کندہ ہو جاتے۔وہ جلن، سوزش اور انتہا کی تکلیف تھی، ہر لڑکی سسک رہی تھی۔ان کو اجازت نہیں تھی کہ زخم کو چھو سکیں یا کم از کم اس پر پھونک سکیں تاکہ جلن کی تاثیر کم ہو جائے۔وہ گردن جھکائے بس روتی جاتیں اور اس ہر چنگھاری کو سہتیں جو زخم میں اچانک بھڑک اٹھتی۔

وہ ساری مجرم تھیں اور جو سزا انہیں مل رہی تھی وہ بھروسے کی سزا تھی۔وہ بھروسہ جو انہوں نے اپنے کسی پیارے پر کیا تھا، بالکل زخرفا کی طرح۔آج وہ ساری یہاں اپنے کیے بھروسے اور اعتماد کا خمیازہ بھگت رہی تھیں۔

ان میں اپنے ٹولی میں کونے میں دبکی بیٹھیں زخرفا اور علیشہ بھی تھیں جو ایک دوسرے کے ساتھ چپکی ہوئی تھیں۔وہ دونوں بھی باقی لڑکیوں کی طرح رو رہی تھیں۔ابھی ان کی باری نہیں آئی تھی لیکن آہستہ آہستہ جسم سے جان نکل رہی تھی۔یہ تصور ہی کپکپا دینے کے لیے کافی تھا کہ ان کو گرم سلاخ سے داغا جائے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ بیچی اور خریدی ہوئی لڑکیاں ہیں،ان کی ساری پہچان جو ان کی ماضی سے جڑی تھی اس کی جڑ آج کاٹی جا رہی تھی۔ان کو اپنی ماضی کی ساری پہچان بھول کر اپنے حال میں دی جانے والی پہچان کو مستقبل کی آخری سانس تک رکھنا تھا جب تک کہ وہ مر نا جاتیں۔

Posted on Kitab Nagri

وہ رات اس پہلی رات سے زیادہ تکلیف دہ تھی اور وہ پہلی رات اس رات سے زیادہ تکلیف دہ تھی۔اگر پہلی رات کوئی لڑکی یوں سرعام ان کے سامنے نا مرتی تو شاید ان کی ڈر سے یہ حالت نا ہوتی۔پہلے ڈر صرف خوف تک تھا اور اب یہ ڈر ان کے خلیے خلیے میں سرایت کر گیا تھا۔

زخرفا کے لیے موت شاید آسان ہوتی مگر اس کے لیے "بچھڑنا" بہت مشکل کام تھا۔کیا تھا وہ بھی باقی لڑکیوں کی طرح بلاوجہ کی مزاحمت پر اتر آتی اور وہ غنڈے مزید اس کے نخرے سہے،اسے مار دیتے مگر پھر علیشہ رہ جاتی،وہ کیسے اپنی بہن کو ان بھیڑیوں کو سونپ سکتی تھی؟ اگر وہ پھنسی تھی تو اس کی وجہ سے،اس نے ہی فیروز سے دل لگایا تھا۔ان میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔

رات کا جانے کونسا پہر چل رہا تھ دو غنڈے اس کے سر کھڑے ہوئے،اس کی ٹولی کی تمام لڑکیاں داغی جا چکی تھیں،اب بلا آخر اس کی اور علیشہ کی باری تھی۔دونوں نے ترحم نظروں سے غنڈوں کو دیکھا جن کے چہرے نقاب میں چھپے ہوئے تھے۔انہیں لگا کہ شاید وہ رحم کریں مگر ان سفاک غنڈوں نے اٹھایا بھی پہلے علیشہ کو تھا۔زخرفا روکنا چاہتی تھی مگر ذرا سی مزاحمت اور وہ دنیا سے رخصت ہو جاتی۔اس نے اپنی آنکھوں سے علیشہ کو بغیر کسی احتجاج کے ان غنڈوں کے ساتھ جاتے دیکھا۔

وہ پکارنا چاہتی تھی مگر یہاں تو آوازوں کو بھی سیل کر دیا گیا تھا۔قوت گویائی سلب کر کے رکھ دی گئ تھی۔جو بولتا،موت پہلے اس کی ہوتی۔

اس نے دیوار سے سر جوڑ دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی،اب جو کچھ ہو رہا تھا۔اسے ہونے دینا تھا۔ان کو جس حد تک ڈرایا گیا تھا،وہ اپنی ہر سانس آخری سانس سمجھ کر لے رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے سر میں درد کی ٹیس اٹھی، ایک پل کے لیے تخیل میں علیشا کا چہرہ ابھرا، وہ کیسے درد سہے گی؟ وہ کیسے برداشت کرے گی؟

اس کا دل لرز اٹھا، وہ اٹھ کر علیشا کے پاس جانا چاہتی تھی مگر اس کے پیروں میں ڈر کی ایسی بیڑیاں ڈالی گئی تھیں کہ وہ چاہ کر بھی نہیں اٹھ پا رہی تھی۔

اندر دوسرے کمرے میں لڑکیوں کو داغا جا رہا تھا اور ان کی چیخیں اس ہال میں سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے غور کیا، وہ سننا چاہتی تھی کہ علیشا رو رہی ہے یا نہیں؟ اس کے سماعت ان ڈھیر ساری آوازوں میں علیشا کو گردانے لگے۔

مگر اس کی آواز نہیں تھی یا شاید اس کی آواز کی پہچان نہیں تھی؟ اس نے سر بے بسی سے دیوار سے جوڑ دیا۔

آنکھیں بند کیے وہ کچھ دیر بیٹھی ہی تھی کہ دو غنڈے علیشا کو اس کے پیروں میں پھینک گئے۔ وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"علیشا.... میری جان۔" وہ تڑپ کر بولی۔ علیشا رو نہیں رہی تھی۔ اس کی آنکھیں تکلیف سے صرف سرخ تھیں، ایسا لگ رہا تھا اس نے اذیت کی انتہا پر خود پہ ضبط کیے رکھا تھا۔

اس نے دھیرے سے علیشا کو خود سے قریب کیا اور اس کی گردن کی پشت سے بال ہٹا کر دیکھا۔ عین گردن کی پشت پہ کندھوں کے درمیان سرخ اور سیاہ سا نشان تھا اس نشان میں انگریزی حروف درج تھے۔ اس نے غور سے دیکھا، وہاں لکھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بیچی ہوئی(The sold one)۔"

یہ پڑھ کر اس کی آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی امڈ آیا اور وہ بلک بلک کر رونے لگی۔علیشا خاموش تھی،اس کی آنکھوں سے پانی نہیں نکل رہا تھا لیکن اس کا دل،دل کی دھڑکن کی رفتار بہت زیادہ تھی۔اس کی سانسوں کی گہرائی سے اندازہ ہو رہا تھا،وہ کن حالات سے گزر رہی ہے۔اس کے دل میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں مگر وہ خود پہ برداشت کی پٹی لگائے خاموش تھی۔زخرفا بہن تھی،اپنی بہن کی تکلیف وہ نہیں دیکھ سکی اور اپنے ضبط کو توڑتی وہ شدت سے رونے لگی۔اس کی ہچکیوں کی آواز ابھر رہی تھی۔

"آپا بالکل بھی درد نہیں ہوتا۔وہ لوہا گرم کرتے ہیں اور پھر ایک منٹ کے لیے گردن کے پیچھے رکھ دیتے ہیں،دباتے ہیں اور ہٹا دیتے ہیں اور پھر کسی چیز کا اسپرے کرتے ہیں،اس سے بھی درد نہیں ہوتا۔آپ کو بھی نہیں ہوگا۔آپ آنکھیں بند کر لینا اور گہرا سانس لے کر روک دینا پھر سوچنا آپ امی ابو کے پاس ہیں ان کے کمرے میں،ان کے ساتھ کھیل رہی ہیں۔آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور سب ہو جائے گا۔یوں چٹکیوں میں۔" علیشا اس کے کان میں گویا سیسہ ڈال رہی تھی،گویا وہ اپنی معصومیت سے اسے کرید رہی تھی،اس کی کھال کھینچ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے خود کو علیشا سے پیچھے کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔وہاں صاف صاف لکھا تھا کہ تکلیف کی انتہا پر برداشت کی انتہا ہے۔جن کے زخم بڑے ہوں،ان کی برداشت بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔علیشا کی آنکھوں کی سرخی بہت شدید تھی یوں کہ سفیدی میں موجود سرخ دھاریوں سے خون رسنے کو تھا۔مگ وہ خاموش تھی۔

Posted on Kitab Nagri

پوراہال تکلیف کی دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا مگر وہ نو سال کی بچی خاموش تھی۔اسے محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

زخرفا کی آنکھوں کی پتلیوں سے آنسو چھلک گئے تھے۔

دو غنڈوں نے اسے اٹھایا،وہ علیشا کو دیکھتی رہی۔اس نے احتجاج نہیں کیا۔وہ باقی لڑکیوں کے مقابلے میں غنڈوں کے ساتھ خاموشی سے اس کمرے میں آگئی جہاں نیم جہنم کا سماں باندھا گیا تھا۔

جگہ جگہ آگ لگا کر سلاخیں سینکی جا رہی تھیں۔نقاب پوش لڑکے جگہ جگہ لڑکیوں کو فرش پر گھٹنوں کے بل بٹھائے ان کی گردن کی پشت پہ داغ رہے تھے۔ایک غنڈا اسے بھی کھینچ لایا اور فرش پہ پٹخ دیا۔پھر اس کا سر نیچے کر کے گردن کی پشت سے بال ہٹائے۔وہ مجرموں کی طرح سر جھکائے رہی۔اس کمرے میں اور بھی لڑکیاں موجود تھیں جن کو داغا جا رہا تھا۔جس بھی لڑکی پر سلاخ رکھی جاتی،اس کی چیخیں پوری فیکٹری میں گونجتیں۔پوری عمارت اس کی چیخوں سے دہل جاتی۔

اس کی باری میں بھی غنڈے نے سلاخ گرم کی،اس کے ہاتھوں کی تپش اور سختی زخرفا نے اپنی گردن پہ محسوس کی،پھر اس نے اچانک سلاخ اس کی گردن سے جوڑ دی۔

"سسس....!" ایک ہلکی سی سسکی اس کے ہونٹوں سے نکلی اور پوری روح ہل کر رہ گئی،جسم میں درد کی ایک لہر دوڑ گئی اور گھٹنوں میں سنسناہٹ محسوس ہوئی۔

درد.....تکلیف.....چبھن......سوزش......اور سلاخ کی چھیلتی جاتی اسکن،سلاخ اس کی گردن کی پشت میں دھنس چکی تھی اور جانتی تھی کہ جیسے پلاسٹک پر گرم سلاخ رکھی جائے اور پھر ہٹائیں تو پلاسٹک سلاخ سے

Posted on Kitab Nagri

چپک جاتا ہے بالکل اس طرح جب اس کی گردن سے سلاخ ہٹائی جائے گی تو سلاخ کے نیچے اس کی اسکن چپکی ہو گی۔

ایک منٹ..... علیشا نے کہا تھا صرف ایک منٹ..... یعنی ایک منٹ کی تکلیف اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے یہ کیوں نہیں بتایا یہ ایک منٹ قیامت خیز ہو گا؟ اس ایک منٹ میں دنیا دربدر ہو جائے گی؟

انسان کی جان دس منٹ میں نکلتی ہے، بڑے جانور کی روحیں وقت لیتی ہیں نکلنے کے لیے اور مچھر کی روح چند سیکنڈ لیتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ ہجر کا دورانیہ کم تھا اس لیے تکلیف نہیں ہوئی، جو مر رہا ہو اس کے لیے جان نکلنے کا دورانیہ بے شک چند سیکنڈ ہو گر یہ چند سیکنڈ دنیا کی سب سے سخت ترین اذیت ہوتی ہے۔

زخرفا کی گردن سے سلاخ ہٹادی گئ تھی۔ اب اس پہ کیمیکل کا اسپرے کیا جانا تھا۔ وہ ضبط جوڑے رکھے رہی، اس کی آنکھوں میں بھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنسو نہیں آئے تھے۔

باقی لڑکیوں کے ساتھ دو دو لڑکے تھے، ایک لڑکے نے لڑکی کے ہاتھ پکڑ رکھے ہوتے اور دوسرا اسے داغتا مگر اس کی باری ایسا کچھ سامنے نہیں آیا، اس کی شرافت کے سامنے تو غنڈے بھی ہار گئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

زخم فا پہ اسپرے کیا گیا۔اس کی آنکھوں میں آنسو روکنے کی شدید جلن ہوئی،ریڑھ کی ہڈی میں درد بہنے لگا،پیر تک اس درد کی لپیٹ میں آ گئے،وہ خاموش تھی۔اس نے سہا بالکل علیشا کی طرح،وہ سہتی گئ یہاں تک کہ غنڈوں نے اسے اٹھایا اور با مسلح غنڈے اسے حال میں علیشا کے پاس پھینک گئے۔

علیشا اسے دیکھے گئ پھر اس نے چہرے سے بال ہٹائے اور شدت سے مسکرائی۔

"تم ٹھیک کہتی تھیں علیشا،بالکل بھی درد نہیں ہوتا۔"

اور پھر دونوں بہنیں تکلیف سے رونے لگیں،علیشا کی سرخ آنکھوں سے آنسو پہلے چھلکے تھے۔

چوتھی رات یعنی چوتھی ٹولی کی باری...... آج ان کی ٹولی کو واہگہ بارڈر کے پار جانا تھا۔اذیت کی اس گھڑی کو تین دن گزر چکے تھے۔گردن کی پشت اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔اس میں پہلے والی اذیت اور درد نہیں تھا۔شاید اسکن کا اوپری حصہ جلنے کے بعد اب سخت ہو کر جڑ چکا تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے کے زخم ہی دیکھ سکتی تھیں،اپنے زخموں کے لیے گردن کو خم نہیں دے سکتی تھیں اور ویسے بھی پیٹھ پے لگے گھاؤ صرف محسوس کیے جاسکتے ہیں،ان کو دیکھا نہیں جاسکتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج رات انہوں نے نکلنا تھا۔پیچھے چھ ٹولیاں رہ گئ تھیں اور جہاں تک غنڈے آپس میں بات کرتے وہاں تک وہ جان گئ تھی کہ پہلی تین ٹولیاں اب بھارتی شہر امر تسر سے بھی آگے جا چکی ہیں۔

وہ رات بھی اندھیری تھی،چاند اپنی ہلالی صورت میں موجود تھا روحِ زمین کے لیے اس کی روشنی ناکافی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ان کی ٹولی کے ساتھ پانچ غنڈوں نے جانا تھا۔یہاں سے نکلنے اور بارڈر پر حالات ٹھیک ہونے کے باعث ان کے لیے آج کی رات گویا مبارک تھی۔

رات کو تقریباََ بارہ بجے جب اطراف کے علاقے سو چکے تو ان غنڈوں نے لڑکیوں کو ہانکنا شروع کر دیا۔بیس لڑکیوں کی ٹولی اب واہگہ بارڈر کی طرف اندھیرے میں بڑھ رہی تھی۔

ان کا سربراہ سب سے آگے تھا اور اس کے پاس اسلحہ اور باقی اوزاروں کے ساتھ ساتھ وائرلیس اور رابطے کا سامان بھی تھا۔

اس کے پیچھے دو کی قطار میں دس لڑکیاں تھیں۔ان دس لڑکیوں کے اطراف میں دو لڑکے تھے دور باقی کے دو لڑکے سب سے آخر میں چل رہے تھے۔ان پانچوں نے چہرہ ڈھک رکھا تھا اور وہ ان کھائیوں، جنگلی راستوں اور کھردرے علاقوں سے بہت سہج سہج کر گزر رہے تھے۔ان کی چال دھیمی تھی، وہ بنا کوئی آواز پیدا کیے آگے بڑھ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زخرفا اور علیشہ ایک ساتھ چل رہی تھیں اور انہی دونوں کے ساتھ ساتھ وہ درمیانے لڑکے چل رہے تھے۔زخرفا نے علیشا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اور یوں چل رہی تھی کہ علیشا کے لیے راستے سے گزرنا مشکل نہیں تھا۔

وہ لوگ کسی بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکے جا رہے تھے۔رات کے اندھیرے سخت تھے جس کے باعث کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔غنڈوں نے روشنی بھی براہ نام رکھی تھی، ان کو بامشکل آنکھیں چندھی کر کے دیکھنا پڑتا۔

Posted on Kitab Nagri

ان کے پیر ایسے راستوں کے عادی نہیں تھے اور اندھیرے کے باعث وہ کئی بار ڈگمگائیں اور شاید گر بھی جاتیں اگر ایک دوسرے کا ہاتھ نہیں پکڑا ہوتا۔رات کے گھپ اندھیرے میں ایک جگہ پہنچ کر سربراہی غنڈے نے ان کو رکنے کا کہا۔شاید اسے کسی کی بھنک پڑ گئی۔ تھی وہ پچیس کی ٹولی ایک جگہ رک گئی۔زخرفا نے فوراً علیشا کو گلے لگایا۔

علیشا کو اندھیرے سے سخت ڈر لگتا تھا۔یہ علاقہ ویران تھا، یہاں آبادی نا ہونے کی وجہ سے گہری خاموشی اور عجیب سے طلسم کا راج تھا۔ایسے راج دھانی سے وہ خود بخود ڈر رہی تھیں۔

"استاد کتنی دیر رکنا پڑے گا؟" زخرفا کے ساتھ والے گارڈ نے دھیرج سے پوچھا یوں کہ اس کی آواز نے خاموش فضا میں ہلکا سا ارتعاش پیدا کیا۔

"کچھ دیر اور...... بارڈر کے حالالت کی آگاہی ملتے ہی آگے بڑھیں گے۔" وہ شاید وائرلیس پہ کوئی معلومات لے رہا تھا۔اپنا فون اور چیزیں لے کر وہ ٹولی سے الگ ہو کر درختوں کی طرف بڑھ گیا۔گھنے جنگل اور ویران علاقے میں بیس لڑکیاں نیچے زمین پر دبکی بیٹھی تھیں۔ان کی سانسوں میں شدید ڈر کی مہک تھی۔اور ان میں سے بیشتر نے اپنی آنکھیں اندھیرے کے خوف کے باعث میچ لی تھیں۔

غنڈے جن کے پاس رائفل تھے وہ اس گول دائرے میں سسکتی ٹولی کے گرد ٹہلنے لگے۔

زخرفا اور علیشا نے ایک دوسرے کو خود سے مکمل طور پر جوڑ دیا تھا۔

"ابے یار راجیش نے کیا بتایا ہے؟ اٹاری سے نکلے وہ لوگ؟" ایک غنڈے نے دوسرے سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ہاں نکل چکے ہیں۔ویرود کی ٹولی بھی ممبئی پہنچ گئ تھی۔" وہ بتانے لگا۔

اندھیرے میں ان کی آوازیں آبادی کی موجودگی کا اطمینان دے رہی تھیں۔

"ابے یار اور کتنا پکائیں گے یہ لوگ؟فیروز بھائی نے شکتی سے گٹھ جوڑ کر اچھا نہیں کیا۔کیا خاک قیمت لگے گی ان سب کی؟وہ چینی شانگ سو اچھی خاصے ڈالر دے رہا تھا۔(گالی) کچھ دن تو سکون کے گزر جاتے۔" پہلے والا غنڈا کسی لکڑی کو ٹھوکا دیتے ہوئے اکتاہٹ سے کہنے لگا۔

"شکتی راٹھور سے اچھے خاصے فائدے ہونے ہیں فیروز بھائی کو۔جانتے ہوناں وہ کتنا بڑا اسمگلر ہے؟
لڑکیاں،ڈرگز،غیر قانونی

دوائیاں،کیمیکلز....خود سوچ اگر ممبئی کے اتنے بڑے مافیا راج کا ساتھ مل گیا تو کتنے فائدے میں رہیں گے وہ؟
پانچوں انگلیاں گھی

میں چلی جائیں گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسرے والے نے تبصرہ کیا۔

زخرفا اور علیشہ جانتی تھیں کہ کس "فیروز بھائی"کی بات ہو رہی ہے۔ایسی کالی بھیڑ جس کا کسی کو علم نہیں تھا۔حکومتی ادارے سوئے ہوئے تھے اور شاید سیاست کی آڑ میں سفاکیت رکھنے والا فیروز کبھی گرفتاری کے ہتھ کڑیاں نہیں پہنے گا۔

"بات تو صحیح کہہ رہا ہے۔ویسے بھی شکتی باؤ نے فیروز بھائی کو اپنا باہنا ہاتھ کہتے ہیں۔" پہلا والا تفخر آہنسا۔

Posted on Kitab Nagri

"ان کو کہاں بھیجیں گے؟ تجھے کچھ پتہ ہے؟" دوسرے والے نے پوچھا۔

"ممبئ طوائفیں یا پھر نیو یارک مافیا گرلز.... نہیں تو وشنگٹن کال گرل بن جائیں گی۔فیروز بھائی نے دو مہنگے داموں بیچنی ہیں اور کیا

کرنا ہے؟"

پہلے والا استہزائیہ ہنسا۔

غنڈوں کے منہ سے اپنا "مستقبل" سن کر زخرفا کی ہوائیاں اڑ گئیں۔اندھیرے کے باعث دیکھا نہیں جا سکتا تھا مگر یہ صاف تھا کہ اس کے چہرے پہ کئ رنگ آکر گزر رہے ہیں۔

علیشا کو لے کر دل دھڑک اٹھا۔وہ معصوم تھی۔چھوٹی تھی اسے ان واہیات القابات کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔زخرفا نے مزید اسے خود سے جوڑ دیا۔

اس کا دل پھٹ رہا تھا۔اس نے آنکھیں میچ لیں اور دل میں شدت سے دعا کی کہ بارڈر پار کرتے وقت ان کی ٹولی پکڑی جائے اور یہ کیسے ممکن تھا کہ ایک مظلوم دعا کرے اور وہ رد کر دی جائے؟

اس کی دعا عرش والے نے سن لی تھی۔

غنڈوں کے کچھ دیر خاموشی کے بعد ہی ان کا سربراہ لوٹ آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"چلو آگے بڑھتے ہیں۔حالات ٹھیک ہیں۔" اس نے اشارہ کیا۔غنڈوں نے پھر سے لڑکیوں کی قطار بنائی اور اسی طرح چلنے لگے جیسے چل رہے تھے۔

رات کی خاموشی میں اب حبس کا اضافہ ہو چکا تھا اور مچھر الگ جسموں پر بھنبھنا رہے تھے۔جنگل کے حشرات بھی زہریلے ہوتے ہیں۔

زخرفا کو اور کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ لوگ کہاں ہیں اس وقت مگر غنڈوں کے منہ سے سن کر صاف لگ رہا تھا وہ واہگہ بارڈر کے ساتھ ایل او سی (Line of Control) کے آس پاس ہیں۔

جیسے جیسے وہ لوگ بارڈر کے قریب جا رہے تھے ویسے ویسے غنڈوں کی چال میں مستعدی آرہی تھی۔اب لڑکیوں کو آہستہ سانس لینے کا بھی کہہ دیا گیا تھا۔

مسلسل دو گھنٹے چلنے کے باعث ان کے پیروں میں شدید درد شروع ہو چکا تھا۔جوڑ جوڑ ہکلا رہا تھا۔علیشا جو چھوٹی تھی درد کے باعث چلتے چلتے گھٹنوں کو ہاتھ لگا لیتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو لڑکیاں راستے میں رک رہی تھیں ان کو زوردار ٹھوکے سے آگے دھکیل دیا جاتا۔اور یہ دھکا اتنا زبردست ہوتا کہ وہ چاہ کر بھی اگلی بار رک نہیں پاتی تھیں۔

کچھ ہی دیر میں ایل او سی کی باریک ڈور اور تنگ تاریں نظر آنے لگیں۔وہاں بھی دور دور تک کسی نفس کی پہچان نہیں تھی۔

Posted on Kitab Nagri

غنڈوں نے ان کو روکا اور اب سربراہ بہت چھوٹے چھوٹے قدموں سے باڑ کی طرف بڑھ رہا تھا۔باڑ کے قریب بس چند قدموں کے فاصلے پر اس نے اطراف میں چور نگاہ ڈالی اور پھر زمین پہ بیٹھ گیا اور جلدی جلدی کچھ مٹی، کچھ گھاس، کچھ پتے ہٹانے لگا جیسے نیچے جگہ صاف کر رہا ہو۔

باقی کے غنڈے بھی بری طرح الرٹ تھے۔یہاں پاکستانی فوجی اور بھارتی فوجی دونوں ہوتے اور ذرا سی بھی غلطی جان گنوا سکتی تھی۔

سربراہ نے جگہ صاف کرنے کے بعد کسی چیز کو پکڑا اور زور سے کھینچا، ذرا سی کھلبلی ہوئی دور ایک مضبوط لوہے کا ڈھکن ہٹ گیا۔

وہ سرنگ تھی جو شاید یہاں سے گزر کر باڑ کے نیچے سے بھارت سرزمین میں داخل ہو رہی تھی۔سربراہ نے ایک غنڈے کو اشارہ کیا تو وہ بھاگتا ہوا آیا اور اسی نیچے سرنگ میں کود گیا۔

اب غنڈے لڑکیوں کو لے کر آتے اور ایک ایک کر کے وہ نیچے چھلانگیں لگانے لگیں۔

زخرفا سے ایک لڑکی پہلے تھی، اس نے جیسے ہی چھلانگ لگائی، فضا میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجی، ایک شور سا مچ گیا۔

سربراہ کے حواس ساکت ہو گئے، غنڈوں نے لڑکیوں کو واپس ہانکنا شروع کیا۔

چند سیکنڈ میں ہی وہاں پاکستانی فوجی بمع اسلحہ اور روشنی پہنچ چکے تھے۔

سربراہ جو سرنگ کا دروازہ بند کر چکا تھا۔اس پہ مٹی گھاس ڈالتا جنگل کی طرف بھاگنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

لڑکیوں کی ٹولی میں شدید کھلبلی مچ گئی، ہر طرف سے دوڑیں لگ گئیں۔ غنڈے اپنی جان بچانے کے لیے جنگل میں بھاگنے لگے۔

اب کی بار بارڈر کے کنارے تیز ترین روشن پڑی اور فوجی پے در پے فائرنگ کرنے لگے۔ان کی گولیوں کی آواز نے لڑکیوں کو مزید ہراساں کر دیا۔وہ زمین پر جھکیں چیخنے لگیں۔

اور جو جنگل پہلے خاموش تھا اب ہر طرح کی آوازوں سے گونج اٹھا۔غنڈوں کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔ سربراہ کی اپنی سیٹی گم ہو

گئی۔وہ وائرلیس پہ لگ چکا تھا۔

"بارڈر پہ فوج آچکی ہے ہم پکڑے جائیں گے.... مدد بھیجی جائے۔" وہ آگے بھاگتے ہوئے مسلسل کہہ رہا تھا جب کہیں سے اچانک گولی آئی اور اس کی سر کی پشت کو چیرتی ہوئی چلی گئی وہ اپنے اسلحے کے ساتھ زمین پر آ گرا۔اب پیچھے سے دوڑتی لڑکیاں اس کے جسم کو روندتی ہوئی آگے جا رہی تھیں۔

پیچھے سے جنگل میں فوجیوں کی بھدکنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔شکاری کتے بھی بھونکنے لگے اور جنگل میں تیز روشنیاں بھی پیچھے سے پڑنے لگی تھیں۔

زخرفا نے علیشا کو تھام رکھا تھا مگر وہ بھاگ نہیں پا رہی تھیں۔ان کے پیروں میں شدید درد شروع ہو چکا تھا۔جنگل گھنا تھا اور راستے معلوم نہیں تھے مگر قسمت اچھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اسی وقت زخرفا کے ذہن میں کچھ کوندا، وہ جو علیشا کو پکڑے بھاگ رہی تھی.....رکی اور علیشا کی طرف جھکی، "علیشا ہم بچ سکتے ہیں اگر ہم یہاں سے بھاگ گئے۔ ہم جنگل میں شمال کی طرف نکل جائیں گے۔ تم میرا ساتھ دو، ہم بچ جائیں گی۔" وہ پھولے تنفس کے ساتھ ساتھ کہہ رہی تھی۔

علیشا سمجھدار تھی، اس نے بہن کا ہاتھ تھام لیا۔ غنڈے لڑکیوں کو اپنے ساتھ آگے بھگا رہے تھے۔ ان کا سربراہ مر چکا تھا اور کچھ خود ان پر بھی موت کی غشی طاری ہو رہی تھی۔ کچھ وہ تھک چکے تھے، کچھ راستے کھو گئے۔ سامنے بھاگتے ہوئے بس جھاڑیاں اور درخت ہی آرہے تھے۔

لڑکیوں کی چیخوں کی آوازیں بہت ابھر رہی تھیں۔ زخرفا نے علیشا کو الگ کر لیا اور جو سب مغرب کی طرف بھاگ رہے تھے وہ شمال کی جانب بھاگنے لگی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ آگے کیا ہے مگر جو بھی آگے تھا وہ پیچھے سے بہت بہتر تھا۔

غنڈے اتنی ہڑبڑی میں کہاں گن سکے تھے کہ کتنی لڑکیاں ہیں؟

صرف دو منٹ میں پاک فوج نے ان کے سربراہ کو مار دیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ پکڑے جاتے وقت غنڈے اپنے آخری حکم پر عمل کرتے ہیں جو کہ ہوتا ہے" مر جاؤ اور مار دو۔"

انہوں نے پکڑے جانے اور راز کھل جانے کے خوف سے لڑکیوں کو مار دینا تھا اور خود بھی مر جانا تھا لیکن زخرفا خود کو اور علیشا کو ایسے مرنے نہیں دے سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اپنی عقل استعمال کی، اسے یقین تھا پاک فوج ان غنڈوں کو پکڑ لے گی، ان کے ٹھکانے پکڑ لے گی، ان کی سرنگیں اور ان کی ہر چیز ضبط کر لے گی.... لیکن فیروز سفید کالر تھا۔علیشا اور زخرفا کو پاک فوج نے بچا بھی لیا تو انہیں واپس فیروز کے پاس ہی بھیجا

جائے گا۔

اس لیے عین ان دومنٹ میں اس نے علیشا کو الگ کر لیا۔اب وہ جہاں بھی جاتیں، کم از کم محفوظ ہوتیں۔گھنے جنگل میں بھاگتے ہوئے اب گولیوں کی آوازیں اور کتوں کے بھونکنے کی آوازیں بہت دور سے آرہی تھیں، وہ جان گئیں کہ بہت آگے آچکی ہیں۔

کچھ ہی دیر میں صبح ہو جانی تھی اور پھر ایک نئے سفر کی شروعات ہو جاتی۔

پوری رات بھاگنے کے بعد آخر وہ سڑک پہ نکل ہی آئیں۔وہ سڑک کونسی تھی؟ کہاں جاتی تھی؟ وہ کچھ نہیں جانتی تھیں مگر اب دونوں بھاگ نہیں سکتی تھیں۔زخرفا نے وہیں ایک درخت کی اوٹ میں علیشا کو گود میں بٹھا دیا اور سانسیں ٹھیک کرنے لگی۔اس کی سانسوں کی رفتار بہت زیادہ تھی۔سامنے درختوں کی اوٹ سے سورج جھانکنے لگا تھا۔

ان کو امید کی ایک نئی کرن مل رہی تھی۔وہ جہاں بھی تھیں، فیروز اور اس کے غنڈوں سے بہت دور آچکی تھیں۔سڑک کے کنارے بیٹھ کر وہ کسی گاڑی کے گزرنے کا انتظار کرنے لگیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پیر سوج چکے تھے، ننھی علیشا کو اپنی سانسیں نم محسوس ہو رہی تھیں۔ان کو جسم چور محسوس ہوئے۔آنکھیں بند ہونے لگیں اور تھکاوٹ کی وجہ سے کب ان کی آنکھ لگ گئی،وہ سمجھ ہی نہیں سکیں۔

سورج جب چڑھ چکا تو زخرفا کی آنکھ کھلی،اس نے نگاہ آس پاس دوڑائی۔ہر طرف روشنی تھی،کچھ ننھے جانور ادھر ادھر پھر رہے تھے۔وہ آنکھیں مسلتے ہوئے کھڑی ہوئی۔

سڑک خالی تھی،دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔اس نے علیشا کا سر گود سے ہٹایا اور نرمی سے نیچے زمین پر رکھ دیا۔وہ سوئی ہوئی تھی اور زخرفا اسے جگانا نہیں چاہتی تھی۔

وہ اٹھی اور اطراف کا جائزہ لینے لگی۔سنسان اور ویران جنگل میں کوئی نہیں تھا۔وہ سڑک پر آگئی،دور تک نگاہ ڈالی مگر کچھ نظر نہیں آرہا

تھا۔

اس نے کچھ دیر انتظار کیا مگر پھر اچانک غنڈوں کا خیال آیا۔اگر ان کو معلوم ہوا کہ دونوں ٹولی میں موجود نہیں تو یقیناً وہ انہیں ڈھونڈیں گے۔اس نے پکڑے جانے کے ڈر سے جھرجھری لی اور علیشا کو جگایا۔

کچھ ہی دیر میں وہ تیز تیز قدموں سے سڑک کے کنارے چلنے لگیں جہاں چار گھنٹے چلنے کے بعد ایک بس نمودار ہوئی اور وہ بس کشمیر جا رہی تھی۔

............*

Posted on Kitab Nagri

کشمیر کی خوبصورت وادیاں ویسے ہی تھیں، سرسبز وشاداب اور لہلہاتی ہوئیں، اپنے سرور میں جھومتیں، کسی طلسماتی گھاٹی میں ترنم وادیوں پہ بارش کی پھوار برسی تھی جس نے ٹھنڈ میں اضافہ کر دیا تھا۔ سیاہ خوبصورت سڑکیں نم تھیں، سرو وصنوبر کے اونچے اونچے درخت نکھر کر صاف ہو چکے تھے۔ عرصم کی چال دھیمی تھی۔

وہ سڑک کے ندی والے کنارے چل رہا تھا جہاں نیچے گہری کھائی میں سبزے کے درمیان سفید مرمریں پانی چٹانوں سے سر پٹخ کر ارد گرد جھاگ اکھٹی کر رہا تھا۔ اس کے بائیں جانب اونچے پہاڑ تھے اور انہی پہاڑوں کے چوٹیاں برف سے ڈھکی تھیں۔ چوٹیوں سے نیچے اور روئے زمین سے اوپر درمیان میں کہیں کہیں دھند نظر آتی جس نے دھواں دھواں سرو کے سِروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

وہ مفلر گردن کے گرد لپیٹے، سر پہ گرم ٹوپی رکھے گہری سانسیں لیتا اب نشیب میں اتر رہا تھا۔ سڑک پر بہت سارے تانگوں والے اور گھڑ سوار آتے جا رہے تھے۔ یہ یہاں کے مقامی لوگوں کی خاص سواریاں تھیں۔ گاڑیاں تو کم و بیش ہی نظر آتیں اور اکثر گاڑیاں سیاحوں کی ہوتیں جن میں جنت نظیر خطے کے خوبصورت اور پر کشش مناظر دیکھنے آتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دھیرے دھیرے چل کر ڈھلوان میں اترا اور وہاں سے دریا کا پل پار کرنے لگا۔

دریا کا پل لکڑی کے بھاری تختوں سے بنا تھا جس کے اطراف میں موٹی موٹی رسیاں پروئی گئی تھیں، یہاں کافی لوگ گزر رہے تھے جو وقفے وقفے سے وادی کے نئے استاد کو سلام کرتے۔ وہ بھی ہشاش بشاش سا سلام لے لیتا، ایک آدھ کا حال احوال دریافت کر لیتا اور پھر قدم مزے سے اٹھاتا آگے بڑھ جاتا۔

Posted on Kitab Nagri

پل پار کر کے وہ دوسری طرف آیا جہاں گھر بنے تھے۔نشیب و فراز میں اترتے چڑھتے لکڑی کے گھر جیسے کسی نے زینوں پر بنائے ہوں، پتھروں کی بنیادوں اور لکڑی کے ڈھانچوں نے ہر گھر کو خوبصورت بنا دیا تھا۔مگر اسے طلب تھی زخرفا کے گھر جانے کی جہاں خود علیشا نے مدعو کیا تھا۔

وہ خوش تھا کیونکہ بذات خود وہ زخرفا کے گھر جا کر وہاں کے ہر سانچے کو دیکھنا چاہتا تھا۔گھر کو باہر سے دیکھ کر اس کے اندر کا نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا اور پھر یہ معاملہ تو لڑکیوں کی اسمگلنگ کے بارے میں زخرفا سے مواد لینے کا تھا۔زخرفا کے ساتھ پچھلے سال کے اسکینڈل کو لے کر بارڈر کے قریب غنڈوں کا اور لڑکیوں کا ملنا اس بات کی گواہی تھا کہ لڑکیاں کو غیر قانونی طور پر فروخت کر کے بھارت بھیجا جا رہا تھا لیکن اس کے پیچھے کونسی سیاسی بھیڑ کا ہاتھ تھا،اس کو صرف شک کی بنیاد پر رکھا گیا تھا۔فیروز کے خلاف بھلے ہی ثبوت تھے مگر ان ثبوتوں کی ثقابت (Credibility)کی تسکین کے لے گواہوں کا ہونا لازمی تھا اور دوسرا فیروز کی چچازادیوں کا لاپتہ ہونا۔نیب اور آئی ایس آئی کو اس سارے معاملے کی خبر تھی مگر وہ فیروز کو مکمل گواہوں اور ثبوتوں کے ساتھ پکڑنا چاہتے تھے۔فیروز ایک سیاسی آدمی تھا،اسے پکڑنا اور اسے کسی جرم کا موجد ٹھہرانا مشکل کام تھا۔اس کی پارٹی،اسمبلی کے رکن اور پارٹی کے عوامی

www.kitabnagri.com

کارکنوں کی بھرپور حمایت تھی۔اور تو اور ان کی پارٹی اس دفعہ الیکشن جیتی تھی اور ملک میں حکومت بھی ان کی ہی تھی۔

ایسے میں شیر کو پکڑ کر اس پہ ہاتھی کھانے کا الزام لگانا اور اسے ثابت کرنا جنگل کی لومڑیوں کے ذمے تھا جو وہ پورا کر رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

عرصم اب بالکل زخرفا کے گھر کے سامنے رک چکا تھا۔ ان کے گھر کی دوسری طرف دریا بہتا تھا جہاں اس دن وہ بہنیں بیٹھ کر پڑھ رہی تھیں اور اس طرف کچا راستہ تھا۔ اسی قطار میں آگے بہت سارے گھر تھے جو دریا کے کنارے تھے۔ مگر زخرفا کا گھر پہلا تھا۔

اس نے گہری سانس بھری اور دھیرے دھیرے چل کر لکڑی کی باڑ تک آیا جہاں ٹوٹی ہوئی لکڑی کا دروازہ تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر آیا اور سہج سہج کر قدم رکھتا زخرفا کے گھر کے سامنے کھڑا ہوا۔

اپنے تاثرات ٹھیک کیے، سانس لی اور پھر دروازہ بجایا۔ وہ جانتا تھا کہ زخرفا برا منائے گی مگر علیشا مان جائے گی اور بالکل ایسا ہی ہوا۔ علیشا نے دروازہ کھولا تو سامنے اسے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے دیکھ کر چہک اٹھی۔

"ٹیچر آپ.....؟" اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے عرصم کو دیکھا۔ عرصم نے کوٹ کی جیبوں سے ہاتھ نکالے اور اس کے سر پہ رکھ دیے۔

"کیسی ہو میری گڑیا؟" وہ پیار سے پوچھ رہا تھا۔ علیشا بلش کر گئی۔

"ٹھیک ہوں۔ آپ ہمارے گھر آئے ہیں؟" اس کے معصومانہ سوال پہ وہ بے اختیار ہنس دیا اور کمر کو خم دے کر اس کی طرف جھکا، "یہ تمہارا گھر نہیں ہے کیا؟"

"نہیں.....ہمارا ہی ہے۔"

عرصم نے اس ناک کو چھوا، "تو پھر میں اندر آجاؤں؟"

Posted on Kitab Nagri

”ہاں.....جی آجائیں۔“ اس نے خجالت میں دروازے کی چوکھٹ سے ہٹ کر اس کے لیے راستہ بنایا۔وہ آہستہ قدموں سے اندر داخل ہوا۔

”آپ مجھ سے ملنے آئے ہیں؟“وہ عرصم کے پیچھے چھوٹی سی راہداری میں چلتے ہوئے پوچھنے لگی۔جیسے عرصم ہاں کہے گا اور وہ خود کو معروف و مصروف شخصیت سمجھ لے گی۔

”تم سے ہی ملنے آیا ہوں۔یاد ہے اس دن تم نے دعوت دی تھی جب میں دریا کے کنارے ملنے آیا تھا؟“ وہ چھوٹے سے مرکزی عرشے میں آکر بتانے لگا۔علیشا کو ایک دم یاد آیا۔

”ہاں.....میں نے ہی تو کہا تھا۔“ وہ ماتھے پہ ہاتھ مار کر ہنسنے لگی۔(ہاں وہ الگ بات تھی کہ اس کے بعد زخرفا آپا نے اچھی کلاس لی تھی۔)

”آپ بیٹھیں سر۔“ اس نے ادب کا لحاظ رکھا۔عرصم نے آس پاس ایک چور نگاہ ڈالی،زخرفا یعنی ایمن نظر نہیں آرہی تھی۔شاید وہ مصروف تھی۔وہ وہیں کرسی پر بیٹھ گیا۔پچھلی طرف کا دروازہ کھلا تھا جہاں دور پہاڑ نظر آرہے تھے یہاں سے نیچے دریا کے بہتے پانی کا شور بھی سنائی دے رہا تھا۔

”سر آپ کو پتہ ہے اس دن جو کتابیں آپ نے آپا کو دی تھیں؟“وہ سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔عرصم نے اثبات میں سر ہلایا،” آپا کو بہت اچھی لگیں،دو دن سے مسلسل پڑھ رہی ہیں۔ریوڑ چراتے وقت بھی لے کر جاتی ہیں۔“

عرصم اس کی بات سن کر فاتحانہ وار ہنسا،چلو کچھ تو اعتبار زخرفا کو بھی تھا۔

Posted on Kitab Nagri

زخرفا جو کہیں بیٹھ کر کتاب پڑھ رہی تھی، سینے سے کتاب جوڑے اچانک یہاں آئی، "کون ہے علیش........" وہ پوچھنا چاہ رہی تھی مگر سامنے عرصم کو دیکھا تو پہلے خاموش ہوئی، نظریں ملیں تو کچھ شرمندہ ہوئی کیونکہ وہ صرف سیاہ اسکرٹ اور سیاہ لمبی قمیص میں دوپٹے کے بغیر تھی اور پھر آخر میں کتاب کو دیکھ کر پہلو بدلنے لگی۔عرصم نے کتاب کو دیکھا تو علیشا کی بات پہ یقین آگیا۔

زخرفا بالوں کی چٹیا بنا کر آگے کو ڈالے، نکھری نکھری سی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"آپ یہاں؟ خیریت؟" وہ اچھنبے سے بولی۔

"میں نے بلایا تھا اس دن؟ یاد ہے آپ کو، اسی لیے آئے ہیں۔" علیشا نے بیچ میں مداخلت کی۔عرصم ہلکا سا سر کو جنبش دے کر مسکرایا۔

"ایک بچی نے کہہ دیا تو آپ منہ اٹھا کر آ بھی گئے؟"

"سوری منہ گردن سے جڑا ہوا ہے.... چھوڑ کر نہیں آسکتا تھا ناں؟" اس نے علیشا کو دیکھ کر آنکھ کا کونا دبایا۔وہ کھکھلا کر ہنسنے لگی۔

"اگر یہ مذاق تھا تو بہت برا تھا۔" زخرفا نے تاثرات سخت کر کے سنجیدگی سے دیکھا۔وہ کچھ زچ ہوا مگر موڈ نہیں بگڑا۔

"آپ کو برا منانے کی ضرورت نہیں۔میں علیشا سے ملنے آیا ہوں، آپ سے نہیں۔آپ باہر جا کر اپنی کتاب پڑھ سکتی ہیں۔" وہ محظوظ سا بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھیں موصوف.... میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ علیشا سے دور رہیں اور میں اب بھی کہہ رہی ہوں۔چلے جائیں یہاں سے،مجھے آپ کا آنا بالکل اچھا نہیں لگا۔" وہ سخت کوفت کا شکار ہوگئی۔عرصم کو اس کی جھنجھلاہٹ سمجھ آرہی تھی۔اس کا بوکھلا انداز سب بتا رہا تھا کہ وہ کتنی ڈر رہی ہے۔اسے عرصم سے خوف آرہا تھا۔اسے عرصم کا اپنے لیے ہمدردی اور علیشا کے لیے محبت اچھی نہیں لگ رہی تھی۔وہ فیروز سے ہمدردی اور محبت میں مات کھا چکی تھی،وہ کسی اور پہ بھروسہ نہیں کرسکتی تھی۔

لیکن عرصم کے لیے اس کے "من" کا دفاع کرنا لازمی تھا۔وہ صرف محاذوں پر بھاری وردی پہن کر ملک کے دفاع کے لیے ہتھیلی پر

کفن نہیں رکھ سکتا تھا۔اسے زخرفا کے دفاعِ من کرنا تھا۔اس خلش کو دور پھینکنا تھا جس کی وجہ سے وہ قانونی اداروں اور محکمات سے اب تک دور تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے قانون پر یقین دلانا تھا۔اسے سمجھانا تھا کہ ابھی ملک کے سپاہی اسے انصاف دلانے کے لیے زندہ ہیں،اسے اپنے "ڈر" کو ختم کرکے نئی شروعات کی طرف گامزن ہونا ہوگا۔اسے قانون سے تعاون کرنا ہوگا۔

عرصم نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا پھر کان کھجایا،"اگر چائے مل جاتی تو....؟ چائے پینے کے بعد چلا جاؤں گا۔سچی؟" وہ معصومیت سے کہنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

زخرفا کے تاثرات مزید سخت ہو گئے، وہ ایک منٹ بھی اس عرصم کو یہاں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ مگر کشمیری ہو کر مہمان نوازی نا کر کے اسے خود بھی برا لگ رہا تھا۔

وہ کچھ دیر تک خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی پھر اس نے کتاب ایک طرف رکھی، "ٹھیک ہے میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔ آپ بیٹھیں۔" وہ ایک طرف چھوٹے سے کمرے میں جاتے ہوئے کہنے لگی۔

"آپا اتنے غصے والی نہیں ہیں مگر بنتی ہیں۔" علیشا نے بہن کی پردہ داری کرنی چاہی۔

"کب کب غصہ کرتی ہے؟"

"موڈ پہ منحصر کرتا ہے۔" اس نے شانے اچکائے۔ عرصم نے کچھ دیر بے چین سے گھر کا جائزہ لیا۔ وہ اندازہ لگانے لگا کہ زخرفا معلومات کہاں رکھ سکتی ہے؟ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہیں، کچھ ایسے راز جو فیروز کی گرفتاری کے لیے کافی ہونگے مگر وہ راز اس کے سینے میں دفن تھے یا کسی الماری میں؟ یہ عرصم نہیں جانتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن اس کی اطمینان کے لے ضروری تھا کہ پہلے گھر کی تلاشی لی جائے، خفیہ سے خفیہ جگہ کو دیکھا جائے، اگر وہاں نا ملے تو زخرفا کے دل میں ہونگے اور موصوفہ زخرفا تو دل کھولنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اس لیے گھر کا آپشن زبردست تھا۔ اس نے نگاہ کچن کی طرف ڈالی پھر علیشا کو دیکھا اور مسکرایا، "علیشا...... اپنا گھر نہیں دکھاؤ گی؟"

اس نے آہستہ آواز میں پوچھا بما آواز زخرفا تک نا پہنچے۔

Posted on Kitab Nagri

"گھر....؟ کیوں نہیں سر؟ آئیں دکھاتی ہوں۔" وہ عرصم کو ہاتھ سے پکڑے اٹھانے لگی۔ عرصم بھی پینٹ جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اندر کچن میں دروازے سے لگی زخرفا کو آواز آچکی تھی۔ وہ سانس روکے دروازے کے جھروکے سے عرصم کو دیکھنے لگی جس کی انگلی تھامے علیشا اب ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

گھر زیادہ بڑا نہیں تھا۔ سامنے سڑک کی طرف سے مین دروازہ کھلتا، آگے چھوٹی راہداری تھی جس میں آمنے سامنے کمرے تھے راہداری کے اختتام پہ برآمدہ تھا جہاں دائیں طرف اسٹور تھا اور بائیں طرف کچن، سامنے کی دیوار میں پچھلا دروازہ تھا جہاں سیڑھیاں نیچے دریا تک جاتی تھیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

علیشا اسے لے کر راہداری کے پہلے کمرے میں آئی، " یہ میرا اور آپا کا کمرہ ہے یہاں ہم سوتے ہیں۔" عرصم نے پورے کمرے میں نگاہ ڈالی۔وہ چکور چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں دو بیڈ اور ایک الماری پڑی تھی۔معلومات یہاں ہو سکتی تھیں، اگر زخرفانے الماری میں رکھی ہوں تو؟

مگر اس وقت وہ الماری کا جائزہ نہیں لے سکتا تھا۔وہ مسکرا کر پیچھے ہوا۔دوسرا کمرہ بھی زیر استعمال تھا جہاں علیشہ کی پڑھائی کی چیزیں رکھی ہوتیں وہاں ایسا کوئی صندوق الماری نہیں تھی جس میں معلومات رکھنے کا اندیشہ ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔علیشا اب اسے اسٹور روم لے کر جا رہی تھی۔اسٹور کا دروازہ کھولا تو اندر ڈھیر سارے صندوق پڑے تھے۔ایک کے بعد ایک رکھی پیٹی جہاں بہت پرانا سامان تھا۔دھول اور مٹی سے اٹی چیزیں اور ڈھیر سارے جالے......وہ ہلکا کھانستا دیکھے گیا۔

Posted on Kitab Nagri

علیشا نے وقفے وقفے سے بتایا کہ کونسا صندوق اس کا تھا اور کونسا زخرفا کا مگر وہ ٹوٹ چکے تھے۔ ظاہر ہے وہ اس گھر میں پہلے سے پڑے تھے اور دونوں بہنوں نے جی بہلانے کے لیے ہر چیز کو تیری میری میں تقسیم کر رکھا تھا۔

اس نے صندوقوں پر نظر دوڑائی، ہاں وہاں شاید معلومات ہو سکتی تھیں۔ پرانی چیزوں میں ہی پرانے اور پر اسرار راز دفن ہوتے ہیں۔ وہ خفیف سا مسکرایا، یعنی جو بھی ہو گا، الماری یا ان صندوقوں میں ہو گا۔

"اس صندوق کو چھوڑ دو۔" وہ بے دھیانی میں ایک صندوق کو چھونے لگا تو پیچھے سے آتی زخرفا نے ٹوکا۔ وہ ہیبت سے پیچھے مڑا، زخرفا چائے پکڑے کھڑی تھی مگر اس کی آنکھوں میں ناگواریت تھی۔

"کیوں یہاں کوئی خزانہ ہے؟" اس نے علیشا کو دیکھ کر آنکھ کا کونا دبایا۔

"نہیں......وہ میری چیز ہے اس لیے کہا۔" زخرفا کے الفاظ سنجیدہ تھے۔ عرصم کچھ جھینپ گیا، "آپ کی چائے بن گئی ہے پی لیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے ٹھیک ہے....." عرصم نے قدم اس کی طرف بڑھائے۔ میز پر رکھی چائے کی پیالی اٹھائی، "یہ کیا عام پاکستانی چائے؟ مجھے لگا آپ کشمیری چائے پلائیں گی۔ ہم جیسے دوسرے شہروں کے لوگ تو مقامی سوغاتوں کو پسند کرتے ہیں۔"

"ہمارے غریب خانے میں یہ مل گئی کافی ہے۔ میں نے یہاں کوئی ہوٹل نہیں کھول رکھا۔" وہ ذرا اکڑ کر بولی۔ عرصم مسکرا دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ بھی چل جائے گی۔" اس نے کھڑے کھڑے پیالی لبوں سے جوڑی۔

"ہمارا گھر کیسا لگا آپ کو؟" علیشا نے عرصم کے سامنے آکر اس کی طرف سر اٹھایا۔

"اچھا ہے..... چھوٹا ہے مگر تم دونوں کے لیے کافی ہے۔" اس نے چسکی بھر کر سراہتی نظروں سے زخرفا کو دیکھا جو اپنی کتاب واپس اٹھا رہی تھی، "ویسے آپ کے خاندان میں کون کون ہے؟ یہاں تو بڑے بڑے خاندان ہوتے ہیں..... چاچا ماما تایا..... خالہ پھوپھو، تم لوگوں کا کوئی نہیں ہے کیا؟"

وہ سب جانتا تھا مگر زخرفا کو روکنا چاہتا تھا۔زخرفا اس کی بات سن کر وہیں تھم سی گئی، آنکھوں میں ڈھیر ساری وحشت امڈ آئی۔

"آپ اپنی چائے پیں۔اس علاقے میں ہمارا کون ہے اور ہم کس کے ہیں اس سے کیا لینا دینا؟" وہ پلٹ کر درشتی سے بولی

"ویل..... اکیلی لڑکیاں ایک گھر میں رہیں گی تو لوگ سوال کریں گے۔" اس نے تمثیلی سا اظہار کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہمارے علاقے میں تو کسی نے نہیں کیا، آپ ہوتے کون ہیں اعتراض کرنے والے؟" وہ غصے سے بولی۔عرصم اس سترہ سالہ لڑکی کی آنکھوں میں غصے کی چنگھاریاں دیکھ سکتا تھا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو گا؟ میں ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔ویل چائے اچھی تھی میں اب چلتا ہوں۔" اس نے پیالی میز پر رکھی اور سیدھا ہوا۔

"جی بہتر وہ رہا دروازہ......" اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہوں.....اوکے علیشا پھر ملاقات ہو گی۔" اس نے علیشا کے سیبی گالوں کو چھوا اور پھر زخرفا پہ ایک نرم نگاہ ڈالتا باہر آ گیا۔

ابھی وہ ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈالے باڑ پار کر کے آگے آیا ہی تھا جب پیچھے سے زخرفا کی آواز ابھری۔

"بات سنیں "......

وہ چونکا پھر پلٹا۔زخرفا سامنے کھڑی تھی،باڑ کی لکڑی کو تھامے۔عرصم اس کی طرف چند قدم آگے آیا۔

"جی کہیے ؟کیا بات ہے ؟" وہ پر سکون تھا۔

"جن لوگوں کو سانپ نے ڈسا ہو وہ لوگ رسی سے بھی ڈر جایا کرتے ہیں۔ "

وہ مسکرایا،"اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نا سانپ سے ڈرتے ہیں اور نا رسی سے۔"

"جس کو ڈسا نا گیا ہو،اسے ڈر نہیں لگتا۔"

"جسے ڈسا گیا وہ مضبوط ہوتا ہے اس سے جسے نا ڈسا گیا ہو۔لیکن اس کے لیے دفاعِ من کرنا ضروری ہوتا ہے اور جانتی ہو دفاع من کیا ہوتا ہے؟" اس نے پر سوچ نظروں سے زخرفا کو دیکھا۔

"کیا..........؟؟؟" اس نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اپنے من کے ڈر کا دفاع کرنا..... اس سے لڑنا، اسے بتانا کہ میں زیادہ بہادر ہوں یا وہ ڈر..... ڈر سے زیادہ بزدل کوئی نہیں ہوتا زخرفا...... ڈر کو مات دے کر ہی انسان جیت سکتا ہے۔" اس نے پہلی بار اسے اصلی نام سے پکارا۔ وہ چونکی اور پھر مسکرائی۔

"میں کسی سانپ پہ بھروسہ نہیں کر سکتی۔"

"مارخور پہ کرلو..... وہ سانپ کھا جایا کرتا ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

وہ بھی ہلکی سی ہنسی..... پھر یکدم آنکھوں میں فکر جاگی تو وہ پلٹی، "چلتی ہوں ٹیچر.... آپ اچھے لیکچر دیتے ہیں۔"

وہ نرمی سے کہہ کر پلٹ گئی مگر وہ..... وہ کچھ دیر وہیں کھڑا رہا۔

زخرفا اندر آگئی، علیشا اپنا ہوم ورک لے کر بیٹھی تھی۔ اسے آتا دیکھ کر حیران ہوئی، بھوری آنکھوں میں فکر جاگی، "آپ نے ٹیچر سے یہ کیوں کہا کہ وہ صندوق آپ کا ہے؟ وہ ساتھ والے انکل مجاہد لوگوں کا ہے ناں؟"

"بالکل لیکن چیز تو میری ہے ناں؟" اس نے علیشا کو دیکھ کر آنکھ دبائی۔

"بالکل جیسے وہ پہاڑ آپ کا ہے، یہ دریا میرا ہے اور وہ پل بھی..... میرا۔" علیشا چہکی۔

وہ بھی مسکرادی۔ جلدی جلدی عرصم کی پی ہوئی چائے کا کپ اٹھا کر کچن میں رکھا اور پھر اپنے کمرے میں آئی، الماری کھولی اور نیچے آخری دراز سے ایک سیاہ کور کی ڈائری نکالی پھر واپس دوسرے کمرے میں آئی اور پین اٹھایا پھر دروزازے سے جڑے میز کرسی پر بیٹھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنے ساتھ ایک سال قبل ہوئے سانحے کی روداد لکھنے لگی۔

اس کے پاس معلومات نہیں تھیں جو تھیں اس کے دل میں دفن تھیں۔اور عرصم سمجھ رہا تھا کہ شاید اس کے پاس چند تصویریں.....کچھ وڈیوز وغیرہ ہو سکتی ہیں، مگر وہ خود ہی بڑے ثبوت تھے اور کیا چاہیے تھا؟

اس نے قلم کاغذ پر رکھا.....سانپ اور مارخور.....

سانپ فیروز کی پارٹی کا نشان تھا جسے لوگ ووٹ دیتے تھے جبکہ مارخور آئی ایس آئی کا شناختی نشان ہے۔اس نے ذو معنی لفظوں میں عرصم سے بات کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ عرصم ٹیچر نہیں آئی ایس آئی کا کمانڈر ہے جو اسے فیروز کو پکڑنے کے سلسلے میں مدد مانگنے آیا ہے۔اپنی شناخت چھپا کر وہ دونوں کے قریب ہونا چاہتا ہے تاکہ اسے جلد از جلد معلومات مل سکیں کیونکہ آگے پارٹی الیکشن آنے

والے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ صبح پرنسپل کے گھر معمول کے مطابق صفائی کرنے گئی تھی۔وہاں اس نے پرنسپل سے دوٹوک الفاظ میں عرصم کے بارے میں پوچھا۔

"اگر آپ نے مجھے نہیں بتایا کہ وہ کون ہے تو میں اپنی بہن کو لے کر یہاں سے فرار ہو جاؤں گی پھر ڈھونڈتے رہیں گے یہ لوگ جو مجھے محسوس ہو رہا کہ میری جاسوسی کر رہے ہیں۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

پرنسپل کے اپنے تاثرات زچ گئے تھے۔وہ عرصم کو جانتے تھے کہ وہ ان دونوں بہنوں کے مشن پہ آیا ہے ایسے میں وہ زخرفا کی دھمکی سے ڈر گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھو وہ صرف ایک ٹیچر ہے تم کیوں اسے لے کر یوں پریشان ہو؟"

"اتنی بھی کوئی بھولی نہیں ہوں۔ یہ غیر معمولی حرکتیں جو میرے آس پاس ہو رہی ہیں یہ سب سمجھتی ہوں۔ بہتر ہو گا آپ مجھے صاف صاف بتا دیں۔" وہ شدید غصے میں تھی۔

"جان کر کیا کرو گی؟ کیا اس کا ساتھ دو گی؟"

"کیسا ساتھ؟"

"وہ آئی ایس آئی کا جاسوس کمانڈر ہے اور یہاں تم دونوں بہنوں کو بچا کر فیروز کے خلاف ثبوت اکھٹے کرنے آیا ہے۔ کیا تم اسے ثبوت دو گی فیروز کے خلاف؟"

اسے لگا اس نے غلط سنا...... عرصم اور جاسوس؟ اس نے فوراً آنسو صاف کیے۔

"میرے پاس کسی کے خلاف کوئی ثبوت نہیں۔" وہ دوٹوک انداز میں بولی۔

"وہ جانتا ہے تمہیں اور علیشا کو فیروز نے اغواء کر کے بھارت غیر قانونی طور پر بھیجنے کی کوشش کی جہاں بارڈر میں وہ سب ہوا۔"

زخرفا کو شدید جھٹکا لگا۔

"تو پھر خود اکھٹے کر لیں ثبوت.... میرے پاس کچھ نہیں۔" وہ اٹھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ اب تم بہتر جانتی ہو کہ تمھارے پاس ہیں یا نہیں؟ میں تو صرف اتنا کہوں گا تمہارا ملک اور تمہاری فوج تمہارے دفاع کے لیے آئی ہے تمہیں انصاف دینے آئی ہے تمہارے گناہگاروں کو جہنم واصل کرنے آئی ہے۔ تمہیں بغیر کسی ڈر کے سکون کے زندگی دینے آئی ہے۔تم جیسی ہزاروں بچیوں کے جان بچانے آئی ہے اور اس امید سے آئی ہے کہ ٹھوس ثبوتوں کے طور پر تم دونوں کا ملنا اس درندہ صفت فیروز کی کالی حرکتیں بے نقاب کرے گا۔باقی تمہاری مرضی،نہ میں تمہیں مجبور کر سکتا ہوں اور نا فوج۔کسی کے

خلاف یا حمایت میں گواہی دینا انسان کی اپنی مرضی ہوتی ہے،اس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہوتا۔"

وہ پھر شانے ڈھیلے چھوڑ کر خاموش ہو گئے تھے جبکہ وہ اسی طرح خود کے گرد شال لپیٹے برستی بارش میں وہاں سے نکل آئی تھی۔

راستے میں چلتے ہوئے وہ اپنی سہی ہر اذیت کو یاد کر رہی تھی۔اس کا خلیہ خلیہ دکھنے لگا تھا۔وہ بھی ہر حال میں فیروز کو سزا دلوانا چاہتی تھی مگر اسے ڈر لگتا کہ پولیس کے پاس جانے سے قبل ہی اسے دنیا سے رخصت کر دیا جائے گا کیونکہ کسی "بڑے" کے خلاف ایکشن لینے سے پہلے پولیس خود سے بڑے سے پوچھتی ہے اور پھر حکومتی پارٹی کے خلاف کھڑا ہونا؟ یہ ایک خطرناک کام تھا مگر فوج؟ فوج تو کھڑی ہو سکتی تھی پھر باڈر پہ ہوئے فساد کے بعد تو ویسے بھی کیس آدھے سے زیادہ فوج کے پاس تھا۔پھر پولیس نا سہی باقی ادارے تو مضبوط تھے.... جیسے نیب ایم دئی اور آئی ایس آئی وغیرہ....اسے ایک بار بھروسہ کر لینا چاہیے تھا۔

اس نے سوچا اور پھر قلم تیز تیز چلانے لگی.....کہانی کی شروعات وہاں سے کی جہاں اس کے ماں باپ چھوڑ کر گئے اور وہ چچا کے گھر رہنے آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اس رات اپنی ساری کہانی کو ڈائری میں قلم بند کر کے وہ سکون سے سوئی تھی۔ کمرے میں دھیمی روشنی تھی اور ٹھہرا سکون تھا۔ علیشا سو چکی تھی جبکہ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بالوں کی گھنگھریالی لٹ کو انگلی پر لپیٹنے میں مصروف تھی۔ رات کے پہر گزر رہے تھے۔ وہ نگاہ سامنے گھڑی پہ ڈالے پر سوچ نظروں سے دیکھتی کھوئی ہوئی تھی۔

کمرے میں روشنی نا ہونے کے برابر تھی۔ رات کی خاموشی میں دریا کا شور بہت زیادہ ہو تا یوں کہ کان پڑی آوز سنائی نا دیتی۔ مگر وہ ہر آواز کو بہت دھیرے سے سننے کی کوشش کر رہی تھی۔

گھڑی کی سوئیاں دھیرے دھیرے چل رہی تھیں، آگے پیچھے، تیز تیز دھیمے دھیمے۔

اس کی آنکھوں میں نیند کی خماری اترنے لگی، آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہوئے تو اس نے آنکھیں موند لیں۔ وہ نیند کی وادیوں میں اترنے والی ہی تھی جب اچانک گھر میں کسی چیز کے کھٹکنے کی آواز گونجی۔ اس کی آنکھ فوراً کھل گئ، جسم میں ڈر کے مارے ایک سنسنی سی پھیل گئ۔ اس نے علیشا کی طرف دیکھا۔ وہ سوئی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کھٹکنے کی آواز باہر لاؤنج سے آرہی تھی، اس کا دل زور سے دھڑکا۔ جانے کیا تھا؟ کون تھا باہر؟ اس نے ہاتھ بڑھا کر کمرے کی بتی جلادی، یکبارگی کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ اس نے آہستہ سے پیر لکڑی کے اس فرش پر رکھے دور دھیرے سے کھڑی ہوئی۔ دریا کی آواز کی وجہ سے شور سننے میں خلل تھا مگر وہ سن سکتی تھی کیونکہ آواز گھر کے اندر سے آرہی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے اب کمرے کے دوازے کی طرف بڑھنے لگی۔ باہر سے کسی لوہے کے کڑکنے اور آپس میں ٹکرانے کی آواز گونجی، وہ سن سکتی تھی۔ اس نے دروازے کے پاس رکھا ایک بڑا سا ڈنڈا اٹھایا اور پھر آہستہ سے دروازہ کھول دیا۔ باہر راہداری اندھیر تھی مگر لاؤنج اور برآمدے کی بتیاں جلی

Posted on Kitab Nagri

ہوئی تھیں۔

وہ ڈنڈا مضبوطی سے پکڑے راہداری میں آئی۔سامنے پچھلا دروازہ کھلا تھااور بار بار ہوا سے جھول رہا تھا۔اس کا دل دھڑکا،روح بھی لرزا ٹھی۔مگر اسے سے پہلے وہ آگے قدم بڑھاتی۔اس نے پچھلے دروازے سے کسی کو تیزی سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ہیولہ پھرتی س باہر نکل گیا۔

"ہے رکو کون ہو تم...........؟" وہ چلائی مگر ہیولہ بہت برانگیختگی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔وہ ہوش سنبھالتی سرعت سے آگے آئی اور دروازے سے نکل کر باہر جھانکا۔وہ ہیولہ سیاہ چادر میں لپٹا دریا کے کنارے آگے پل کی طرف بھاگ رہا تھا۔اس نے آنکھیں چندھی کیں مگر دیکھ نہیں پائی کہ وہ کون تھا؟ہیولہ اب آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

اس نے گردن گھما کر دیکھا تو اسٹور روم کھلا تھا۔یعنی جو بھی تھا اس نے اسٹور روم سے کچھ لیا تھا؟وہ گہری سانس لے کر کھڑی رہی،باہر تیز ہوا چل رہی تھی۔پھر اس نے دروازہ بند کر دیا اور ڈنڈا ہاتھ میں لیے اپنے کمرے میں آگئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دریا کا پل عبور کر کے وہ بھاگتے ہوئے دوسری طرف آیا جہاں سڑک کے کنارے اک جگہ ارسل نے گاڑی پارک کی تھی۔اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا،اندر بیٹھا اور زور زور سے کھانسنے لگا۔

ٹھنڈے موسم میں بھاگنا،سانس چڑھنا..........ان سب کے بعد انسان کھانستا ہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ عرصم ہی تھا۔جو صبح زخرفا کے گھر کا بھرپور جائزہ لینے کے بعد اب رات کو اس خفیہ صندوق سے کچھ چرانے آیا تھا جسے صبح زخرفا نے ہاتھ لگانے سے منع کا تھا۔اسے سو فیصد یقین تھا کہ فیروز کے بارے میں جو بھی ہے اسی صندوق میں ہے۔

ارسل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا،" تم ٹھیک ہو؟" عرصم نے نظر گھما کر دیکھا اور ہاتھوں سے چلنے کا کہا۔ارسل نے جلدی جلدی گاڑی سٹارٹ کی۔

اس نے خود کے گرد سے شال ہٹا کر پچھلی سیٹ پر پھینک دی اور پھر ہاتھ میں پکڑی زخرفا کی ڈائری ارسل کے سامنے لہرائی۔

"ڈائری......ڈائری ملی.....ہے فی ال....فی الحال...." وہ پھولے تنفس کے درمیان بہت مشکل سے کہہ رہا تھا۔ارسل کے چہرے پر اداسی چھاگئی۔

"اس میں کیا ہے؟" وہ گاڑی چلاتے ہوئے سیدھ میں نگاہیں جمائے پوچھنے لگا۔

"اس میں اس کی زندگی کی کہانی ہے۔میں نے سرسرا سا جائزہ لیا ہے.......فیروز کا ذکر ہے اس میں۔ہمیں کچھ نا کچھ مل ہی جائے گا اور ویسے بھی وہ مان جائے تو دونوں بہنوں کی گواہی پکی۔"

وہ مطمئن انداز میں بولا۔

تنفس اب بحال ہونے لگا تھا۔زخرفا کے گھر سے نکلتے ہوئے اس نے اس کی آواز سنی تھی۔مگر وہ نہیں چاہتا تھا ایک جاسوس ہونے کے ناطے وہ پکڑا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

بل کھاتی، لہریں اور کھردری سڑکوں سے گزر کر ارسل نے بیس منٹ بعد گاڑی عرصم کے گھر کے باہر روک دی۔ عرصم سینے سہلاتے ہوئے گھر میں داخل ہوا۔ سردی کے باعث بات کرتے وقت اس کے منہ سے دھواں نکل رہا تھا۔

زخرفا کی ڈائری میں اگر فیروز کی معلومات مل جاتیں تو یہ مشن کل ہی ختم ہو جاتا۔ ثبوتوں سے اس کے باپ کے لیے الیکشن جیتنا ناممکن بن جاتا۔

وہ کوٹ اتارتا اپنے لیب میں آیا اور ڈائری ایک طرف رکھ دی، ارسل کچن چلا گیا تھا اس نے پانی پینا تھا۔ وہ پین ہاتھ میں پکڑے دو قدم آگے آیا اور دیوار کے سامنے کھڑا ہوا۔

دیوار پہ ڈھیروں نقشے کھینچے ہوئے تھے۔ کچھ اخبارات کے ٹکڑے تھے جن میں جگہ جگہ لڑکیوں کی گمشدگی کی اطلاعات تھیں۔ کچھ میں فیروز اور اس کا باپ پارٹی کارکنان سے مل رہا تھا۔ کہیں وہ دوسرے ملک پایا گیا تھا۔

اس کی سرگرمیوں کی ڈھیروں تصاویر یہاں لگی تھیں۔ ان میں زخرفا اور علیشا کی تصاویر تھیں۔ بارڈر پہ ہوئے واقعہ کی تصوریریں، وہاں کے سرنگ کی تصویریں، سربراہی غنڈے کی لاش کی تصویر، وہاں سے فوجیوں کو لڑکیوں کے پاس سے جو جو چیزیں ملی تھی مثلاََ دوپٹہ..... چوڑیاں اور بوندیں وغیرہ ان کی تصاویر اور جائے وقوعہ پر ماری جانے والی نو لڑکیوں کی تصویریں۔

Posted on Kitab Nagri

نو لڑکیاں سرنگ کے راستے سے اندر جا چکی تھیں، دسویں باری زخرفا کی تھی مگر عین اس موقع پر فوجی آ گئے۔ دونوں بہنیں فرار ہو گئیں اور باقی نو لڑکیوں کو غنڈوں نے اسمگلر گینگ اور پیچھے فیکٹری میں بچی لڑکیوں کے پکڑے جانے کے خوف سے مار دیا تھا۔

زخرفا ٹھیک سوچ رہی تھی اگر وہ جان نا بچاتی تو ماردی جاتی صرف اور صرف ثبوت مٹانے کے لیے۔

اس نے سرخ پین سے زخرفا کے چہرے پر گول دائرہ لگایا۔

”زخرفا اور علیشا بھی پچھلے سال بارڈر پہ پکڑے جانے والے اسمگلر کے شکنجے میں تھیں۔ مگر وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ پھر وہ جان محفوظ کرنے کے لیے کشمیر آئیں اور اپنا اپنا حلیہ مکمل بدل دیا۔ زخرفا نے اپنا نام ایمن رکھ دیا جبکہ علیشا کو اسکول داخلے کی وجہ علیشا ہی رکھنا پڑا.......زخرفا اور علیشا دونوں بہنیں فیروز کی کزنز ہیں.....یعنی خون کا رشتہ پھر اس نے کیوں اپنے خونی رشتے کو فروخت کرنا چاہا؟“

اس کے ذہن کے خیالات گڈمڈ ہونے لگے۔ اس کی نظریں اب علیشا کی گردن کی پشت پہ لکھے ان حروف کو دیکھ رہی تھیں۔

The sold one.

وہ تصویر اس نے خود لی تھی۔ جائے حادثہ پر ملنے والی ساری لڑکیوں پر یہ نشان تھے۔ اگر زخرفا اور علیشا ان میں تھیں تو بچا تھا ان کے جسم پہ بھی نشان ہونگے جو کہ نشاندہی کے بعد عرصم کو مل گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ پین انگلیوں میں گھماتا سوچ رہا تھا جب لیپ ٹاپ پہ ٹون سنائی دی۔اس نے چونک کر گردن گھمائی۔اسکرین پر اس کی میل آئی تھی۔

وہ سرعت سے میز تک آیا، کرسی گھمائی اور بیٹھ گیا پھر چند بٹن دبائے تو میل کھلی۔

وہ جی ایچ کیو سے کرنل صاحب کی میل تھی۔وہ آنکھیں چندھی کیے دیکھنے لگا۔دھیرے دھیرے پڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں چمک ابھری،وہ خفیف سا مسکرانے لگا۔

پڑھ کر پیچھے ہوا تو ہنس دیا۔ارسل پانی کی بوتل اور سینڈوچ اٹھائے کمرے میں آیا۔

"بڑا مسکرایا جارہا ہے خیریت؟"اس نے نروٹھے پن سے کہا۔عرصم نے کرسی اس کی طرف گھمائی۔

"گیس واٹ......!(بوجھو تو جانوں)"

ارسل پیچھے کرسی پر بیٹھا،"کیا ہو گیا مس زخرفانے الف لیلہ لکھ دی ہے کیا اپنی ڈائری میں؟"وہ سینڈوچ کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں کرنل صاحب کی میل آئی ہے۔مجھے فورس مل جائے گی فیروز کو پکڑنے۔"

"فورس؟پنڈی سے بھیجیں گے کیا فورس؟"

"نہیں یہاں سے ملی گی۔بلکہ یہاں سے دور اوپر پہاڑوں میں فوجی ایل او سی کی دیکھ بھال کے لیے موجود ہیں۔وہاں بڑی چھاؤنیاں ہیں،وہیں سے آئے گی۔" اس نے ٹھنڈی سانس بھری۔

Posted on Kitab Nagri

”گڈ......تو کب پکڑنے کا ارادہ ہے فیروز کو؟“ ارسل نے سینڈوچ کا دوسرا نوالہ توڑا۔

”بس زخرفا کو گواہی کے لیے راضی کرلوں۔“

”جلدی کرنا، کہیں ایسا نا ہو گواہی کے لیے وہ زندہ ہی نا رہے۔“ ارسل نے متنبی کیا۔

”ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ فیروز معلومات لینے سے پہلے اسے کچھ نہیں کہے گا۔“

”لیکن وہ جو بھی کرے گا۔ کل کرے گا کیونکہ پرسوں وہ یہاں نہیں ملے گا۔“

”پرسوں....؟؟مطلب؟؟“

”کیونکہ پرسوں پنجاب کابینہ کی میٹنگ ہے صبح.....وہ وہاں جائے گا۔“ اس نے پانی کی بوتل منہ سے لگائی۔ عرصم کی آنکھوں میں

فکر اتری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

”ہوں......کل“ وہ کچھ پر سوچ انداز میں بڑبڑایا،”زخرفا نہیں جانتی کہ فیروز یہاں ہے اسے دیکھنے کے بعد وہ بری طرح ڈر جائے گی۔ اسے گھر معلوم ہے تو پہلے وہ گھر جائے گا؟ مجھے فورس کل ہی بلانی پڑے گی۔“

وہ اٹھتا ہوا بولا پھر دفعتاً اسے ڈائری کا خیال آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر میز سے ڈائری اٹھائی۔

صفحات پلٹنے لگا، اس میں زخرفا کی خوصورت لکھائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

پہلے صفحے کا عنوان ہی " فیروز کے گھر آمد" تھا۔وہ تجسس سے مزید صفحے پلٹتا گیا۔ہر دوسرے صفحے پر بڑا بڑا عنوان لکھا تھا۔

آخری صفحات پلٹتے ہی اسے عنوان نظر آیا،"ہم، غنڈے، اور بارڈر"

وہ تڑپ کر مسکرایا۔ڈائری میں سب کچھ درج تھا۔اس نے انگلی الفاظ پر پھیرنا شروع کی......وہ الفاظ تازہ تھے۔وہ پین کی لکھائی صاف ستھری اور تازہ تھی۔وہ زخرفا نے لکھا تھا.....دوپہر میں بیٹھ کر....وہ خود زخرفا نے رکھی تھی صندوق میں....اس صندوق میں جو اس کا تھا ہی نہیں۔

وہ شروع کے صفحات پہ آیا اور پڑھنے لگا۔ارسل نے کھانا مکمل کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم ثبوت ڈھونڈو مل گئے تو ٹھیک ورنہ وہ دونوں بہنیں زندہ ہیں، یہی بڑا ثبوت ہے باقی میں چلتا ہوں۔زخرفا کے گھر پہ نظر رکھنی ہے۔اللہ حافظ۔" وہ کرسی سے ٹنگا اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے بولا۔

وہ بس مسکرا دیا۔ثبوت تو اسے مل چکے تھے۔باقی فیروز کو رنگے ہاتھوں پکڑنا تھا۔جیسے ہی وہ زخرفا اور علیشا کے پاس جائے گا، اسے پکڑ لیا جائے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بے وقوف خود آیا تھا۔لیکن اگر کسی بندے کو بھیجتا تب بھی پکڑا جاتا۔اس کی گرفتاری کے لیے زخرفا اور علیشا کا زندہ ہونا کافی تھا۔

کمانڈر عرصم زخرفا کے دفاعِ من میں کامیاب ہو چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

فیروز جس کو علم ہی نہیں تھا کہ کوئی جاسوس اس کے پیچھے ہے۔وہ یہاں آیا ہی کسی جاسوس کے بچھائے جال میں ہے۔وہ نہیں جانتا تھا کہ نیب اور آئی ایس آئی اس کے پیچھے پڑ چکے ہیں اور جب مار خور سانپ کے پیچھے پڑتا ہے تو اسے کہیں کا نہیں چھوڑتا۔

اور کاش وہ جانتا کہ مار خور اس کے پیچھے ہی تھا۔سکون سے علیشا اور زخرفا کو دیدار کروانے کے چکر میں اس کے اپنے درشن مکمل ہونے تھے۔

اگلے دن کمانڈر عرصم نے ایل او سی چھاؤنی رابطہ کرکے فوجی بلوائے تھے۔وہ فوجی پٹرولنگ فوجی جن کی گاڑیاں اکثر ہمیں اردگرد نظر آتی ہیں ان کی صورت میں آئے تھے۔

صبح انہوں نے عرصم سے ملاقات کی اور عرصم نے اپنی پلاننگ ان کو سمجھادی۔ارسل کی دی ہوئی معلومات کے مطابق وہ آج رات اپنے غنڈوں کے ساتھ دونوں بہنوں کو ہراساں کرنے والا تھا۔اس نے آج رات ہی ان دونوں کو مار کر کل کابینہ کی میٹنگ میں پہنچنا تھا۔

مگر فیروز نہیں جانتا تھا کہ اس کی ساری پلاننگ آئی ایس آئی جانتی ہے۔عرصم زخرفا اور علیشا کو لے کر کچھ خوف کا شکار تھا۔لیکن وہ فیروز کو ایسا کوئی موقع دیے بغیر ہی اسے گرفتار کرنا چاہتا تھا۔

وہ مشن کی آخری رات تھی۔کشمیر پر چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔خوبصورت وادیاں چاندنی میں نہارہی تھیں۔زخرفا اور علیشا اپنے کمرے میں سوئی ہوئی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

رات کے آخری پہر چل رہے تھے۔الو اپنے اپنے غاروں سے نکل کر اونگھ رہے تھے۔ہر طرف چھائے طلسم میں صرف دریا کے بہنے کی آواز آرہی تھی۔

زخرفا نہیں جانتی تھی کہ فیروز یہاں آیا ہے جیسے فیروز نہیں جانتا تھا کہ کمانڈر عرصم یہاں آیا ہے۔وہ صرف عرصم کے بارے میں جانتی تھی کہ فیروز کے خلاف ثبوت لینے آیا ہے دور جس دن وہ ڈائری جسے چرا کر لے کر گیا ہے پڑھ لے گا،اس سے اگلے ہی دن وہ دونوں بہنوں کو اپنی اپنی شناخت بتادے گا اور ان کو تحفظ دینے کا کہ کر گواہی لے لے گا پھر اپنے حفظ و آمان میں کشمیر سے لے جائے گا۔

یہ نقشہ زخرفا نے اپنے ذہن میں کھینچ رکھا تھا۔جبکہ فیروز کا خیال تھا کہ وہ آج ہی دونوں بہنوں کو مار کر ان سے ثبوت لے کر واپس چلا جائے گا اور کل کابینہ کی میٹنگ میں شرکت کرے گا،اس طرح کسی کو شک نہیں ہوگا کہ اس نے مارا ہے اور دوسری طرف علیشا اور زخرفا نے اپنی پہچان چھپا رکھی تھی۔اسے فیروز کی چچازاد کہنے والا کوئی نہیں ہوگا۔مقامی افراد دفنالیں گے اور قصہ یہاں سے وہاں ہو جائے گا۔

عرصم کا خیال تھا کہ جب فیروز دونوں بہنوں کو ہراساں کرنے کے لیے آئے گا تو وہ اپنے فوجیوں سے زخرفا اور علیشا کی بازیابی کے لیے حملہ کریں گے۔اس طرح یہ پلاننگ ہراسانی کا شکار دو بہنوں کو بازیاب کرنے کی پلاننگ کہلائے گی۔عوام فوج پہ سوال نہیں اٹھائے گی۔

دوسری طرف خود عرصم فیروز کی گرفتاری کو یقینی بنائے گا اور اپنا مشن مکمل کرلے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اور ظاہر جواب تک اس کی پلاننگ سے ہوتا آرہا تھا اس نے آگے بھی، اسے کی پلاننگ سے ہونا تھا۔اور ایسا ہی ہوا تھا۔

فیروزرات ک تاریکی کا فائدہ اٹھا کر اپنے کچھ غنڈوں سمیت اس وقت زخرفا کے گھر کے سامنے تھا۔اس کی گاڑی پیچھے پارک ہوئی

تھی۔وہ خود سیاہ چادر خود کے گرد لپیٹے، مشکوک نظر آرہا تھا۔

اس کے ساتھی غنڈوں کے پاس اسلحہ تھا اور کچھ باقی سامان بھی، وہ بیرونی دروازے کے پاس کھڑے، دروازے سے کھٹ پھٹ کرتے، اسے سکون سے کھولنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہو ا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جبکہ یہاں اطراف میں آس پاس...... جھاڑیوں میں فوجی چوکنا، سانس روکے خفیہ طور پر چھپے ہوئے تھے۔ان میں عرصم بھی تھا جو آنکھوں پر دوربین سیٹ کیے پل والی طرف سے فیروز کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔فیروز آس پاس سے بے خبر پستول کو سائلنسر لگائے مستعد تھا۔

زخرفا نے کروٹ بدلی تو آنکھ کسی احساس کے تحت کھل گئی۔اسے گھر سے کسی مخصوص چیز کی آواز سنائی دی۔بالکل ویسی ہی آواز جیسے کل رات کمانڈ عرصم کی دروازے سے چھیڑ خانی کے دوران آرہی تھی۔

اس نے آنکھیں رگڑیں...... اور کہنیوں کے بل اٹھی، آواز بہت قریب سے اور بہت تیزی سے آرہی تھی۔اس کا دل حلق کو آگیا۔

کل تو وہ جانتی تھی کہ عرصم آئے گا مگر آج کون تھا اور کیوں اتنا زور زور سے دروازے کی کنڈی سے لگا ہوا تھا۔

اس نے ایک نظر سوتی علیشا پہ ڈالی پھر دھیرے دھیرے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کا دل دھڑک رہا تھا۔وہ چند قدم آگے آئی۔آواز یہیں کہیں کمرے سے آرہی تھی۔بہت قریب تھی آواز.....شاید وہ بیرونی دروازہ

Posted on Kitab Nagri

تھا.... سڑک کی جانب؟اس کا دل لرزنے لگا۔وہ چند قدم آگے آئی اور کھڑکی سے لگ گئی۔کمرے میں مکمل تاریکی تھی۔اس نے ہلکا سا پردہ سرک کر دیکھا۔

باہر چند لوگ کھڑے تھے چاند کی روشنی میں ان کا چہرہ واضع تھا۔وہ کوئی شال اوڑھے مرد تھا جس کے ہاتھ میں پستول نظر آرہی تھی....اور وہ چہرہ.....وہ چہرہ زخرفا لاکھوں میں پہچان سکتی تھی.....وہ ہیبت سے پیچھے ہوئی اور دیوار سے جڑ گئی۔

"فیروز.....؟؟؟" اس کے منہ سے گھٹا گھٹا نکلا۔وہ یہاں،اس وقت؟

اس کے پیر کانپنے لگے،گھٹنے کمزور پڑ گئے اور پورا جسم لرز اٹھا۔

وہ یہاں ان کو مارنے آیا تھا۔شاید وہ جان گیا تھا کہ دونوں زندہ ہیں اور اب....اب وہ یہ سب ختم کرنا چاہتا تھا۔

اس نے منہ پر ہاتھ رکھا۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا آرہا تھا۔وہ ڈر سے خوف اور خوف سے سراسیمگی کی طرف جارہی تھی۔مگر اس وقت اپنے حواس سنبھالنا اور خود کو بچانا ضروری تھا۔

اس نے دل پہ ہاتھ رکھ کر گہری گہری سانسیں بھریں اور پھر قدم علیشا کی طرف بڑھانا شروع کر دیے۔اسے اپنے قدم من من بھر کے لگے تھے۔

نہ علیشا کے پاس آئی اور نیچے فرش پہ بیٹھی،"علیشا؟"اس نے ہلکی سی آواز دی۔قوت گویائی سلب ہوگئی تھی۔اس نے علیشا کو اپنے

کانپتے ہاتھوں سے جھنجھوڑا۔وہ ہلکی سی کسمسائی۔

Posted on Kitab Nagri

آوازیں مزید گہری ہو گئی تھیں۔بہت قریب سے آرہی تھیں۔

اس نے علیشا کو زور سے جھنجھوڑا،وہ جھٹ سے آنکھیں کھولی اٹھ گئی۔

"آپا......"

"شش.... شش" زخرفا نے فوراًاس کے لبوں پر انگلی رکھ دی،"علیشا میری جان آج پھر تمھاری آپی تم سے تمہارا ساتھ مانگ رہی ہے۔" وہ دھیرے دھیرے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"یاد ہے وہ جنگل والی رات؟جب ہم غنڈوں سے بچ کر بھاگے تھے؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آج پھر ہم بھاگیں گے۔کچھ لوگ ہمارے گھر کا دروازہ توڑ رہے ہیں..... تمہیں آوازیں آرہی ہیں ناں؟یہ وہی لوگ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے آئے ہیں۔چلو علیشا اٹھو،ہمیں پچھلے دروازے سے باہر نکلنا ہے۔اپنی جان بچانی ہے۔اٹھو شاباش۔"

وہ سمجھدار تھی فوراًاٹھی اور جوتے پہنے۔زخرفا نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش عرصم کو خبر ہوتی۔

اس نے کمرے کا دروازہ دھیرج سے کھولا۔راہداری اندھیر تھی۔وہ آگے آئی،دروازے سے کٹ پٹ جاری تھی۔اس نے علیشا کا ہاتھ تھاما اور تیزی سے راہداری عبور کی،پچھلا دروازہ کھولا اور نیچے سڑھیاں اترنے لگیں جب پیچھے سے بیرونی دروازہ چھناکے سے کھلنے کی آواز آئی۔

Posted on Kitab Nagri

ان کے پیر ان سیڑھیوں کے عادی تھے۔ پھرتی سے وہ نیچے اتریں اور سرعت سے دریا کے کنارے دوڑنے لگیں۔ اور کمانڈر عرصم نے جب دوربین میں فیروز اور اس کے ساتھیوں کو گھر میں داخل ہوتا دیکھا تو وائرلیس سے اطراف میں پھیلے فوجیوں کو" اٹیک" کے سگنلز جاری کر دیے۔

پیغام ملنے کی دیر تھی کہ زخرفا کے گھر فوجی دندناتے ہوئے فائرنگ کرنے لگے۔ دریا کے کنارے دوڑتی زخرفا اور علیشا کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی مگر مجسمہ بننے کے ڈر سے وہ آگے بھاگتی گئیں۔ پیچھے گھر پہ بھرپور حملہ ہو چکا تھا گولیوں کی تڑپڑاہٹ چاروں طرف گونج رہی تھی۔

وہ اب پل کی کھائی چڑھ رہی تھیں، علیشا پھسلنے لگتی تو زخرفا اسے کھینچ لیتی، فی الوقت جان ضروری تھی۔ وہ جیسے تیسے گرتے بچتے، پھسلتے پل کی کھائی چڑھ کر پل پہ آ گئیں۔ پل چاند کی روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ اور عین پل کے کنارے کوئی کھڑا تھا۔ کوئی سفید شرٹ اور کوٹ والا وجیہہ آدمی جو مسکرا رہا تھا۔ اس کی شکل صاف تھی۔

وہ کمانڈر عرصم تھا۔ ان سے چند قدم دور..... ان کے بہت پاس..... ان کے سامنے بالکل..... زخرفا کو اپنے قدم بڑھانا مشکل لگے، وہ ادھر ہی اپنے گھر سے دور پل کے اوپر کھڑی رہ گئی جبکہ علیشا اپنے ٹیچر کو دیکھ کر فوراً بھاگی اور اس کی ٹانگوں سے چمٹ گئی۔

زخرفا میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی۔ عرصم نے ہاتھ علیشا کے گرد لپیٹے اور اسے ریلیکس کیا۔ اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

گولیوں کی آوازیں تھم گئیں اور پھر سے چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔لیکن اب دوران کے گھر سے روشنیاں نظر آ رہی تھیں۔

مشن مکمل ہو چکا تھا......دفاع جان اور دفاع من ہو چکا تھا۔

اس نے کان کے آلے کو چھوا،"Area is secured Sir and the Feroze is arrested) علاقہ محفوظ کر کر لیا گیا ہے سر اور فیروز کو گرفتار کر لیا ہے۔"

اس کے چہرے پر ڈھیروں مسکراہٹ بکھر گئی۔اس نے جھک کر علیشا کو گود میں اٹھایا اور قدم قدم زخرفا کی طرف بڑھانے لگا۔

وہ کسی برف کے مجسمے کی طرح کھڑی تھی.....ساکن یخ......ٹھنڈی......جیسے کوئی مورتی ہو.....عرصم نے اس کے سر پہ ہاتھ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رکھا۔اس کی آنکھوں سے ڈھیر سارے آنسو نکلے تھے۔

ختم شدہ

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب،بلاگ،یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔